

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۝

حَافِظُ الْإِسْلَامِ

وَرَنَعَتْ شَفِيعُ الْأَنَامِ

مَخْزَنُ الْقَصَائِدِ

جَوَاهِرُ الْكَلَامِ

مِلَّةَ كَايْتَمَا

کرمی پریس بک بحسنی یاسید ہونی رونی

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و خدا و نعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اہلبیتہ و صحابہ جمیعین لطیفین الطائفرین کے تمام بھائی  
 مسلمانوں کی خدمت فیضِ رحمت میں واراض و لایح ہو کہ سب تصنیف ان قصاید میں بنوی کا یہ ہے کہ  
 نعتیہ میں منظوم صد ہا نسخہ چھاپے ہوئے ہیں مگر شایقان ہدایت نصیب طالبانِ لقای حبیب یہ چاہتے  
 تھے کہ اگر چند قصائد نو طرز و منظم و نثر تیار کئے جاویں اور پڑھنے سننے میں آویں تو بخوبی سمجھیں اور  
 خوش ہوں اس سبب اس عاصی پر معاصی شیخ لعل عرف شیخ بمخیل ابن حاجی غلام حسین مرحوم و مخفوف  
 ساکن بلوچ احمد گرامتخلص بہ حافظ نے یہ دیوان خوش عنوان تیار کیا اور سوا اس دیوان کے دو دیوان شہر  
 تالیف کے سعادت سے جناب فیض بقبول بارگاہِ کریم قاضی ابراہیم ابن جناب مغفرت مآب قاضی نور محمد حمید  
 کے چھپوا کر شتا قبل کا گلہ دستہ کیا اس متنا پر کہ مداح رسول الثقلین کلام اول الغرض جب مے دیوان تیار  
 ہوئے ۱۲۹۹ء کو کتاب اول بنام مجموعہ شجر الضیاء جس کی تاریخ آداب فراغ ہے بڑی سخی و کوشش سے  
 جناب قاضی ابراہیم صاحب مدوح نے حلیہ طبع کا پہنکا کر نور انزائی چشم شایقین کیا بعد وہ دیوان ویم  
 بنام حافظ الایمان و نعت رسول آخر الزماں مدحیات نعتیہ جس کی تاریخ باغِ رسل ہے ۱۲۹۳ء کو  
 تالیف کے یادگار عالم ناپائدار میں چھوڑا اب جون انسان بہ دیوان خوش انجام و نعت سید الانام المسمی بہ  
 حافظ الاسلام مدح و نعت میں شجر و نظم و نثر و نعت و دیگر پند و نصیحت و غیرہ خوش وضع بطور عربی و ہندی  
 میں ۱۲۹۹ء میں اس کے چھپوانے کا اشتہار واجباً لاظهار دیوان حافظ الایمان میں دیا گیا تھا الا کہ معیشت سے  
 دنیائے دہلی کی فرصت نہ ملی اسلئے اس نسخہ کے چھپوانے میں مدت مدید و عرصہ بعد گذرا مگر اب کے سال جناب الا  
 مراتب قاضی فتح محمد صاحب جناب قاضی عبدالکریم صاحب برادران جناب قاضی ابراہیم مرحوم ابن الحاج قاضی  
 نور محمد صاحب مخوف بلندی نے اپنے مطبع نامی گرامی فتح الکرم میں مطبوع فرما کر شتا قان نعت سید الابرار کی  
 فصل کا گلہ دستہ کیا آبا ناظرین و الا تمکین سے امید ہے کہ اگر کہیں اس نسخہ میں خطا نظر آوے تو منظر  
 سے کھینچی کریں کیونکہ الانسان مرکب مع العفاد و النسیان سے کوئی بشر خالی نہیں رہتا

عجب سے خالی نہیں کوئی لبشر

ڈھاپے تو جانتا ہے عیب گر

پاک ہے سب سے وہی بس سر کبیر

بجز خدا کے کون ہے کہنے بڑی

مُدس

|   |  |
|---|--|
| واصفو گر شوق مدح مصطفیٰ مادام ہے          | اور اگر بتکو نبی کی نعت ہی سے کام ہے   |
| تو شہ رعبیہ اسے اپنا سمجھ لو تاہم ہے      | دین بھی حال ہے دنیا میں بھی اس خنام ہے |
| خواب غفلت میں پڑے ہو اس کا بد انجام ہے    | مفت میں ملتا ہے لیلو حافظ الاسلام ہے   |
| حافظ الاسلام لے لو اور عمل اس پر کرو      | وعظ اس سے سن کے تم افندے ہر دم ڈرو     |
| حشر میں بچتا و مت اور اپنے فعلوں پر نہ رو | سو رہے لکھو رکھو مت غیر کاموں میں پھرو |
| خواب غفلت میں پڑے ہو اس کا بد انجام ہے    | مفت میں ملتا ہے لیلو حافظ الاسلام ہے   |
| دوستو مشیار ہو سوتے ہو کیا یوں بے خبر     | دیکھ لو نزدیک آہو نیچا ہے اب وقت سفر   |
| کر لو جو کرنا عمل ہے تم کو اب اس بجا پر   | جاؤ گے ایک روز تو تم پھر نہ آؤ گے ادھر |
| خواب غفلت میں پڑے ہو اس کا بد انجام ہے    | مفت میں ملتا ہے لیلو حافظ الاسلام ہے   |
| حافظ اسلام جانو جو ہر ایمان ہے            | قدر اس کی وہ ہی جانیگا جسے پہچان ہے    |
| مشفقو دے دے یہ مفت کا سامان ہے            | تو شہ رعبیہ سمجھ لو یہ میرا دیوان ہے   |
| خواب غفلت میں پڑے ہو اس کا بد انجام ہے    | مفت میں ملتا ہے لیلو حافظ الاسلام ہے   |
| عرض حافظ خدمت احباب میں ہر بار ہے         | نسخہ حمد و ثناء یہ جو میرا تیار ہے     |
| عاشقوں کو دل سے اس کی قدر سو سوار ہے      | قدر جو ہر جوہری جانے نقل اطوار ہے      |
| خواب غفلت میں پڑے ہو اس کا بد انجام ہے    | مفت میں ملتا ہے لیلو حافظ الاسلام ہے   |

## اطلاع منجانب مصنف

جميع تاجران نامی و صاحبان طابع گرامی سے پوشیدہ نہ رہے کہ یہ دیوان خوش عنوان و نعت خیر الامام علیہ السلام  
حافظ الاسلام مع مخزن القصاید بار اول جناب قاضی فتح محمد و قاضی عبدالکریم صاحب دارالکتاب طبع فتح الکیم  
یعنی نے طبع فرمایا تھا بعد وفات جناب قاضی فتح محمد صاحب مرحوم جناب قاضی عبدالکریم و قاضی رحمۃ اللہ صاحب  
دارالکتاب طبع فتح الکیم بمبئی گئی و فرجھا ہے یہ ہے چونکہ قاضی رحمۃ اللہ صاحب رحمہم بھی اللہ کی ویرا و رحمت میں  
پہونچکے اسلئے اس مرتبہ جناب قاضی عبدالکریم ابن قاضی نور محمد صاحب دارالکتاب طبع فتح الکیم و طبع کرے گی  
مجھ سے نظر ثانی کر کے اور یہ نامہ باضابطہ ازبر نواپنے نام کا لیکے طبع کرے گی بمبئی میں چھپو لکھو  
اجازت ان کے قصاید طبع نفرائیں بجز منقطع نقل نقفان کثیر کی رحمتہ اللعالمین و ما علینا الا الحزن

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

کر رقم حروثنا پھر نام لے اللہ کا  
 کام ای حافظ یہی ہے خاص عبد اللہ کا  
 دل سے ہو کر عاشق صادق رسول اللہ کا  
 اول و آخر ہوا آنا رسول اللہ کا  
 وہ حبیب حق ہیں ہواں پر و روا اللہ کا  
 ذکر یاد آتا ہے جب دم صفی اللہ کا  
 اس سبب پایا لقب عیسیٰ نے روح اللہ کا  
 بس اسی باعث ملا تہ کلیم اللہ کا  
 پر خلیفہ حضرت داؤد ہے اللہ کا  
 تب کہا موسیٰؑ تو بیشک ہی نبی اللہ کا  
 اسلئے مشہور شیوہ ہے خلیل اللہ کا  
 آپ نے پایا لقب نبی سے ذبیح اللہ کا  
 جو کوئی تابع ہوا دل سے ولی اللہ کا  
 دردی جس کو سدا دل سے کلام اللہ کا  
 کر لوجو کرنا ہے یہ گھر ہے فنا فی اللہ کا  
 کام کچھ کرتے رہو تم فی سبیل اللہ کا

کلمہ سے مطلع پہلے ای حافظ تو لبسم اللہ کا  
 عجب جو اوسکا کہا و عبدیت بھی وہ کرے  
 لکھ تو بعد حمد مدح و نعت ختم المرسلین  
 شافعی انکی کہا ہے حق نے لولاک اس نے  
 وہ نہ ہوتے کچھ ہوتا یہ زمین و آسمان  
 مرتبہ شیطان پر لا حول پڑھتا ہوں سدا  
 باپ سے پیدا ہوئے سب یہ یون بن باپ کے  
 ہو گئی ہے طور پر عراج کی سب گفتگو  
 کوئی روح اللہ ہے کوئی کلیم اللہ ہے  
 ہو گیا فرعون غارت جبکہ روئیل میں  
 خواب ہے جو تھے تو قرباں اپنے بیٹے کو کیا  
 ہو کے راضی ہر ضائع حق نہ پھیرا اپنا سر  
 پار اوسکا ہو گیا بیڑا حکم ذو الجلال  
 قبر سے دوزخ سے ہر آفت سے وہ پاوے نجات  
 و عطر رکھو یاد اس بکس کا دل سے دوستو  
 دولت و زر و دیکھ کر یوں ہونجاؤ پر غرور

ای خدا بہر نبی پوری یہ کر دے آرزو  
 شوق صلوٰۃ کو بہت ہر طرف بیت اللہ کا



ہوا ہے دل کو میرے عشق اب پیدا محمد کا  
 غلامی پس ہو بس مجھ کو نزار پاک حضرت کی  
 ہو منور سب بیان ہوا دین نبی روشن  
 اٹھو تعظیم کو سب مل ادب کے ساتھ آیا رو  
 ہو شمس الضحیٰ پیدا ہو بدر الدجی پیدا  
 حبیب حق ہو پیدا رسول رب ہو پیدا  
 ہو سلا لاریں پیدا ہو فخر میں پیدا  
 گرے ہنمام اوند سے سرخبر مود کی شکر  
 کروں اوس وقت کا کیا میں بیان تم سے رقم یار  
 پڑھو صل علی آواز سے سب مسلمانوں

بڑا دانا ہے دیکھو ہو گیا دیوتا احمد کا  
 نہ شاہی سے غرض مجھ کو نہ خواہا ہو پس مذکا  
 ہو آنا مبارک کیا جہا میں اپنے احمد کا  
 زبان پر آ گیا ہے ذکر آنحضرت کی مولد کا  
 قدم آیا جہا میں آج ہو محبوب ایند کا  
 ہوا مشہور چرچا جا بجا سلطان امجد کا  
 ہوا شہرہ زمین و آسمان میں شہ کی آمد کا  
 ہوا ہے زور کم لے صاحبو شیطان مرتد کا  
 پڑھے کلمہ نزاروں نے بدل حضرت محمد کا  
 زبان پر میرے آدین نام جب حضرت محمد کا

نہ رکھ دنیا کی عزت اور زنت کا تو غم دل پر  
 تجھے کیا غم ہے لے حافظ تو ہے مداح احمد کا

جو پر ہیں بتائے تیغ زبان کا  
 لازم ہے وصف اوسکو شہ انس و جان کا  
 لکھ حافظا تو نعت محمد کی شوق سے  
 کیا کام اوسکو وزن بجز ورد لیف سے  
 کس سے رسول پاک کی تعریف ہو رقم  
 لولا کہ انجی شان میں حق نے کیا نزول  
 موسیٰ سے کوہ طور ہی کا حال پوچھے  
 تو سین قاب آپکا ادنیٰ مکان ہے  
 گلگشت جاکے ہیں کہاں سے کہاں تلک  
 فضیل خدا سے آپ کی امت کے یا رسول  
 مداح آپکا ہوں مجھے کیا ہے خوف حشر

اور وصف بھی شائے شاہ زمان کا  
 مداح جو کہا وے رسول زمان کا  
 موقع نہیں ہے کچھ تیرے پہا امتحان کا  
 واصف ہوا جو فخر زمین و زمان کا  
 ہے کون ایسی شان کا لایق بیان کا  
 فرمائیے تو کون ہے پھر ایسی شان کا  
 ہے جانیو الا کون بھلا لامکان کا  
 زینہ ہے عرش شاہ رسل کے مکان کا  
 کس کو کہاں پتا ہے ملا اس مکان کا  
 رتبہ بلند ہو گیا پیرو جو ان کا  
 خالق نگاہبان ہے میرے جسم و جان کا

خواہاں نہیں ہوں ز روجہ ہر کے خواہاںکا  
رتبہ بلند ہوگا ہر اک مدح خواہاںکا  
واصف ہوں جان و دل سے شہرہ خواہاںکا

سر پر میرے حضور کا دستِ کرم ہے  
نشتا ہوں دو جہاں میں اے شافعِ ام  
انعام غلہ یاؤں گا خالق سے ہے امید

یارِ تیرا غلام ہوں بیتا ہوں تیرا نام  
میں کچھ نہیں تمام ہوں حافظِ قرآن کا

### مربع

رحمتِ حق سے وہاں نورِ رستا ہوگا  
بلکہ مولودِ بنی سن کے تریتا ہوگا

وعظ و مولود کا جس بزم میں چرچا ہوگا  
دیکھ کر دشمن دیں کیوں نہ ترستا ہوگا

### بند ۲

جلوہ گر ہوتی ہے واں روحِ پیما یارو  
نہے قیمت جو وہاں شوق سے آتا ہوگا

ہوتی ہے محفلِ میلاد جہاں پر یارو  
بلکہ ہوتے ہیں ملک آن کے حاضر یارو

### بند ۳

اور اس بزم میں آ تو کر خوابِ حرام  
سب کو تبصل علی شوق سے پڑھنا ہوگا

با اوب بچھو سبھی دوستو یسا آ کے تمام  
آویگا جبکہ زباں پر میرے احمد کا نام

### بند ۴

بالیقیں مرو شقی وہ ہے نہایت فخر  
کہیں او کو نہ دو عالم میں وسیلا ہوگا

جس کو اس محفلِ میلاد سے کچھ ہے انکا  
اُس سے اتمد بھی ہیں بیزار خدا بھی بیزار

### بند ۵

تو درو دیں پڑھو تم شوق سے دیکھ جاوید  
اُن کا تحشر میں عجب ایک تماشا ہوگا

باغِ جنت کی اگر رکھتے ہو دل سے آمید  
منکر و دینِ نبی جو کہ میں شیطانِ کمرید

### بند ۶

بالیقیں ہے وہی اے صاحبِ اہلِ اہل  
اس پہ لاریب بڑا فضلِ خدا کا ہوگا

دلیں ہے جیکے بھری حبتِ شہنشاہِ زمان  
اور کیا جس نے خدا آپ پہ ہوا مال اور جان

## بند ۷

بزم میلاد میں جو شوق سے آیا حفظ  
واہ کیا خوب مرع یہ بنایا حفظ  
شعر کو سن کے کہا صل علی یا حفظ  
حشر میں یہ تیری بخشش کا وسیلا ہوگا

## ایضاً

جہاں کو چھوڑے کر شوق پیدا مدح خوانی کا  
دلالت بات سن میری کیا کر تفت پیغمبر  
نہ الفت چھوڑا احمد کی نہ کہنا مان شیطاں کا  
بھلا تو کس بھروسے پر کرے ایسی گمراہی  
ولایہ شافع محشر ہیں یہ ہیں ساقی کوثر  
ولایہ ساقی کوثر میں رکھ ان سے ولایت  
جوانی پر نہونا زان عیشہ یاد کر رب کی  
رسول اللہ کے رتبے کو کیا جانا ہے اے جاہل  
تجھے بہکا دیا و تجال ملعون کے خلیفہ نے  
محبت تو رسول اللہ کی مت چھوڑے غافل

نہ لے تو نام لے کبخت ہرگز نہ ترانی کا  
نہ سودا مولے ہرگز بلائے ناگہانی کا  
پھر گیا ورنہ ہو محتاج اس جاہربانی کا  
تو کیا جانے ہے کیا رتبہ خدا کے یا ربانی کا  
دو عالم میں نہیں ہے کوئی سروران کثانی کا  
پکار لگا کے جب تجھے یہ ہوگا قحط پانی کا  
نہیں رہتے کا یہ عالم بھی تیری جوانی کا  
تجھے کیا ہو گیا سایہ کسی شیطان ثانی کا  
سنا کر حال کچھ تھوڑا بہت قصہ کہانی کا  
توقع رکھ بدل ہر دم انھیں کی تہربانی کا

ابنی یہ تیرے محبوب کا حافظ ثنا خواں ہے  
اوسے تارگ رکھ شیدا انھیں کی مدح خوانی کا

ولا ہجرا احمد میں روتا رہیگا  
سدا ہاتھ لے عشق احمد کی تسبیح  
سدا تارنم کے پڑھ پڑھ درودی  
اے بخت کبخت طیبہ میں ہے چل  
چلا جا ونگا پوجھتا کوئے احمد  
خبر اپنے عاشق کی لویا محمد  
نہ عشاق کی اپنے لوگے خبر تو

تو کا رہیگو حافظ بھی سوتا رہیگا  
بہ اذکار مشغول ہوتا رہیگا  
دربے بہا یہہ پر و تار رہیگا  
یہاں کب تنک لایا ستار رہیگا  
جو ہونا ہے ہر طرح ہوتا رہیگا  
کہا تنک یہ عمر اپنی کھوتا رہیگا  
یہہ اشکوں منہ پناہ دھتا رہیگا

کہا تک میرا شیدا بنی روتا رہیگا

خبر لو خبر یا شہ دیں خبر لو

مجھے کام روئیے اکثر ہے حافظ

کہا تک میرا منہ تو دھوتا رہیگا

وہ نہ مداح کسی شاہ و گدا کا ہوگا  
 شیفقتہ وہ نہ کبھی سیم و طلا کا ہوگا  
 رقبہ مطلب دل کب میرا پورا ہوگا  
 ایسا کس کا تو کبھی بدنہ نصیب ہوگا  
 دل سودائی کو طیبہ کا جو سودا ہوگا  
 صدمہ حشر سے کچھ او سکر نہ دھڑکا ہوگا  
 حشر کے روز اُسے خلد سے بدلا ہوگا  
 اوس کا خود صاحبو محشر میں تماشا ہوگا  
 بنزم میلاد ہے جس شخص کو دعا ہوگا  
 شہد بھی بڑھکے نہ اس شہر سے بیٹھا ہوگا

عشق جس شخص کو محبوب خدا کا ہوگا  
 آپ کی دولت دیدار کا جو عاشق ہے  
 ہنوی روضہ اطہر کی زیارت حاصل  
 جیسا دیدار نبی سے ہوں پرامیں محروم  
 عیش جنت کا بھی چھوڑ نکل بھاگوں گا  
 یا نبی جس پہ تمھاری نگہ لطف ہوئی  
 بنزم میلاد میں جو شوق سے ہوگا دخل  
 بنزم میلاد کو جو کھیل تماشا جانے  
 دشمن دین نبی تم اُسے جانو لادیب  
 جس نے پایا ہے مزہ پوچھے لذت اوسے

شعر جب روبرو خالق کے پڑھو نگا حافظ

غل فرشتوں میں وہاں صل علی کا ہوگا

وہاں نا باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا ہوگا  
 کہے گا اُمتی وہ جو محمد مصطفیٰ ہوگا  
 وہ ایسا وقت ہوگا بھائی بھائی سے جدا ہوگا  
 ستارے ٹوٹ جاؤ نیلے فلک کو زلزلہ ہوگا  
 سوانیزہ یہ جب خورشید آسمان پر کھڑا ہوگا  
 نکل کر قبر سے اُس وقت ہر بندہ کھڑا ہوگا  
 ہزاروں سر بلندوں کا عزیز و سر جھکا ہوگا  
 کہیں گے حشر یا یہاں کون اب شکل کش ہوگا

نقل ہے صاحبِ جہان قیامت کا بیا ہوگا  
 عزیز نفسی نفسی سب پکار نیلے وہاں اُسد م  
 بہن بھائی کو جانے گی نہ زن خاوند کو اپنے  
 زمین مشرق سے تا مغرب برابر صاف ہوو گی  
 آپس کے مارے سب بہوش ہوو نیلے دہاں اُسد م  
 خدا کے حکم سے جس دم فرشتہ صوڑ پھونکے گا  
 وہ ایسے رعب کی جا ہے کہ دربار الہی میں  
 چیلے روبرو اُشد کے کیا نیک و بد جس دم

بدون کی بد جزا ہوگی بھلیوں کا تو بھلا ہوگا  
 ہر ایک کو اس کے اویسے عزیز و دوڑنا ہوگا  
 غرض ہر نیک اور بد کا برابر فیصلہ ہوگا  
 کریں گے قبلانے رنج غم بے انتہا ہوگا  
 عذابِ نار دوزخ میں ہر ایک وہاں مبتلا ہوگا  
 اسیدم اے عزیز و دیکھنا فضلِ خدا ہوگا  
 میری سب بخند امت یہ قول مصطفیٰ ہوگا  
 ہم بیائیں گے کیا لطفِ محبوبِ خدا ہوگا

خدا جس وقت کرسی پر عدل کی بیٹھیکا اس دم  
 صراطِ السقیما جس کو کچھ سخت ہے منزل  
 کوئی جنت کو جاوینگے کوئی نارِ جہنم میں  
 گنہگاروں کو دوزخ میں فرشتے کیلنجیجیا کر  
 گرفتار جہنم ہوں گے ہے ہے مجرمیں سارے  
 خیرِ جوقت آنحضرت کو ہوگی دورے آوینگے  
 جھک سارا پنا سجدہ میں کہیں گے اے میرے مولا  
 گنہگاروں کو دوزخ سے چھڑا کر باغِ جنت میں

عذابِ نار دوزخ کا نہ رکھ کچھ دل پر غمِ حافظ  
 ترا حامی ترا رہبر محمد مصطفیٰ ہوگا

لکھنا ہے وصف مجھ کو لیسیر و نذیر کا  
 ثنائی تباہے کوئی تو پیرانِ پیر کا  
 رتبہ بڑا ہے فخرِ بشر کے وزیر کا  
 اللہ سے یہ فخر ہے ماہِ منیر کا  
 سلطانِ اولیا کے کوئی ہم مصیفر کا  
 کیا مجھ کو خوفِ قبر میں منکر نکیر کا  
 اب غم نہیں ہے صاجد روزِ اخیر کا  
 بد حال ہوگا حشر کے دن اوس شریک کا

کا غذیہ غلغلہ ہے قلم کے صریح کا  
 کوئی نہیں جہان میں اونکے نظیر کا  
 کیا تاب ہے جو وصف لکھے ایک کا کوئی  
 کل اولیا نے جن کی کئے اقتدا قبول  
 دیکھا ہو یا سنا ہو کسی نے کہے وہی  
 میں خادمانِ خادمِ غوثِ کریم ہوں  
 میری مادرِ غوثِ دماں میں تو کیا ہے بیم  
 جس نے ذرا بھی بغض رکھا غوثِ پاک سے

غوثِ زماں کی کس سے ہو حافظِ ثناء رقم  
 لایت ہے کون نعتِ شہِ دستگیر کا

چھوڑ کر یہ مال دولت ایک دن مرجائے گا  
 مفت و مفتوں کو دولت ایک دن مرجائے گا  
 چھوڑ کر یہ آخرت ایک دن مرجائے گا

رکھ نہ دنیا کی محبت ایک دن مرجائے گا  
 دولتِ دنیا یہ اے دلِ فخر بالکل کر نہ تو  
 کس کی خاطر اتنا کرتا ہے جیسے تو مالِ نذر



مے خدا کی راہ میں تاکام وہ آئے تیرے  
ساتھ کس نے لیگیا تو جو بیجا سے گاساتھ  
کس کا گھر جاگیر کس کی کس کا زیور اور تخت  
جنت فروع کی رکھتا اگر ہے آرزو  
سر جھکا پیش خدا اور عجز کو کراختیا  
گر کرے نیکان زندگی صدال تو بھی آخرش  
نیکوں کے کام کہ مرم کہ نیکی خوب ہے  
حکم سے اللہ کے آویگا ملک الموت جب  
باغ جنت کی تجھے خواہش اگر ہے اعزیز  
دل کو رکھ سو خدا بس یاد کر سکی ملام

کر نہ تو بالکل شقاوت ایک دن مرجائیگا  
دور رہ اس سے بنایت ایک دن مرجائیگا  
سب یہ دودھ کی ہے راحت ایک دن مرجائیگا  
تو سدا کر دل سے طاعت ایک دن مرجائیگا  
ورنہ تو پا کر ندامت ایک دن مرجائیگا  
دیکھ کر آرام و راحت ایک دن مرجائیگا  
ست اٹھا آخر خجالت ایک دن مرجائیگا  
پھر رہے نہ ایک ساعت ایک دن مرجائیگا  
تو ہمیشہ کر عبادت ایک دن مرجائیگا  
ذکر حق میں کر نہ غفلت ایک دن مرجائیگا

مان حافظ کا کہا بس اس میں تیری خیر ہے  
چھوڑ دے یہ زشت عادت ایک دن مرجائیگا

مانی جو نقشہ رخ احمد اوتا رتا  
کچھ ایسا پر ضیا تھا جمال محمدی  
کہتے ہیں مردہ حضرت عیسیٰ جلاتے تھے  
شیطان خدا کے حکم سے آدم کو دوستو  
اس رتبہ عظیم کو سوچو تو دوستو  
واصف ہوں مدح خواں ہوں سالناب کا  
سن سن کے وصف جلوہ رخسار نور حق  
گرد کھیتا میں گیسوے والیل مصطفیٰ

ارض و سما قلم یہ خدا اسکے وار تا  
موسیٰ کبھی جو دیکھتا ار فی نکار تا  
وہ ہوتے اون دنوں تو کوئی دم نہ مارتا  
سجدہ کبھی جو کرتا تو بازی نہ مارتا  
کس شان سے خدا ہے تجی کو پکار تا  
اس شغل میں ہی عمر ہوں ایسی گزار تا  
جل جل کے ہے عدوئے نبی آہ مارتا  
تو شانہ شرہ سے میں کیا کیا منوار تا

حافظ کو بخٹو الوشر دیں بروہ شر  
اٹھوں کا قبر سے یہی اُس دم پکارتا

مقدر کیا سکندر ہے ہمارا  
محمدؐ پیغمبر ہے ہمارا

|   |   |
|---|---|
| زسے قیمت نہ قیمت ہماری<br>ہمیں کیا خوف بحر معصیت کا<br>یقین کوثر سے سب ہو وینکے سیراب<br>ہنوگا فخر کیونکر ہم کو حاصل<br>کریں کیا بارغ جنت لیکے اب ہم<br>ہمیں دیدار سے کرے شرف<br>مدینے سے کہیں جانے نیاویں<br>ہمیں کیا خوف ہے محشر سے یارو<br>خیر و سرور عالم خبر لو<br>محمّد مصطفیٰ سردار کو نین | نئی خستہ پیر ہے ہمارا<br>جو کشتیاں سرور ہے ہمارا<br>نئی مختار کوثر ہے ہمارا<br>نئی سالار شکر ہے ہمارا<br>سدا دہلیز پر سر ہے ہمارا<br>اسی میں کام بہتر ہے ہمارا<br>یہ مطلب لے اکثر ہے ہمارا<br>نئی پاک سریر ہے ہمارا<br>ہمیں تم بن کوئی رہبر مارا<br>شیفیع روز محشر ہے ہمارا |
|---|---|

جلو حافظ چلیں سوئے مدینہ

یہی مطلب برآور ہے ہمارا

|   |   |
|---|---|
| نور احمد جیسے جگ میں چھا گیا<br>جب سنے پیدا ہوئے سلطان دین<br>دولت دنیا کی بالکل ہے نہ چاہ<br>دل کو میرے عشق نے کیا ہی عجب<br>عشق احمد میں جو کوئی مر گیا<br>جس نے رکھی حبت احمد دوستو<br>جس نے جو مانگا رسول اللہ سے<br>کیوں نہ مداحوں کی ہو حاصل مراد | ماہ نو اس روز سے شرما گیا<br>خوف سے شیطان کا دل تھرا گیا<br>دلوں میں سے عشق احمد بھا گیا<br>مدح خوانی کا مزہ بستا گیا<br>وہ جہاں سے خلد میں ہنستا گیا<br>گلشن خلد بریں وہ پا گیا<br>فضل سے اللہ کے وہ پا گیا<br>جبکہ اون کو شوق مدح بھا گیا |
|---|---|

میں ہوں حافظ مدح خوان مصطفیٰ

نعت ہی کا عشق مجھ کو بھا گیا

|                         |                          |
|-------------------------|--------------------------|
| لوشیفیع الورا ہوئے پیدا | لوفجیب اللہ عا ہوئے پیدا |
|-------------------------|--------------------------|

|                             |                           |
|-----------------------------|---------------------------|
| اب رہا خوف کیا قیامت کا     | اپنے اب پیشوا ہوئے پیدا   |
| دوستو اب بدل کرو شادی       | فخر شاہ و گدا ہوئے پیدا   |
| ظلمت کفر مٹ گئی ساری        | واہ بدرالدبے ہوئے پیدا    |
| خلدیں اب خوشی سے جاو نیگے   | رہبرو رہنما ہوئے پیدا     |
| شکر حق دوستو کرو دل سے      | اپنے حاجت روا ہوئے پیدا   |
| نور سے پُر ہوا جہاں سارا    | جبکہ شمس الضحیٰ ہوئے پیدا |
| ہر ملک نے خوشی سے ہے یہ کہا | سرور اقیقا ہوئے پیدا      |

حافظا حشر سے ہے اب کیا غم  
اپنے اب پیشوا ہوئے پیدا

ایضاً شجرہ

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ ان کو ہر ایک سے پیش  
بنی ان کو ہر ایک سے پیش  
سرا بنفصل دینے سے دل میں  
کیا تھا او پھینچنے سے دل میں  
پہنیں کوئی اونہا ہوا علم  
وہ روز ازل سے مہیا  
پہنیں کوئی اونہا ہوا علم  
وہ روز ازل سے مہیا

یہ ہے یخ شجرہ اسی سے شجر ہے  
ہوا فضل حافظ سے ہے یہ ہیتا

باغِ جنت بھی ہے ناگوارا ہوا  
 شمعِ بالہ شیدا تمھارا ہوا  
 حُبِ احمد میں ہوں جان ہارا ہوا  
 عشقِ جس دن سے دلوں تمھارا ہوا  
 چہرہ پاک کا بھی نظار ہوا  
 مجلسِ مصطفیٰ میں گذارا ہوا  
 مقصدِ دل حصولِ اپنا سا ہوا  
 گفتگو بھی ہوئی اور اشار ہوا  
 خوب بخشش کا مجھ کو سہارا ہوا  
 بہر بخشش تیری خوب چارا ہوا  
 حُبِ دنیا سے دل ہے آوارا ہوا  
 مرجا مرجبا کا پکارا ہوا  
 شعر میرا جسے ناگوارا ہوا

کوئے طیبہ میں جب سے گذارا ہوا  
 یا رسولِ خدا جان و دل سب میرا  
 آج کل سے نہیں بل بروزِ ازل  
 راحت و رنج بالکل فرو ہو گیا  
 کیا ہے قنعتِ بری کیا ہے طالعِ مرا  
 یعنی دو مرتبہ خواب میں ہے مرا  
 وہاں بہم گفتگو بھی ہوئی آپ سے  
 اور یارانِ حضرت جو تھے اُن سے وہاں  
 اسلئے تب سے دل شاد و مسرور ہے  
 نار و وزخ کا حافظِ نذر رکھ دل یہ غم  
 رتبا تیری الفت میں سرشار رکھ  
 جب بہ محفلِ بیہ میں نے قصیدہ پڑھا  
 بد کہا بلکہ جو جس نے چاہا کرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھ کے صلوات حافظِ بروجِ نبیؐ  
 کہہ دے اب شعرتِ ہمارا ہوا

مقبول باد

پس حمدِ خدائے پاک دلا محبوبِ خدا ہے صلِ علی  
 لکھ نعتِ محمدؐ صبح و ساگر شوقِ تقا ہے صلِ علی  
 پس حمدِ خدا اور نعتِ نبیؐ عقیقی کی ہے دولت سمجھو یہی  
 مت غافل اس سے تم ہو بھی یہ راہِ ہدایہ صلِ علی  
 دنیا تو یہ دورِ وزہ ہے دلا درپیشِ سفر ہے سب کو لگا  
 یہ زبورِ وزر ہے کس کا کجا یہاں کون تقا ہے صلِ علی  
 جو تختِ زمیں پر آیا یہاں وہ ہو ویگا زیرِ زمیں پنہاں  
 حاتم ہے رہا اور نالقیانِ آخر کو فنا ہے صلِ علی

جب ملک الموت از حکم خدا روح قبض ہی کرنے آوے گا  
 سب چھوڑ پیارا جاوے گا کیا بھول گیا ہے صلی علی  
 ڈرتا ہے وہی جو عاقل ہے مغرور خدا سے غافل ہے  
 ہاں موت سے بے غم جا رہا ہے یہ قول بجا ہے صلی علی  
 مداح بتی جو دل سے ہوا وہ وقت سفر ایمان سے ہوا  
 مرتے ہی بہشت میں سیدھا گیا کیا فضل خدا ہے صلی علی  
 تم وصف محمدؐ یار و ہر صبح و مساب دل سے کرو  
 عشا تو کبھی غافل نہ رہو گرت و دلا ہے صلی علی  
 یہ رتبہ خاص ہے احمد کا ایک پل میں کہاں سے کہاں پہنچا  
 گلگشت کیا بر عرش عجل کیا شان عجل ہے صلی علی  
 کیوں حرص و ہوا میں اب تو یہاں افسوس پھنسا ہے لے ناواں  
 چل دیکھ کہاں ہے تیرا مکاں کیا حال بنا ہے صلی علی  
 حافظ ہے نہایت خستہ جگر مستغرق عصیاں شام و سحر  
 کر فضل تو اپنا لے داو رہا اتنی دعا ہے صلی علی

|                                |       |                      |
|--------------------------------|-------|----------------------|
| یَا رَبِّهِمْ رَبِّ الْوَالِدِ | جواب  | بِحُجَّتِ الْوَالِدِ |
|                                | قصیدہ |                      |

|                        |                        |
|------------------------|------------------------|
| ای شافع امت صلی علی    | دی محزون دوت صلی علی   |
| آگے ہی جہاں پر نور کیا | ای دافع ظلمت صلی علی   |
| لاریب خدائے عالم کی    | ہے تم پر عنایت صلی علی |
| محبوب خدا ہو بیشک تم   | ای ختم نبوت صلی علی    |
| تم فخر نسل ہو یا احمد  | اور صاحب حرمت صلی علی  |
| ہے آپ کی بید ہم پر سدا | یا شاہ عنایت صلی علی   |
| رحمت سے کرو گے یا دہیں | ای صاحب رحمت صلی علی   |



امید ہے تم سے بخشش کی  
شاہی ہے دو عالم کی تم کو  
تم دین کا راستہ بتلاؤ  
سنبھالو گے امت کو اپنی  
بخشش کا محشر میں ہمیں  
ہر صبح و ماہر نخط دلا  
جنت میں رہیگا خوش ہر دم

ای اہل مروت صلی علی  
ای حامی امت صلی علی  
بالطف و محبت صلی علی  
امید ہے حضرت صلی علی  
حضرت کی بدولت صلی علی  
لکھ شوق سے رحمت صلی علی  
رحمت کی بدولت صلی علی

لکھ مدح و ثنا حافظ بر آن  
احمد کی یہ الفت صلی علی

دل کو عشق شہ ابرار ہوا خوب ہوا  
اب دلا شکر خدا کر کہ طفیل احمد  
مدتوں شوق تھا دل کو کہ ہو دیدار نبی  
اب کسی شاہ سے طلب نہ مجھے شاہی سے  
لاکھ احسان ہوا مجھ پہ دلا تیرا واہ  
بخت امید نہ تھی تجھ سے مگر صد تحسین  
ہم کو بھی کر دیا آگاہ کلام رب سے  
شب معراج کو جاتے ہی خدا سے ملکر  
بے کہے اور سنے احمد مختار پہ جو  
حافظا شکر خدا کر تو ہزاروں دل سے

احمد پاک کا دیدار ہوا خوب ہوا  
خادم سید ابرار ہوا خوب ہوا  
طالب دید کو دیدار ہوا خوب ہوا  
میرا آقا میرا سردار ہوا خوب ہوا  
حب دنیا سے جو بیزار ہوا خوب ہوا  
خواب غفلت سے جو بیدار ہوا خوب ہوا  
آپ جب واقف اسرار ہوا خوب ہوا  
سہرِ نخفی سے خبر دار ہوا خوب ہوا  
مطلب ل میرا اظہار ہوا خوب ہوا  
وامصف احمد مختار ہوا خوب ہوا

واہ رب بخت ہوا خواب میں دیدار نبی  
حافظا بیڑا تیرا پار ہوا خوب ہوا

جس دم مرا وہ دلربا منے پی کے متوالا ہوا  
اکے فراق و ہجر میں یہ جان و تن اور دل میرا

ہر درد دنیاوی سے دُور ہو کے نر والا ہوا  
جھجھکے غم میں رنگ سب جل جل کے لیں کالا ہوا

رود و کے انجوں نے میرے یکساں ندی لا ہوا  
ہر سانس اسکی یاد میں سمرن ہوا مالا ہوا  
جیوں چاندنی میں چاندکی جو گرد پر مالا ہوا  
گو یا بد قدرت سے وہ سانچے میں تھا ڈھالا ہوا  
دلو میرے مثل جنوں اس کہ ہے بس چالا ہوا  
جب پڑی مشکل تو کوئی سالی کوئی سالا ہوا  
شاید میرے اس شعر میں کچھ سحر بنگا لا ہوا

کیا میں کروں احوال دل تم سے رقم لے دوستو  
جزاؤ کے ایک ساعت مجھے بس زندگی دشوار ہے  
گھیر لے غم نے اب مجھے اس طرح کیا بولوں بیا  
کیا حسن و خوبی کا بیاں او کی کہوں دوستو  
بھولوں کہوں کس طرح نظر و نہیں رہتا ہے سدا  
سب زر کے تھے ساتھی مرے مانیاب بھائی اوہن  
نستابے جو کوئی شعر ہم ہوتا ہے دیوانہ ہی بس

حافظ خدا اور مصطفیٰ اور نیک عملوں کے سوا  
کوئی کسی کا ہے نہیں کیوں سو کے متوالا ہوا

ساتھ لے جنت میں جاؤ یا محمد مصطفیٰ  
راستی پر ہم کو لاؤ یا محمد مصطفیٰ  
راستہ دیں کامتاؤ یا محمد مصطفیٰ  
کلمہ طیب سکھاؤ یا محمد مصطفیٰ  
ساتھ ایماں کے اٹھاؤ یا محمد مصطفیٰ  
تم جواب ان کامتاؤ یا محمد مصطفیٰ  
آپ ادن سب کو پھراؤ یا محمد مصطفیٰ  
پلہ نیکی کا جھکاؤ یا محمد مصطفیٰ  
یار تم مجھ کو لگاؤ یا محمد مصطفیٰ  
دفت عرصیاں مٹاؤ یا محمد مصطفیٰ

محکودوزخ سے بچاؤ یا محمد مصطفیٰ  
نفس کی خواہش میں ہم سب بورے گمراہ ہیں  
شرک بدعت سے بچا کر ہم گنہگاروں کو تم  
وقت جانکندن طفیل آل و اصحاب کرام  
طائر جان جب نفس سے جسم کے پروانہ ہو  
پوچھیں جدم قبر میں مجھ سے نکیرین آن کر  
آویں جدم قبر میں سانپ اور بھجھوڑ ہے  
جن گھڑی نیکی بادی میز نہیں تو میں ہاں  
تنگ او دوتا ریک بید راہ پل ہے یا نبی  
نامہ اعمال میں سب درج ہو دیں نیکیاں

حافظ کمتر کی روز و شب ہی ہے آرزو  
محکودوزخ سے بچاؤ یا محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم

ہمشیار ہوئے بیخبر اول فنا آخر فنا  
کچھ آخرت کی فکر کر اول فنا آخر فنا

ملک و کچھ ایدل کر نظر اول فنا آخر فنا  
غفلت میں آتنگ سو رہا اور عمر یوں نہیں کھو گیا

دنیا کی الفت میں بھلا مغرور کیوں تو ہو چلا  
مرنا ہے برحق جان لو اس رمز کو پہچان لو  
لاکھوں ہزاروں نامور لیئے ہیں دیکھو در قبر  
تختِ زمیں پر سیکڑوں آئے غنی محتاج ہو  
حاتم موارستم موالقمان اہل فن مٹوا  
تختِ سلیمان ہے کہاں شاہِ فریدوں کا مکلا  
سب زر کے ہیں ساتھی تیرے مانباپ بھائی اوہین  
دودن کا یہ بازار ہے کرلو جو کرنا کار ہے  
گھر دار دولت کے لئے لڑتے ہو تم کیوں کس نے  
کیا ساتھ کس نے کیا بیجا و گے جو تم بھلا

کر ذکر رب شام و سحر اول فنا آخر فنا  
تم شب کو تو ہم بھی فجر اول فنا آخر فنا  
تو ہم بھی ہیں سب برامرا اول فنا آخر فنا  
پر کر گئے آخر سفر اول فنا آخر فنا  
پھر اپنا کیا کئے گذر اول فنا آخر فنا  
سب خاک میں ہیں تاجور اول فنا آخر فنا  
شکل میں بھاگیں دیکھ کر اول فنا آخر فنا  
پھر تم کدھرا اور ہم کدھرا اول فنا آخر فنا  
دو روز کا ہے مال و زرا اول فنا آخر فنا  
یہ حرص دنیا ہے مگر اول فنا آخر فنا

حافظ نے یہ جو کچھ کہا سچا نہیں سب ہے بجا  
مانو اسے تصدیق کر اول فنا آخر فنا

ولا کیوں حرص کرتا ہے تجھے سونا رکھا کرنا  
رہا مال و مکاں کس کا جو رہو یگا تیرا باقی  
ہزاروں ہو گئے نامی نہیں کس کا نشان باقی  
اٹھالے ہاتھ تو سب خدا سے دل لگا دینا  
یہ سب دنیا کے ہیں ساتھی تیرے مانباپ بھائی  
وطن جاگیر کو سیکر کر یگا کیا تباہ دل  
حاصل کس کا مکاں کس کا کدھر جاگیر ہے تیری  
بجا رستم بجا حاتم بجا لقمان بجا دارا  
دل اپنا عشق میں معبود کے رنگ بے بہت پکا  
برہن شیخ جی سے کیوں لڑا کرتے ہو تم ہر دم  
اکست زکیم بر کر چکے قالو بئی وعدہ

سدا جنگل میں رہنا ہے تجھے گھر دار کیا کرنا  
اے دودن کی دنیا ہے تجھے سنگار کیا کرنا  
یہ سب دودن کا جینا ہے تجھے زرتار کیا کرنا  
تجھے یہ محل یا قوتوں کے بجر ہار کیا کرنا  
جو شکل میں نہو ساتھی اُسے پھر پیار کیا کرنا  
لحد کو یا دکر اپنی تجھے گلزار کیا کرنا  
تو خود مٹی یا رہا ہے ایدل تجھے مٹی یا کیا کرنا  
ہمہ در خاک شد پنہاں تجھے اٹھار کیا کرنا  
تجھے یہ رنگریزی لگی آنا رکھا کرنا  
رہو مشغول رب ہر دم تمہیں زنا رکھا کرنا  
برہن کر کے وعدہ کو بھلا انکار کیا کرنا

خدا کو بھول کر جو رام لچھن کو بلاتے ہو  
کروا بیے برو حافظ کے توبہ شرک بدعت سے

تھاری مشرک باتوں کا پھر اقرار کیا کرنا  
خدا کو جان واحد پھر بھلا سکر کیا کرنا

### جواب

الصَّلَاةُ عَلَى حَبِيبِ خُلْدٍ

وَالسَّلَامُ عَلَى سِرِّ رَانِيَا

### تقصید

خاتم الانبیا مرحبا مرحبا  
سرور انبیا مرحبا مرحبا  
ایکے جلہ گروئے شاہ دین  
آپ کوئی ہی اور نہ کوئی  
و شمنوں کیلئے آپ کی یانی  
حق نے لولاں نازل کیا ثنائیں  
حال حق القریب ہے مشہر  
خاک کے تپ سے کب تھاری ثنا

فیض شاہ و گد امرحبا مرحبا  
باعث خلق ہو آپ لایب شک  
درخ فواں آپ سب میں جن بشر یا نبی  
حاجی روز محشر ہو بس بھی  
آئی پرستہ معراج کی شب ندا  
نور اپنے سے حق نے بنایا یقین  
مرے فرزند جا بکے تھے اپنے  
وصف میں لیکھا قرآن سب آپ کے

بختاؤ گے محشر میں لاریب تم  
جس نے حافظ تیرا یہ قصیدہ سنا

لے شیفیع الورا مرحبا مرحبا  
کہہ اویٹا مرحبا مرحبا مرحبا

مرحبا بک یا محمد مصطفیٰ  
تم شریف انبیا ہو انبیا  
آپ شاہ انبیا ہو یا نبی  
ہر نبی سے حق نے رتبہ آپ کا  
خاتم مرسل ہو شاہ آپ ہی  
فرش سے عرش پہنچے دم میں جا  
تم شیفیع عاصیاں ہو بالیقین  
محشر میں ہم بیکوں پر کر کر کم

مرحبا لے شافع ہر دوسرا  
تم سا کوئی ہے نہ ہو گا نا ہوا  
مقتدی ہم آپ ہی میں مقتدا  
دو جہاں آپ ہی ہو پیشوا  
کون ثانی آپ کا ہے آپ کا  
اور کئے ہو لا مکان کی سیر جا  
ہے کہاں بجز تمھارے آسرا  
پر خطا ہیں ہم سراپا پر خطا

مرحبا فی مرحبا  
یا محمد مصطفیٰ  
لے حبیب کبریا  
لے امام الانبیا  
لے رسول دوسرا  
لے ہزاراں مرحبا  
ہنگوایا احمد  
لے وحی بینوا

|                         |                 |
|-------------------------|-----------------|
| حافظ بکس کو اپنے احسا   | کہئے تم لطف عطا |
| ساتھ اپنے خدی رکھنا سدا | بہر آں باصفا    |

عشق میں اپنے مولا کے جو مر گیا ذی وقر ذی وقر ہو گیا  
 مرتے ہی باغ جنت میں خوشتر گیا بہرہ ور بہرہ ور ہو گیا  
 بغض جس نے رکھا آپ سے یا بنی ہو گیا خوار وہ سب بردی  
 دونوں عالم میں جانو وہ مر و شقی کم قدر کم قدر ہو گیا  
 حبت احمد نہو جس کے دل میں ذرا دشمن مصطفیٰ اس کو جانو بجا  
 بلکہ وہ اہل کیں دشمن کبریٰ سب سب ہو گیا  
 حبت احمد میں جو دل سے سرور ہے باغ فردوس سے وہ نہیں دور  
 اور ہوا جو پیر سے مغرور ہے بے وقربے و قربے وقر ہو گیا  
 جس نے نام نبی پر درو دیں پڑھا شوق سے صدق سے جان دل بیا  
 صدمہ حشر سے وہ بروز جزا بے خطر بے خطر ہو گیا  
 مدح یا شاہ ہم آپ کی کیا لکھیں جو صلہ نعت گوئی کا کب ہے ہمیں  
 جس نے دیکھا غضب کی نظر سے تمہیں بے بصر بے بصر ہو گیا  
 خاتم الانبیاء ہیں ہمارے نبی اس میں شک اور شبہ کچھ جانو کوئی  
 جبکہ انگشت محبوب خانی اوٹھی شوق قمر شوق قمر ہو گیا  
 سب میں مشہور ہو گیا کمال آپ کا روئے انور ہے گویا ہلال آپکا  
 یا بنی جس نے دیکھا جمال آپ کا شاو تر شاو تر ہو گیا  
 حافظ کتریں حافظ بے نوا ہاں بفضل خدا اور بکر خدا  
 نعت خواں یہ جو غلام تمہارا ہوا خوب تر خوب تر ہو گیا

### قصیدہ

|                                  |                                    |
|----------------------------------|------------------------------------|
| محبوب خدا اگر مجھ ل جائے تو اچھا | ارمان میرے دل کا نکل جائے تو اچھا  |
| بے چین ہے دل عشق رسول عربی میں   | ہاں یہ دل دیوانہ منہل جائے تو اچھا |



مغموم ہی رہتا ہے دل زار شبِ روز  
جس دل میں محبت نہو محبوبِ خدا کی  
مسرور رہے جو نہ محبت میں بنی کی  
پیر دشمنِ آخر ہو گرفتارِ اَلَم میں  
جس دلیں ہو کچھ بغضِ نبی لے میرے مولا  
جاوَل میں نہو مشکر دینِ شہہ دیں کی

یارب یہ کسی طرح بہل جائے تو اچھا  
وہ دل کہیں خالق کرے جل جائے تو اچھا  
ویسے کو کوئی پالے کچل جائے تو اچھا  
اللہ کرے نظروں سے مل جائے تو اچھا  
اوس مودی کو اثر درخونگل جائے تو اچھا  
کائنات سے جگر سے یہ نکل جائے تو اچھا

میں حافظِ کتر ہوں شاخِ خوانِ محمدؐ  
اس ذکر میں دم میرا نکل جائے تو اچھا

گر مدینہ کو تیرا ہو جانا ہما  
کر کے معروضِ میری طرف سے بجاں  
جاں بلب ہوں غمِ ہجر میں وائے غم  
تشنہ دید یہاں ہند میں ہوں پڑا  
مقصودِ دل جو تجھ سے کیا ہوں بیاں  
دو جہاں میں نہیں ہے مجھے یا بنی  
صدمہ ہند سے ہو نہیں گھبرا رہا  
نہ تو زہے نہ پرولے ناچار ہوں

حال میرا بھی سارا سنا ہما  
مجھ گدا کو وہاں تک بلانا ہما  
کوئی صحت کی صورت بتانا ہما  
شریت وصل لا کر پلانا ہما  
جلد بہرِ خدا جانا ہما  
جز تمھارے کسی جا ٹھکانا ہما  
عوض کر سوئے طیب بلانا ہما  
کس طرح میرا وہاں تک ہونا ہما

عرضِ حافظ کی جانب سے کر وہاں  
ہند سے جلد مجھ کو بلانا ہما

ہوئے صاحبِ اوائے مختار پیدا  
زمیں پر گرے اوند سے سریتِ تمامی  
نہیں بارِ عصیاں کا بالکل ہمیں غم  
مٹیِ ظلمتِ کفر دنیا سے یکجہ  
کرو شکرِ خالق کا دل سے ہمیشہ

ہوئے دونوں عالم کے سردار پیدا  
ہوئے جبکہ سلطانِ ابرار پیدا  
ہوئے اب شفیعِ گنہگار پیدا  
ہوئے جس گھڑی ماہِ انوار پیدا  
ہوئے مومنو اپنے غمخوار پیدا

ہمیں نار دوزخ سے اب کیا خطر ہے  
نہ گھبراؤ مول قیامت سے یارو  
موتی تقویت کار دیں کو زیادہ

ہوئے ہیں ہمارے مدو کار پیدا  
ہوئے بشدا الحمد سارا پیدا  
ہوئے دین کے اپنے سرکار پیدا

بجلا کیوں نہ حافظ کے مقصد بر آویں  
ہوئے جبکہ محبوب غفار پیدا

احمد کا مدینہ کوئی دکھلائے خدایا  
مدت سے میرے لمیں تمنا ہے یہی بس  
تا مرگ ہنود لکو کسی چیز کی خواہش  
بسل ساڑتیا ہے فراق بنوئی میں  
مشتاق ہوں مدت سے رسول عربی کا  
پس ماہی بے آب سیڑیے ہے میر بجاں  
گر مہند میں مرجاؤں سی شوق میں رورو  
جس دل میں اگر کچھ بھی نہو الفت احمد

ہے آرزو ارتنی کوئی بر لائے خدایا  
تھوڑی سی مدینہ میں ملے جائے خدایا  
طنیبہ کے سوا اور نہ کچھ بھائے خدایا  
ہاں پہہ دل دیوانہ سنبھل جائے خدایا  
پہنچا دے مجھے جلد سے اس جائے خدایا  
احمد کی خبر کوئی سنا جائے خدایا  
مدفن کو مدینہ میں ملے جائے خدایا  
وہ دل کہیں فی الثاں نہو جلائے خدایا

حافظ کی یہی عرض ہے امید یہی ہے  
مداح بنی حشر میں کہلائے خدایا

جب موت کا پیغام تجھے آئے گا بابا  
جب آکے کھڑا ہوگا فرشتہ تیرے سر پر  
جب روح تیرے تن سے نکالے گا فرشتہ  
کیوں کرتا ہے دودن کیلئے حرص تو ناحق  
کر کر کے جمع دولت دنیا ہے بہت سی  
پیسے کے لئے کس لئے لڑتا ہے ہمیشہ  
دودن کے لئے دل نہ دکھا کس کا کبھی تو  
جب سوینگا تو قبر میں اس روز کی گرفت

کر قبض تیری روح کو بجائے گا بابا  
اوس وقت یہ کچھ تجھ سے نہ بن آئے گا بابا  
پھیلا کے وہیں ماتھے تو رہ جائے گا بابا  
یہہ زیور و زرسا تھ نہ کچھ آئے گا بابا  
آخر یہ نہیں ایک روز تو مرجائے گا بابا  
کیا سر یہ یہہ جاگیر کو بجائے گا بابا  
سب چھوڑ کے اک روز چلا جائے گا بابا  
منہ دیکھ نکیرین کا گھبراے گا بابا

گر زول کی وہاں قبر میں جب مار پڑیگی  
جنت میں چلا جاؤنگا یہ فخر نہ کر تو  
فردوس میں لاریب چلا جاؤ گے گامیدھا  
یو چھپکا خدا حشر میں کیا لایا ہے بندہ  
جب ہوگا حکم نامہ اعمال پڑھیں سب  
سب یکے لے اور کر لے جو کرنا ہے تجھے یہاں

اوسوقت تیرا کوئی نہ غم کھائے گا بابا  
دنیا میں جو کچھ تو نے کیا پائے گا بابا  
دنیا میں کبھی تو جو سنبھل جائے گا بابا  
اللہ کو کیا اوس گھڑی بتلائے گا بابا  
اللہ سے اوسوقت تو شرمائے گا بابا  
آخر نہ کوئی کام تیرے آئے گا بابا

جو وقت تجھے موت سے کام آئے پڑے گا  
حافظ کا سخن تب تجھے یاد آئے گا بابا

دوستو جمعہ جمعرات کو آتے جاتا  
تم نے چھوڑا مجھے اور میں نے تمہیں چھوڑ دیا  
مجھ کو بھولو نہ پس مرگ خدا را یا رو  
اور یہ عرض میری تم سے ہے سن لو اسدم  
آوے جب روز جمعرات تو از بہر خدا  
گر نہ ہفتہ میں کھلا نیکی ہو تو فتن تمہیں  
درمیکین جو آوے تو نہ پھیر و خالی  
یاو میری بھی کیا کرنا ہمیشہ اوس دم  
میرے مرقد کی طرف جبکہ گذرا پکا ہو  
مغفرت کے لئے بس میری خدا را یا رو

میرے مرقد یہ سدا بھول چڑھاتے جاتا  
پر مجھے یاد سے اپنی نہ بھلاتے جاتا  
چادر گل کبھی آ کے چڑھاتے جاتا  
بعد مردن مرے قرآن پڑھاتے جانا  
کچھ غریبوں کو اگر ہو تو کھلاتے جانا  
فاتحہ ماہ میں اک وقت دلاتے جانا  
کچھ نہ کچھ راہ میں اللہ کے دلاتے جانا  
فاتحہ کے لئے جب عود جلاتے جانا  
بہر رحمت لب شیریں کو ہلاتے جانا  
سوئے غفار ذرا ہاتھ اوٹھاتے جانا

سن کے یہ حافظ بکیں کی نصیحت یا رو  
سب کو اللہ بعد شوق سناتے جاتا

بے چین کر رہا ہے ترا غم پیسا پیسا  
رہتا ہے صبح و شام تصور یہی بندھا  
آؤ خبر لا میری پیسا آپ ہو کدھر

کتناک پکارتا رہوں ہر دم پیسا پیسا  
خالی نہ یاد سے کوئی دم پیسا پیسا  
رہتی ہیں چشم غم میں سدا نم پیسا پیسا

مجرور میرے دل کو کیا غم نے آپ کے  
آتا نہیں ہے خوش مجھے دنیا کا مال و زر  
بے چین کر دیا غم دوری نے اس طرح  
رور و غم فراق میں ہوں ہو گیا علیل  
کس کو سناؤں جا کے میں اب حال دل فرا  
آرام دل سے بس میرے جاتا رہا تمام  
اب عمر کس طرح کروں لے دے غم بسر

اب کس سے جا کے پاؤں میں مرہم پیا پیا  
ہے شوق دل کو تیرا دما دم پیا پیا  
آب و طعام مجھ کو ہوا سہم پیا پیا  
اور ہو گئی ہے پشت بھی بس خم پیا پیا  
کس طرح درد دل ہو مرا کم پیا پیا  
جب سے تمھارا دل کو ہوا غم پیا پیا  
کیا آپ مجھ سے ہو گئے بے غم پیا پیا

حافظ پیا سے کہہ دے خبر اتنی جا کوئی  
کتنا تمھیں پکاروں میں ہر دم پیا پیا

غلام نبی کا رہے بول و بالا  
ہمارے نبی کی شنائے جہولو  
صحابائے احمد یقین چار میں یہہ  
انھوں نے ہمیں راہ دیں ہے سکھائی  
نبی یوں تو لاکھوں ہوئے ہیں لیکن  
نواسے جو ان کے ہیں شبیر و شیر  
وگر جو ہیں غوث اور ا پیر میرے  
انھوں کا تجھے رکھ شنائے تو ہر دم  
جسے نام احمد سے انکار ہووے  
جسے بغض ہو دین احمد سے یارو  
جو منکر شفاعت کے ہیں لے عزیزو  
کہا بی گیا جس طرف جس مکاں میں  
نجا تو مسلمان اُسے بلکہ مُرتد  
نہ اوسکے کوئی دام میں آویارو

عدوے نبی کا سدا منہ ہو کالا  
کیا آپ قرآن میں حق تعالیٰ  
انہیں سے ہے دین نبی کا اجالا  
انھوں نے ہمیں ہر بلا سے سنبھالا  
ہمارے نبی کا ہے رتبہ زالا  
مجھے اوزکا مداح رکھ حق تعالیٰ  
کہا بی کا جس نے گماں توڑ ڈالا  
بہی عرض ہے تجھ سے جل و جلالہ  
اوسے لعنت حق کا دیکھ دو شالہ  
اوسے سمجھو شیطان کا ہے حوالہ  
دو عالم میں منہ ان کا بس ہو گا کالا  
اُسے جسے دیکھا اوسیدم نہ کالا  
کہا بی یقین ہے گا شیطان والا  
کہا بی بُرا ہوتا ہے مکڑ والا

وہ ظاہر میں کچھ ہے تو باطن میں کچھ ہے | او سے جان لو تم وہ کتابت کالا

بچا اونکی صحبت سے حافظ کو یارب  
یہی عرض تجھ سے ہے جل و جلال

وہی ہے علیٰ کلّ شئیٰ قدیرا  
وہ سب جانتا ہے سمیع و بصیرا  
جسے چاہے کرے غنی یا فقیرا  
وہی ہے بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرَا  
یہ شیطان ہے بیشک اضلّوا کثیرا  
حبیب خدا میں خدا کے وزیرا  
دَمَكْرُوا وَدَمَكْرًا بِمَا قَمَطِرَا  
رہیں گے بدوزخ و ساءت مصیرا  
کے گی سلاسل غلام لاسعیرا  
گنہ اوں نے بیحد کئے ہیں کبیرا

ہنیں کوئی حق وحدہ کا نظیرا  
جو کچھ کام کرتے ہو پوشیدہ یاں تم  
وہی مالک الملک لاریب و شک ہے  
ہنیں اوں سے مقصد کیا نہاں ہے  
خبردار ہشیار ہولے مجبورا  
کوئی کیا محمد کے رتبے کو جانے  
کہا معجزہ بوجہل دیکھ کر بھی  
جو میں منکر دین جانو وہ بیشک  
جو مرتد میں لاریب اونکو بچش  
طفیل نبی بخش حافظ کو یارب

ایضاً مناجات

یٰ خَمْسَةُ أَطْفَالٍ مَّاحَرَّ الْوَبَاءُ الْخَاطِلَهُ  
الْمُصْطَفَىٰ وَالْمُتَضَيِّدَ ابْنَاهُمَا وَالْفَاطِلَهُ

قصیدہ

کر دو رہم سے و یا مقبول فرما اتجا  
ہم سر جھکا آگے تیرے کہتے ہیں رو رو بار بار  
یارب نہ اب تا خیر کر بہر محمد مصطفیٰ  
کر دو رہم سے زود تر یہم جو علی ہے اب ہوا  
لیکن کرم درکار ہے تیرا ہمیں اے کبریا  
سب نیت اور نابود کر باغ جہاں سے یہ وبا  
راحم ہے اور غفار تو نے بخش ہم سب کی خطا

یا رب بنا یا ربنا از بہر احمد مجتبیٰ  
عصیاں ہمارے بخشدے خیر الہی اسط  
تنگی یہم سے دور کر اور بھیج بارش زود تر  
عرضی یہم اب مقبول کر لے خالق جن و بشر  
ڈرتے ہیں تو جبار ہے اور مالک و مختار ہے  
اے بادشاہ بحر و برہم سے و با یہم دور کر  
ہمکو جلایا مارتو ہم سب کا ہے مختار تو



پیر و جوان خرد و کلاں کمالک کون و مکل  
صدیق و از بہر عمر عثمان و حیدر خوش میر  
یار رب تحبب المجتبیٰ اور بہر شاہ کربلا  
عباس و حمزہ کے لئے اور بی بی زہرا کیلئے  
مالک ہی اپنا جانکر لے خالق جن و بشر

مرگے کئی بیشبہ یہاں جب سے چلی ہے یہ ہوا  
یارب و با یہہ دُور کر تجھ سے ہی ہے التجا  
مقبول کر یہہ التجا لے حضرت رب العلا  
اور غوث عظمیٰ کے لئے کر رحم ہم پر یا خدا  
آیا ہے تیرے در اوپر یہہ حافظ بکس گدا

### باب البائے موحده

تمنا ہے ہی میری مدینہ اب دکھا یارب  
دیار ہند میں اسدم بہت گھرار ہا ہے دم  
پڑے خاک اس کے جینے پر گیا جو نامدینہ پر  
الہی اس کر پوری ستانی ہے مجھے دوری  
مدینہ اب دکھا مجھ کو مدینہ میں لیجا مجھکو  
کرم ایسا ہوا ب تیرا کروں طیبہ کا میں پھیرا  
یہاں در ہند بے پر سا پڑا ہوں حال ابرسا  
مدینہ خوش مجھے آوے مدینہ دلو ہے بھلائے  
تمنا ہے ہی ہر دم مدینہ میں رہوں خستہ دم  
مدینہ لے مے مولا مجھے اب زود تر دکھلا

عنایت سے مجھے تیری مدینہ اب دکھا یارب  
مجھے کروصل سے خرم مدینہ اب دکھا یارب  
توت کے نگینہ پر مدینہ اب دکھا یارب  
کروں کیا پس ہے مجبوری مدینہ اب دکھا یارب  
نہ فرقت میں رلا مجھکو مدینہ اب دکھا یارب  
یہی خواہاں ہے دل میرا مدینہ اب دکھا یارب  
ابھی مجھکو مت ترسا مدینہ اب دکھا یارب  
سدا دل میرا لپکا وے مدینہ اب دکھا یارب  
فرو تا دل سے سب ہو غم مدینہ اب دکھا یارب  
تصدق چار یاروں کا مدینہ اب دکھا یارب

### طفیل آل یغیبہ الہی لطف اپنا کر نہ حافظ کو پھرا در در مدینہ اب دکھا یارب

راز مخفی تھا کھلا آپ کے آپ حال امیر ہوا آپ کے آپ  
کیون غار تھے ہو بر عاشق زار اس طرح ہو گیا کیا آپ کے آپ  
آپ کو دھو دھو کھول کھلایا احمد مجھکو لجاؤ ذرا آپ کے آپ  
آپ کے لطف سے محشر میں مے سرے بجائے بلا آپ کے آپ  
ایسا عیلا سے مجھے کر دو پاک جاؤں جنت میں چلا آپ کے آپ

بے سبب کئے احمد پیالے ہو گئے مجھ سے خطا آپ کے آپ  
ایسی قیمت کو بنا دو میری آؤں روضہ پہ چلا آپ کے آپ  
احمد ہے یہ تمنا میری مجھکو ہو جاؤ لقا آپ کے آپ  
ایسا کچھ مجھ پر کرم فرماؤ برس پیلے ضیا آپ کے آپ  
باغ جنت بطفیل حسین مجھکو ہو جاؤ عطا آپ کے آپ

شرح حافظ کا بحر شرب من  
بویگے صل علی آپ

احمد انجکونہ ترسایے آپ خانہ دہلیس میر آئیے آپ  
راکتی میں ہشتیا نکھیں کبھی صورت مجھے دکھائیے آپ  
جلد طبیہ میں بلا لوجھ کو عرض مقبول یہ فرمائیے آپ  
آپ کو چھوڑ کے آقا میرے کس کے درجا نہیں بتلایے آپ  
سید انجکونہ سجاد و زرخ سے لطف سے خلد میں لجا ئے آپ

آؤ پر نور باد و دل کو یوں فراموش نہ فرمائیے آپ  
احمد لایاؤں تھیں میں ہدم ایسی باتیں مجھے سکھائیے آپ  
عاشق دید کو دکھائیے دید احمد الطف یہ فرمائیے آپ  
حشر کے روز رسول اکرمؐ بہر امداد میری آئیے آپ  
قبر کا دل یہ نہایت ہے غم بجو آرام سے سکوائیے آپ

احمد وقت نزع حافظ کو کلمہ پاک می سکھائیے آپ

## باب التاء

خوشی سے جاگ دلا آج ہے نجات کی رات  
بڑی بزرگ یہ راتوں میں رات آج کی رات  
گنوا یا مفت میں لے دل تمام راتیں تو  
اوب سے جاگ کے مانگو دعا خدا سے تم  
وضو کے ساتھ پڑھو با اوب دو گانے تم  
بزرگ اور بھی اس طرح ہیں بہت راتیں  
خدا نے تم کو کیا ہے اگر چہ اہل زکوٰۃ  
عزیز و قبر میں سونلے ایک دن آخر

عجب یہ رات ہے ہر رات میں برات کی رات  
خدا کے فضل سے ہے یہ بھی التفات کی رات  
خدا کی یاد میں اب تو بھی جاگ رات کی رات  
یقین جان لو ہے آج کی نجات کی رات  
محبو آج کی لاریب ہے صلوات کی رات  
عرض ہے یہ بھی بری سمجھو اک صفات کی رات  
تو دو براہ خدا یہ بھی ہے زکوٰۃ کی رات  
خدا کے ذکر میں سب جاگو آج رات کی رات

گنوا نہ سو کے تو یہ رات آج غفلت میں

یقین جان لے حافظ یہ ہے نجات کی رات

سنو اگر اوب سے سب بیان مولد حضرت  
دو شنبہ بارھویں کو میں مئے پیدا رسول اللہ  
رسول اللہ کے ہوتے ہی پیدا ایک بیک یارو  
ہوا گھر آمنہ کا نور سے پُر نور سب یکسر

ساتا ہوں میں تم کو عزو شان مولد حضرت  
یہ کہتے ہیں تسامی راویان مولد حضرت  
معطر ہو گیا سارا مکان مولد حضرت  
مجھ کا کعبہ ادب سے ہے نشان مولد حضرت

|  |  |
|--|--|
| خبر مولود کی سنکر گیا ہل قصر کمرے کا<br>ہوئی ارض سما میں صوم آنحضرت کی مولد کی<br>رسول حق ہوئے پیدا جیبت حق ہوئے پیدا<br>درویں بادبے لے پڑھو سب شاہ عالم پر<br>بکیرن آپ کی تکرار کا کچھ غم نہیں مجھ کو | گرے بت اوندھے سر سب زمان مولد حضرت<br>ہوئے دل شاد جملہ طالبان مولد حضرت<br>یہی غل کر رہے تھے زائران مولد حضرت<br>سوجب تم بیاں ای عاشقان مولد حضرت<br>میں حافظ ہوں بدل جان مدح خوان مولد حضرت |
|--|--|

### مشاد

|                                  |                                    |
|----------------------------------|------------------------------------|
| کر گئے یا رو پیب نے سفر آجکی رات | اوتھ گئے امت عاصی کے چھتر آجکی رات |
|----------------------------------|------------------------------------|

|                                      |
|--------------------------------------|
| امر حق سے ہمیں سب کر کے خبر آجکی رات |
|--------------------------------------|

|                                   |                                |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| حالت نزع میں تھا آپ کے لب سے جاری | یا ابھی میری اب بخشدے امت ساری |
|-----------------------------------|--------------------------------|

|                                  |
|----------------------------------|
| استجب کر یہ دعا وقت سفر آجکی رات |
|----------------------------------|

|                                     |                               |
|-------------------------------------|-------------------------------|
| اتنے میں آکے ہے جبریل نے یہ عرض کیا | سید آج ہوا ہے مجھے یہ حکم خدا |
|-------------------------------------|-------------------------------|

|                                  |
|----------------------------------|
| میرے محبوب سے کٹ یہ خبر آجکی رات |
|----------------------------------|

|                                    |                                   |
|------------------------------------|-----------------------------------|
| فکر کچھ اپنی نہ امت کی کرو یا احمد | رحم امت یہ تمھاری میں کرو نگار حد |
|------------------------------------|-----------------------------------|

|                                    |
|------------------------------------|
| آؤ تم اب بخوشی زود را دھر آجکی رات |
|------------------------------------|

|                                   |                                      |
|-----------------------------------|--------------------------------------|
| جبکہ جبریل سے یہ بات سنے شاہ زمان | دل کو امت سے ہوا قہور اسامیہ اطمینان |
|-----------------------------------|--------------------------------------|

|                                   |
|-----------------------------------|
| کہے راضی ہوں ابھی بہ امر آجکی رات |
|-----------------------------------|

|                                   |                                     |
|-----------------------------------|-------------------------------------|
| حکم سے آیا اُمدیم ہے وہاں عزرائیل | اور کہا آکے مجھے حکم ہے یوں رب جلیل |
|-----------------------------------|-------------------------------------|

|                                   |
|-----------------------------------|
| بے رضا روح بنی قبض نہ کر آجکی رات |
|-----------------------------------|

|                                |   |
|--------------------------------|---|
| تب کہے آپ نے جس میں رضائے مولا | میں بھی راضی ہوں اسی باتیں اب یہ ہے کیا |
|--------------------------------|---|

|                                       |
|---------------------------------------|
| کر لے کرنا جو ہے تاخیر نہ کر آجکی رات |
|---------------------------------------|

|                                |  |
|--------------------------------|--|
| روح جب قالب اطر سے گئی ہجرت کر | گو یا تب یا رو نہیں برپا ہوا شرم و خشر |
|--------------------------------|--|

|                                     |
|-------------------------------------|
| تھا یہی غل کہ چلے مخزن بشر آجکی رات |
|-------------------------------------|

|                                 |                                     |
|---------------------------------|-------------------------------------|
| حال حنین کا تحریر کروں کیا حافظ | فاطمہ بھی یہی کہتی تھیں سدا یا حافظ |
|---------------------------------|-------------------------------------|

و اے دنیا سے ادمھا میرا پیر آجکی رات

### باب الثانی

کرو یاد دل پارہ پارہ الغیث  
میں ہوں بکیں اور بجارا الغیث  
کون تھا حامی ہمارا الغیث  
کون ہے تم بن ہمارا الغیث  
پھر ہاموں میں اوارا الغیث  
جو نہیں کہنے کا یارا الغیث  
ہے کہاں بھگو سہارا الغیث  
لو خبر میری خدا را الغیث  
پھر ہوا ہے غم دوبارا الغیث  
پھونکتی ہے تن یہ سارا الغیث  
جانکر احوال سارا الغیث  
مدح خواں ہے یہ تمھارا الغیث

عشق احمد نے ہے مارا الغیث  
کس سے میں فریاد اپنی جا کروں  
آپ گر ہوتے نہ پیدا یا نبی  
تم ہو خواجہ میں ہوں خادم آپکا  
لو خبر میری خدا کے واسطے  
بھگر کے غم نے ہے مارا آپ کے  
دو جہاں میں جز تھامے یا رسول  
او میرے فریاد رس فریاد ہے  
جوش دل میں بھر گیا ہے آپ کا  
آتش عشق و محبت آپ کی  
کیسے یوں انجان بناتے ہو تم  
حشر میں حافظ یہ فرماؤ کرم

### باب الجیم عربی

غرض ہمارے بنی کے ہیں سب نئی محتاج  
مگر ہمارے بنی راہ دیں کے ہیں سرتاج  
بنی ہمارے گئے لامکان شب معراج  
زمین سے تابہ فلک ہیگا آپ ہی کاراج  
رہا نہ کفر کا عالم میں نام کو بھی رواج  
کرونگا اوکو کسی کا نہ میں سمجھی محتاج  
خدا کے واسطے یا مصطفیٰ رکھو تم لاج  
شیفیع روز جزا زود میرا کیجے علاج

بنی بجائیں بجائیں ہمارے سب سرتاج  
ہوئے ہزاروں بنی یوں تو اک سے اک بفضل  
قدم نہ طور سے آگے رکھے کیلثم اشد  
خدا نے سرور کون و مکاں کیا تم کو  
جہاں میں آئے قدم آپ کے جو یا احمد  
کہا ہے حق نے پڑھے جو رب بنی پہ درود  
خدا کے رویرو روز نشور میری بس  
مریض جرم ہوں میں مبتلائے درو والم

لکھی ہے خوب غزل تو نے نعت میں حافظ  
دل اپنا سنے ہی سرور ہو گیا ہے آج

ہر سمت یہی دھوم ہے ساری شب معراج  
آراستہ جنت کو کرو فرش بجھاؤ  
تعظیم کو سب آگے کھڑے ہو ویں ادب سے  
صدگر یہاں لاتے ہیں تشریف محمدؐ  
سب پڑھتے رہو شوق سے صلوٰۃ بنی پر  
آمد کی خبر سنکے محمدؐ کی بصد شوق  
دیکھیں گے ابھی ہم رخ پُر نور محمدؐ  
اوس روم منور کی تجلی سے عزیزو  
پھولے نہیں جامہ میں سماتے ہیں ملائک  
لباؤ کے سما پر نکھیں اللہ نے حضرتؐ  
کب وصف و ثنا آپ کی حافظ سے ادھو

آتی ہے محمدؐ کی سواری شب معراج  
ہاں خلد میں ہوز و دتیار شب معراج  
رہوے نہ کوئی صابو عاری شب معراج  
ہر گل پر رہتے تازہ بہاری شب معراج  
احمر کی اگر رکھتے ہو یاری شب معراج  
کرتے تھے ملک جان نثاری شب معراج  
کیا خوب یہ قسمت ہے ہماری شب معراج  
روشن ہوئی سب قدرت باری شب معراج  
شیطان پر بڑی آج ہے خواری شب معراج  
کی خوب ہی توقیر تمھاری شب معراج  
خود حق نے کیا نعت تمھاری شب معراج

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

باب الحی رحمہ

وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ

دنیا سے رکھ تو اب نہ کوئی دم دلا صلح  
سر حمد و نعت سے نہ پھرا اپنا تو کبھی  
کر کام وہ دمام کہ عقبیٰ بخیر ہو  
دنیا و آخرت کی سعادت سمجھ لے  
صلوات بر محمدؐ و آل محمدی  
غفلت میں حرص زر میں نہ کھو اپنی عمر تو  
مغرور مت ہو دولت دنیا پس دلا  
دنیا تو جیسی ویسی گذر جائے گی ولے  
مشغول حمد و نعت میں دل کو رکھو سدا

رکھنا ہے گرتو نعت سے رکھ بار ہا صلح  
لے دل قبول کرے میری بے بہا صلح  
اپنی تو رہتی ہے یہی صبح و مَسَا صلح  
اپنی تو ہیکلی دل سے بدرج و ثنا صلح  
پڑھتے شوق و ذوق یہی ہر سد صلح  
کون ایسی دیگا تجھ کو تبا تو بھلا صلح  
جب روح تن سے نکلی تو دولت کی کیا صلح  
آویں ملک لحد میں تو پھر اونکی کیا صلح  
حافظ کی دوستو یہی بار ہا صلح

## باب النجاء مجہ

کب تھا ایسا حسن یوسف بھی کہوا نوار سُرخ  
حسن وہ سو سرخ تھا تو تھا یہ گویا چار سُرخ  
کہئے اب کسا رخ انور ہے پُر انوار سُرخ  
گندمی رنگ تھا سراپا لیک تھا زرد انوار سُرخ  
ہو گئے رورو کے اپنے دیدہ خوبا سُرخ  
بے سبب بتی نہیں نکھیں میری لے یار سُرخ  
جب تلک خون جگہ سے ہووے نا اشعار سُرخ

گل سے آنحضرت کا برتر تھا گل رخسار سُرخ  
انہیں تھا حسن نبوت انہیں تھا دنیا کا حسن  
یہ خدا کے نور سے تھا اور وہ ان کے نور سے  
اصل کیا زر کی تھی ہر وہ ماہ تھے بلکہ تار  
دیکھئے کب ہو میر و دوست دیدار شاہ  
صبح سے تا شام رہتا ہے خیال مصطفیٰ  
حافظا موتا نہیں مقبول رب تب تک کلام

## روایۃ الدال

امت کو غذا یوں سے چھڑاویں گے محمد  
آل و غم امت میں بہاویں گے محمد  
ہاتھ اپنے ہی کیئے اوٹھاویں گے محمد  
یا امتی کہتے ہوئے آویں گے محمد  
دوزخ کے قریں جس گھڑی آونگے محمد  
سراپنے کو سجدہ میں جھکاویں گے محمد  
فردوس میں ساتھ اپنے لیجاویں گے محمد  
تب تک نہیں فردوس میں جاویں گے محمد  
تب پلہ سنیک کی کو جھکاویں گے محمد

جب حشر کے میدان میں آویں گے محمد  
امت کے تئیں دیکھ کے در حال پریشاں  
فرماویں گے امت کو میری بخشدے یارب  
سب نفسی یکاریں گے بنی آخوف خدا سے  
فرماویں گے امت سے نہ گھراؤ عزیز و  
کرتے ہوئے درگاہ الہی میں مناجات  
کر حق سے شفاعت انہیں دوزخ سے بچا کر  
جب تک کہ نہ امت کو ہم لیونگیے حضرت  
ہو و گیا وہاں پلہ عصیاں جو گرانبار

حافظ غم دوزخ سے نہ کر دل کو پریشاں  
فردوس میں تھکد بھی لیجاویں گے محمد

بو صفِ روئے تاباں محمد  
کہ تھا جبریلؑ دربان محمد  
رہے میں زیر فرمان محمد

لکھ لے دل شعر در شان محمد  
ذرا سوخیو تو تب مصطفیٰ کا  
بتی جتنے کہ گذرے ہیں جہاں میں

کلام حق سراپا لے عزیز و  
بشر تو کیا ملا یک جن و حیواں  
ایا بکبر و عظم عثمان و حیدر  
مہوے جو کام ہیں عیسیٰ سے انہر  
لکھیں ہم وصف کیا طاقت ہماری  
مر و خورشید کی کیا ہے حقیقت  
اگر ہوں لاکھ جاں قرباں کروں میں  
پڑھو اے حاضر و صلوات اسدم  
الہی حشر میں بہر شفاعت

ہوتا نازل ہے در شان محمد  
بسبھی ہیں دل سے قربان محمد  
یہی ہیں چار یا راہ ان محمد  
کے ہیں وہ غلامان محمد  
خدا خود ہے شن خوان محمد  
عجب تھاروئے تابان محمد  
دل و جاں سے ہوں قربان محمد  
یہ تحفہ ہیگا شایان محمد  
ملے حافظ کو دامان محمد

### ارویف الذال

نعتِ نبی میں ہوتی ہے جیسی زباں لذیذ  
میٹھا ہے نام کیا ہے رسول کریم کا  
میٹھا نہیں فقط ہے زبان و قلم میرا  
اے واعظانہ و عظمنا اور کچھ مجھے  
عاشق اوسی کا ہوں ہے خدا جس کا مدح خواں  
ہے مجھ کو چاہ زر کی نہ شاہی کی دوستو  
جو جو کہ مدح خوان رسالتاب ہیں  
شاہی سے کام ہے نہ مجھے سلطنت سے کام  
حافظ نہیں ہے خوش مجھے اب نعت کی سوا

ہوتا کہاں ہے شہد سے ویسا دہاں لذیذ  
ہوتا ہے نام بیٹے اپنا دہاں لذیذ  
اس نام پاک سے ہے تمامی جہاں لذیذ  
لگتا ہے مجھ کو ذکر رسول زباں لذیذ  
اوسکی ہی نعت مجھ کو ہے اے نعت خواں لذیذ  
ہے دل کو حب مدح شہ انس و جاں لذیذ  
ہر دم ہے اُن کا دل ہے مجھے خوش بیاں لذیذ  
مجھ کو تو بس ہے نعت شہ و جہاں لذیذ  
مدح نبی سے ہیں میرے کام و زباں لذیذ

### ارویف الارار

جس دل میں نہیں حب دولاے شہ ابرار  
کونین کا گر پوچھے تو سرور کونین  
واللہ فدائی کا میرا احمد مختار

بیکار ہے بیکار ہے بیکار ہے بیکار  
سردار ہے سردار ہے سردار ہے سردار  
مختار ہے مختار ہے مختار ہے مختار



احمر میں احمر میں جو ہے اک میم کا پردہ  
یہ حرف شفاعت پہ عیث تجھ کو وہابی  
کیوں نعت محمد سے تمھیں مرتد و اتنا  
محبوب خدا دولت اسلام کی لاریب  
لے اہل سنن بچ رہو ہاں دیکھو لہابی  
ہر مشرک و مرتد کے لئے وعظ یہ میرا  
مداح محمد ہوں صلہ میں میری فروں  
سوجان سے شہا آپ یہ یہ حافظ کتر

اسرار ہے اسرار ہے اسرار ہے اسرار  
تکرار ہے تکرار ہے تکرار ہے تکرار  
انکار ہے انکار ہے انکار ہے انکار  
معیار ہے معیار ہے معیار ہے معیار  
مکار ہے مکار ہے مکار ہے مکار  
تلوار ہے تلوار ہے تلوار ہے تلوار  
ہموار ہے ہموار ہے ہموار ہے ہموار  
بلہار ہے بلہار ہے بلہار ہے بلہار

اللہ اللہ هو اللہ اللہ

صلى الله عليه وسلم

### قصیدہ

بولے اک روز جبریل آ کر یا نبی ہر گشتاق داو  
عش سے فرش تک ہر محی دھوم آج آتا ہے محبوبم  
ہر طبق نور سے ہر گیار نور عرش بھی ہے تجلی سے نمود  
ای حلیمہ کی آنکھوں کے تارے منظر سب میں بیٹھے تمھارے  
ہر ملک کر کے آنکھیں کشادہ دیکھنے بیٹھے کر کے ارادہ  
اہل فردوس میں یہ یہ گفتار آج آتا ہے مجھے غفا  
آج جنت میں حوریں تمامی سب میں ستادہ ہر سلامی  
خواب جلد موجا و بیدار آیکا آج رب سے طلب گار  
اہیں موسیٰ کلیم اور عیسیٰ کہیں نور و خلیل اور یحییٰ  
خضر بھی فرش ہزار ستہ کر رہ راہ بیٹھے ہیں آکر  
چرخ کے سب ملائک تمامی حور و غلمان بے سلامی  
منشتری اور زہرہ یہ ہر بار کرتی ملکہ باہم میں گفتار  
حافظ بے ناکو تمھارا نام اقدس رسول سے پیارا

تکلو بلوایا ہے لامکاں پر چلے چلے رسول پیمر  
منظر سب کھڑے ہیں سار چلے چلے رسول پیمر  
بزم افلاک سے منور چلے چلے رسول پیمر  
ہر گشتاق خلاق اکبر چلے چلے رسول پیمر  
جلد و کھلا دورے منور چلے چلے رسول پیمر  
ہے محی دھوم ہر آسماں پر چلے چلے رسول پیمر  
دیکھ لو کر کے الطاف سرور چلے چلے رسول پیمر  
مجھ کو بھیجے خلاق اکبر چلے چلے رسول پیمر  
دست بستہ کھڑے ہیں سار چلے چلے رسول پیمر  
ماہ و خورجی کھڑے ہیں جھکا کر چلے چلے رسول پیمر  
صف اصف ہیں کھڑے شکر چلے چلے رسول پیمر  
آج آتا ہے سرور امیر چلے چلے رسول پیمر  
اُس رکھتا ہے یہ دل سے اُس چلے چلے رسول پیمر

## قصیدہ در مصرع اول و ثانی صنعت مقلوب

دشمن جاں بشیک ہو وہ اپنا دیکھ جہاں تو مار کومار  
اور کلام رب کو نبائے شوق سے اپنے گلے کا ہار  
کوئی تو ہے اللہ کا دشمن کوئی تو ہے اللہ کا پیار  
کام نہ آئے کوئی وہاں مانباں پر اور خوش و غبار  
دیکھ بیدان محشر تو ہو کے پھر گیا حال زار  
تجھ کو یہ زبور و زکاک کوئی ساتھ نہ دیو گیا اک

رام نہ ہو ایدل تو بتوں کا مان یہ کہنا میرا بار  
راہ شریعت پر مدہ قائم چھوڑے شرک باہت کو  
لے لے ہے اپنی اپنی کے منظور ہے نور اور کس کو نار  
خوب مزہ او عیش جہاں یہاں کر لومیاں جو چاہو تم  
رازیہ ہے کچھ اور ہی اسکو خوب سمجھ لے غافل تو  
رات اور دن ہر آن سداے حافظ کر تو یلہ و حق

خاموش نہ ہو میرے افی تم بھیجو در و دیں احمد پر  
بے فکر نہ اب تو بھی دلا کرنا ہے جہاں سے تجھ کو سفر  
جیل بزم نبی میں شامل ہو عترتے لئے یہ ہی بہتر  
کس واسطے آیا دنیا میں عقبی کے لئے کچھ پیدا کر  
دنیائے دنی مراد ہے یہ مت بھیجے تو اس پر تکیہ کر  
غفلت میں تو کیا سویا ہا ہشیار اسے بولے بیدار  
غفلت میں عمر کھیا ساری لے موت کھڑی ہے آسریہ  
کچھ توشہ ساتھ نہیں تیرے منزل میں ہو گا حال تیر  
حافظ کی نصیحت سن کر تم باز آؤ گناہوں سے اکثر

صلوات پڑھو آنحضرت پر  
اب صل علی ہر شام و سحر  
اللہ سے ڈر اللہ سے ڈر  
کرنا ہے تجھے اک روز سفر  
لے میرے برادر توبہ کر  
لے غافل سن و گوش ادھر  
بہتر ہے یہیں تدبیر تو کر  
اب کیسی بنے گی تیرے سر  
لے بارگناہوں کا یہ میرے

## قصیدہ در صنعت جیس مکر رمعہ حرفین

اور نہ دکھلا دل معوم گرا نبار کو بار  
بہر حسین و علی کہ نہ دل زار کو زار  
نام حسین پہ ڈالوں دُرِ شہوار کو وار  
بچھینیں روز جزا صاحب زمار کو نار  
وہی عاقل ہے بناتا ہے جو اغیار کو یار  
چاہیے دوستوں دشمن جاں مار کو مار

رہنا کر نہ میرے اس دل غمخوار کو خوار  
رحم فرما میرے آقا میرے مولا مجھ پر  
روزِ خیر ہے یہی دل سے میرے ہر آن امید  
روضہ خلد لے اونکو جو میں حامی دیں  
راحت جان نہیں جسکو ہے منظور اپنی  
روبر و دیکھ کے دشمن کو نہ چھوڑو زندہ

رکھ نہ غم دل پہ کسی دشمن جاں کا حافظ  
کیا لگا دیکھا کوئی اب تیرے اشعار کو عالم

مگر یہی تجھے حافظ ہے روزِ شب منظور  
نہ کارِ خیر سے دل اپنا کر کبھی رنجور  
گناہوں کو تیرے خالق کر گیا سب مغفور  
درو و نعت کے پڑھے کا بار بار دستور  
جو نعتِ سید کو نین سے بے سرور  
غلامِ حضرت خیر الوارہو نہیں مشہور

لکھے تو صیفِ پمیر کہاں تجھے مقدور  
تمام عمر لکھا کر حیات ہے جب تک  
رسولِ پاک کی وصف و ثنا سے روزِ خیر  
ہر ایک مردِ سماں کو چاہیے رکھے  
مکانِ خلد بریں دیو گیا اوسے خالق  
نہیں ہے مجھ کو غمِ حشر و دستورِ پاک

طفیل نعتِ محمدؐ ضرور ہے حافظ  
کے گاجل و علارج و غم ترسے دیے

غم سے میرا ہو گیا دل تار تار  
ہجر میں کب تک رہوں نہیں زار زار  
ہوتے ہیں جیسے جنوں کی وار وار  
تم سوا کوئی نہیں ہے یار یار  
ہے بھری مجھ میں نہایت عار عار  
عرض یہ کرتا ہوں میں ہر بار بار  
بحرِ غم سے کر دو مجھ کو پار پار  
آپکا تو میں ہوں عاشق زار زار  
ہے تن کوئی کا مجھ کو کار کار

کب تک ایسا پھروں میں دار دار  
اب قریب اپنے بلا لیجئے مجھے  
عشقِ دل کو میرے اب ایسا ہوا  
عرض میں کس سے کروں جاؤں کہاں  
وائے غم بے حد کیا ہوں میں گناہ  
اپنے کوچہ میں بلا لیجئے مجھے  
تنگ مجھ کو کر دیا ہے عشق نے  
تم سوا کوئی وسیلہ ہے نہیں  
حافظ کمتر ہوں و اصف آپ کا

قصید غیر منقوطہ

دلا ہر دم و سر دہم را سر محمدؐ محمدؐ کب کر سر در اور در رکھ دو کو دم  
الم ملکوں طرح ہو گا دلا کہہ مدد کو ہو کر رحم عالم مارور در دیکھ عمار اگر و در دم  
رسولِ اکرمؐ ہو گا ہدایا کا کرو حال معلوم رحم و کرم کر ہو در دالم گو کا دوسرا مدد ہو دو اور کر ہر سرور

عطا احمد ملک و اردم ہو ۥ کرو مد عادل کا صلہ مار اور ۥ امام رسل سرور دوسر کا ۥ سد العلل ملح رہ ہو گا اہل

|  |   |
|--|---|
| <p>سید کو نین کے مرقد پہ جانا ہے ضرور<br/>دل غم دوری میں جو جلتا ہوا پناہ روز شب<br/>کیا سب سے کیوں خفا میں کچھ نہیں ملتی خبر<br/>دیکھیے قیمت دکھاتی ہے مدنیہ یا نہیں<br/>یا نبی بیک بر تو لاکھ صلوات و سلام<br/>یا الہی مجھ کو پہنچا دے مدنیہ پاک میں<br/>یا الہی مجھ کو دکھا دے مزار مصطفیٰ<br/>یا الہی فضل سے پہنچا دے تو اپنے مجھے<br/>ای رقیب جان ہٹ تو روکتا ہے کس نے<br/>نار دوزخ کا نہایت مجھ کو غم ہے دوستو</p> | <p>حال اپنا فخر عالم کو سنا نا ہے ضرور<br/>آج داغ ہجر وہ چیل کرتا نا ہے ضرور<br/>احمد رسل کو چلکرا ب سنا نا ہے ضرور<br/>بخت خوابیدہ کو اپنے آنا نا ہے ضرور<br/>غل یہی روضہ پہ چلکرا ب مچا نا ہے ضرور<br/>پڑھ کے آنا شعر حضرت کو سنا نا ہے ضرور<br/>یہہ قصیدہ چلکے روضہ پر سنا نا ہے ضرور<br/>عرض آنحضرت کو رو کر سنا نا ہے ضرور<br/>شافع ہر دوسرا تک مجھ کو جانا ہے ضرور<br/>کیکے آنحضرت کو عصیاں بخشا نا ہے ضرور</p> |
|--|---|

راہ کس کی دیکھتے ہو کہنے اب کیا دیر ہے  
بس جلو حافظ تھیں تو جلد جانا ہے ضرور

|   |  |
|---|--|
| <p>صل کرو مجھ سے آفت کو یا دستگیر<br/>سخت مشکل میں یا غوث ہو نہیں پھینا<br/>جلد فرما کے بنکس یہ لطف و کرم<br/>بار عصیاں سے دل ہیکا گھرا رہا<br/>ہونے پاؤں مجھ نہ رسوا کہیں<br/>صدمہ حشر سے دل کو ہے بے کلی<br/>حشر میں نار دوزخ سے لینا بچا<br/>آپکائیں ہوں خادم رکھو حشر میں</p> | <p>کام فرماؤ رحمت کو یا دستگیر<br/>دور کرو یہہ وقت کو یا دستگیر<br/>دور کرو یہہ ذلت کو یا دستگیر<br/>کرو اب دور دشت کو یا دستگیر<br/>ڈر رہا ہوں یہہ نخلت کو یا دستگیر<br/>کیا کروں گے راحت کو یا دستگیر<br/>تاناہ و بھول میں رحمت کو یا دستگیر<br/>بہر حق میری حرمت کو یا دستگیر</p> |
|---|--|

میں ہوں حافظ غلام آپکا کیا ہے غم  
آپ ہو میری ہمت کو یا دستگیر

|   |  |
|---|--|
| <p>دو خبر میری خدا را یا محی الدین پیر<br/>         ہو رہا ہوں غرق میں در بحر عصیان المدد<br/>         چھوڑ کر جاؤں کہاں میں آپکو ای پیر من<br/>         کئے در جاؤں پکاروں کسکو ای فریاد رس<br/>         آتش و دوزخ جلا دیگی مجھے کیا تاب ہے<br/>         کون ہے جز آپ کے حاجت روا میرا بھلا<br/>         قبر میں پریش کرینگے جب فرشتے آنکر<br/>         پا راس کا ہو گیا بے رجا بکرم ذوالجلال<br/>         دستگیری آؤ حافظ کی کرو بہر نئی</p> | <p>پھر رہا ہوں بے سہارا یا محی الدین پیر<br/>         ماتھا اب پکڑو ہمارا یا محی الدین پیر<br/>         ہے کہاں تم سا سہارا یا محی الدین پیر<br/>         کون ہے تم میں ہمارا یا محی الدین پیر<br/>         نام دیا ہوں تمھارا یا محی الدین پیر<br/>         در مجھے اپنا سہارا یا محی الدین پیر<br/>         نام کہہ دوں گا تمھارا یا محی الدین پیر<br/>         آپ کو جس نے بکارا یا محی الدین پیر<br/>         مدد خواں ہے یہ تمھارا یا محی الدین پیر</p> |
|---|--|

### روایف الزاء

|  |  |
|--|--|
| <p>نعت سے اپنا ہے مقرر دل جان شب روز<br/>         صبح سے شام تلک شام سے لیکر تا صبح<br/>         روضہ پاک دکھا دوشنبہ والا اپنا<br/>         خوش بجز نعت کے کچھ مجھ کو نہیں تا ہے<br/>         واہ لے بخت کیا ایسا بنی حق نے عطا<br/>         باغ جنت کی اگر رکھتے ہو دل سے امید<br/>         حق سے ہر وقت ڈرو اور کرو توبہ تم<br/>         حمد اور نعت میں مصروف ہو دل سے سدا<br/>         حافظا بھاری سفر دور ہے در پیش تجھے</p> | <p>تم بھی مشغول رہو دوستو بہر آن شب روز<br/>         آپکی یاد میں رہتے میں تا خواں شب روز<br/>         آپ کے ہے یہی فریاد و غریبان شب روز<br/>         مرغ دل نعت میں تھا ہی غزل خوان شب روز<br/>         شکر کرتا ہوں میں اس کا بدل جان شب روز<br/>         تو کرو وصف تم ای حضرت ان شب روز<br/>         ہو گناہوں سے سارا اپنے پشیمان شب روز<br/>         مست کرو دل کو کبھی اپنے پریشان شب روز<br/>         کرے عقبی کیلئے اب کوئی سالان شب روز</p> |
|--|--|

### روایف سین

|  |  |
|--|--|
| <p>ای دل نکر نہ رکھی ہوں اللہ بس باقی ہوں<br/>         سب اپنی جا رہے گا کچھ ساتھ نہ لے جاؤں گی<br/>         یہ نہ یوروز راظہری دنیا کی ہی زینت تیری</p> | <p>حب خدا کا فی ہے بس اللہ بس باقی ہوں<br/>         یوں ہی گنا کر پانچ دس اللہ بس باقی ہوں<br/>         سب بیچھے لے لو لہو بس اللہ بس باقی ہوں</p> |
|--|--|

ہمکو سمجھ کر بنو اور بھول کر قول خدا  
غیر از خدا ہرگز دلاکس سے نہ رکھتے دولا  
دو روز کی بے زندگی کرے خدا کی بندگی  
کیوں کھل نفس ذالیقہ بھولا ہوا ہے تو دلا  
دنیا میں جو آیا یہاں مرنا ہے اس کو بھائی چال  
غیر از خدا ہی مینو دولت کی خاطر اک ذرا  
اس وقت تو ہے شاد تر معلوم ہو سب غیر و شر  
دنیا دلا مر رہے دو روز کا سنگار ہے  
عقبی میں گرا پنا بھلا تو چاہتا ہے بر ملا  
حافظ کے باخیر الوراد درد و جہاں بہر خدا

لے اہل زرم پر نہ منس اللہ بس باقی ہوں  
دنیا ہے مثل خار و خس اللہ بس باقی ہوں  
کافی یہی ہے تجھ کو بس اللہ بس باقی ہوں  
خانی تجھے ہونا ہے بس اللہ بس باقی ہوں  
گروہ جسے لاکھوں برس اللہ بس باقی ہوں  
دلیں نہ تو اپنے ترس اللہ بس باقی ہوں  
ٹوٹیکا جب جاں کا قفس اللہ بس باقی ہوں  
مت اسکی کر بالکل ہوں اللہ بس باقی ہوں  
کر ذکر رب ای ہم نفس اللہ بس باقی ہوں  
بس آپ ہو فریاد رس اللہ بس باقی ہوں

کوئی پہنچا ہے خبر احمد خستہ رکے پاس  
شوق ہے و لکڑیوں شانی جبار کے پاس  
قدر میری ہے نہیں صابو زردار کے پاس  
سفت ہے کوئی اگر تاج و حکومت مجھ کو  
لاکھ جاں ہوں تو کروں قصہ بد دل چاہتا ہے  
محمود رحمت عالم سے رکھو تم امت  
کس طرح پہنچو نگاہیں بے زرو بے پریشاں  
اپنے عشاق کو روضہ پہ بلانا دم میں  
مقصود دل بھی حافظ تیرے براؤ نیگے

دل لگا رہتا ہے ہر دم شہ ابرار کے پاس  
یہ نہیں شوق ہے جاؤں کسی زوردار کے پاس  
پاس میرے مگر احمد خستہ رکے پاس  
میں لوں جاؤں اوس دولت مروار کے پاس  
اس سوا کچھ نہیں مجھ عاشق ناچار کے پاس  
بخشنا نہیں مشکل میری سرکار کے پاس  
دل کا ارمان ہے رہوں آپ کے رخسار کے پاس  
کچھ بڑی بات نہیں سید ارار کے پاس  
عرض لکھ لکھ کے سنا قافلہ سالار کے پاس

### روایف شین

دل ہے لے سنگ فراق شاہ عالم پاش پاش  
چین برد لکونہ راحت ہجر میں اوس شاہ کے  
جلد دکھلا دو جلال پاک اپنا یا نبی

دل ہے کیا جان و جگر رہتے ہیں ہر دم پاش پاش  
چاک ہو سینہ جگر رہتا ہے ہر دم پاش پاش  
دل غم دوری سے بالکل ہیگا ادم پاش پاش

لو خبر شد دل ہے شاہ عالم پاش پاش  
ہے اسی امید میں دل اپنا پر غم پاش پاش  
کیا ہے کیا دل ہے کیوں مٹا ہے ہر دم پاش پاش  
مور رہا ہے سر سے تا پا جسم یکدم پاش پاش  
ہو گیا دل اپنا در خوف جہنم پاش پاش  
کیا کیوں دل خوف سے ہے ہر دم پاش پاش

کس سے بولوں کون ہے تم بن میرا فریاد رس  
آرزو ہے آپ ملجاؤ تو جاں صدقہ کروں  
احمد کچھو کچھ کیا ہو گیا ہے عارضہ  
سن لیا ہے جسے دل نے حال محشر یا نبی  
ہے بھروسا آپ ہی ہنگام بچاؤ گے وہاں  
حال محشر جسے دل نے سن لیا ہے حافظا

### در صنعت تو بیخ

یا شاہ ہے بس آپ کے دیدار کی خواہش  
امی فخر بشر ہے یہ دل زار کی خواہش  
مجھ کو ہے سدا سید ابراہار کی خواہش  
عاشق کو نہیں جنت و انہار کی خواہش  
لاریب یہ ہے طالب دیدار کی خواہش  
رحمت سے ہے بس شافی ہمار کی خواہش  
شاہوں کو بھی ہے آپے سردار کی خواہش  
خادم ہوں مجھے ہے میرے سرکار کی خواہش  
عاشق کو سدا آپ کے پیار کی خواہش  
حاصل ہو مدینہ نہیں زرتار کی خواہش  
وہ شاد رہے کب ہو جے یار کی خواہش  
تو شیخ بدو مصرع ہے بس یار کی خواہش

شاہی سے مجھے کام نہ زردار کی خواہش  
خوش مجھ کو کروں ہوں بڑا بیکس و ناچار  
ہوتا ہوں غم ہجر میں درد و الم افسوس  
اب دفن میری لاش ہو طیبہ میں خدایا  
یار ب مجھے خدام مدینہ تو بنا دے  
عاجز ہوں گنہگار ہوں لے صانع و مصنوع  
فرما گئے ہو کس سے رقم آپ کی توصیف  
یہ عرض ہے طیبہ مجھے یار تو دکھا دے  
لو جلد خبر لے شہ عالم میری فی الحال  
لایا ہے غم ہجر نے جان لب پہ ہوں بیکل  
افسوس ہے قسمت نے مدینہ نہ دکھایا  
ظلمات کھد سے مجھے رکھ رہتا محفوظ

### ردیف صادق

خدا بھی اس سے رکھیں گے لصد ولا اخلاص  
رکھیں فرشتے بھی اس سے بارہم اخلاص  
اوتے بیچھو سنو گوش دل سے با اخلاص

رسول پاک سے رکھیں گے جو سدا اخلاص  
خدا خدا نے پیہر کی جو کرے توصیف  
جہاں ہو مجلس میلاد شوق سے آؤ



|   |   |
|---|---|
| سنو شفیع دو عالم کا نام جس دم تم<br>فرشتے آتے ہیں اور سن کے نعت احمد کو<br>جو دل سے رکھتے ہو امیدِ خلدِ نذاو<br>بلا خلاف وہ جنت کے ہو گیا قابل<br>رکھ گیا جو کوئی اخلاص نحرِ عالم سے<br>نہ چھوڑ تو کبھی اخلاص مصطفیٰ حافظ | پڑھو درود بہ آوازِ جوش با اخلاص<br>تمام کہتے ہیں صل علی ہے کیا اخلاص<br>تو رکھو نعت سے تم دمِ دم لباً اخلاص<br>رسولِ حق سے جسے ہو گیا ذرا اخلاص<br>بروزِ حشر او سے بختِ انیکا اخلاص<br>یہی ہمیشہ تیرے کام آئیگا اخلاص |
|---|---|

### رولیف ضاد

|   |  |
|---|--|
| ہے کس کو زب سے اور کسے زردار سے غرض<br>پروا نہیں ہے کچھ بھی زربیم کی مجھے<br>ہے کیا سے کام نہ اکیر سے مجھے<br>یا وب ملاوے احمد مختار سے مجھے<br>کر یا کہ خدمت احمد مجھے عطا<br>جنت کی آرزو ہے نہ دولت کی ہے ہوس<br>پہنچا دے مجھ کو کوئے مدینہ میں یا آلہ<br>لولاک جکی شاغیں تو نے کیا نزول<br>ہر صبح و شام ہر دم و ہر لحظہ یا بنی | مجھ کو فقط ہے احمد مختار سے غرض<br>بس مجھ کو خاص ہے شبہ ابرار سے غرض<br>ہے مجھ کو روز و شب بھی مکار سے غرض<br>ہر دم ہے مجھ کو شافی بیمار سے غرض<br>مجھ کو ہے بس اوی میرے سرکار سے غرض<br>گر ہے تو ہے مدینہ اطہار سے غرض<br>ہے مجھ کو باغِ خلد نہ انہار سے غرض<br>ہے بس مجھے اسی مہ انوار سے غرض<br>حافظ کو اپنی کے ہے دیدار سے غرض |
|---|--|

|  |  |
|--|--|
| ہمیں بھی آپ کے در سے ہی سب ملا ہے فیض<br>تمہارا فیض زمین و زماں میں ہے مشہور<br>خدا نے جتنے کئے جزو کل بشر پیدا<br>ہوئے ہیں جتنے نبی کل جہان میں پیدا<br>ہوا وہ دولت دنیا و دیں سے مالا مال<br>رسولِ سرور ہر دوسرا خدا کی قسم<br>فقط بشر کو نہیں آپ کا ہے فیض حصول | ہمارے حال پہ کیا آپ کا ہوا ہے فیض<br>حضور آپ کا کیا خوب ہے یہاں ہے فیض<br>وہ کون ہے کہ نہیں اس کو آپکا ہے فیض<br>حصول آپکا ہر ایک کو ہوا ہے فیض<br>ذرا سا آپ کا حضرت جسے ملا ہے فیض<br>جو آپ کا ہے غرض وہ تو سب کا ہے فیض<br>تمام جن و ملائک کو آپ کا ہے فیض |
|--|--|

رسول پاکؐ جسے آپ کا ملا ہے فیض  
زباں کو تب سے کہوں کیا عجب ملا ہے فیض

خدا ہی جانے ہے کیا اُس لبشر کا موثر تب  
کیا ہے نعت کا حافظ نے جب سے شاہ شوق

### ردیف الطاء

کس طرح ہو مدحت شاہ و گدا سے دکنور لبط  
بڑھ رہا ہے مدح کو مصطفیٰ سے دکنور لبط  
اے خدا ہونے نیاوے اس بلا سے دکنور لبط  
مر جا پیدا ہوا اس کی ثنا سے دکنور لبط  
کیوں نہ ہو پھر روضہ خیر الہ سے دکنور لبط  
ہے نہایت اس نوبیا جانقر سے دکنور لبط  
کس قدر ہے مدحت شاہ ہدا سے دکنور لبط

ہو رہا ہے نعت محبوب خدا سے دکنور لبط  
پاؤں کا بعد فنا میں قصر جنت میں ضرور  
دور ہی رکھنا محبت سے تو دنیا کی مجھے  
وصف ہے قرآن میں تحریر جس کا جا بجا  
دیتا رہے وہاں مدفن رسول اللہ کا  
لا پیام مصطفیٰ بادِ سحر محکوم ثنا  
ہر گھڑی رہتا ہے حافظ مائل نعت بنی

حرفین

### ردیف الطاء

در صنعت

ظلمتِ قبر مت دکھا حافظ  
ظلم اور قہر کرنے یا غفار  
ظلم سے ظالموں کے رکھ محفوظ  
ظلمتِ یوتیری ہیں منظور  
ظلمتِ قبر مت دکھا حافظ  
ظلم اور قہر کرنے یا غفار  
ظلم سے ظالموں کے رکھ محفوظ  
ظلمتِ یوتیری ہیں منظور

ظلمتِ قبر مت دکھا حافظ  
ظلم اور قہر کرنے یا غفار  
ظلم سے ظالموں کے رکھ محفوظ  
ظلمتِ یوتیری ہیں منظور  
ظلمتِ قبر مت دکھا حافظ  
ظلم اور قہر کرنے یا غفار  
ظلم سے ظالموں کے رکھ محفوظ  
ظلمتِ یوتیری ہیں منظور

ظلمتِ قبر مت دکھا حافظ  
ظلم اور قہر کرنے یا غفار  
ظلم سے ظالموں کے رکھ محفوظ  
ظلمتِ یوتیری ہیں منظور

### ردیف العین

حق نے دیا مہر و بہت شفیع  
بس ہے یہی افضل و برتر شفیع  
خوب دیا خالق اکبر شفیع  
جبکہ ملا شافع محشر شفیع  
جبکہ ہمارا ہے پیغمبر شفیع  
جس کا ہوا صاحب افسر شفیع

دوستو! اپنا پیغمبر شفیع  
ہم کو ہمارا ہے پیغمبر شفیع  
شکر خدا دل سے کرو دوستو  
یار گنہوں سے ہمیں خوف کیا  
کون ہمیں خلد میں روکے گا اب  
نار جہنم سے وہ بے غم رہا

ہم ہیں لہ جاں سے غلام بنی  
سب کے وہی خاص میں مشکل کشا  
اونسانہ ہے اور نہ کوئی ہو ونگیا  
تشنگی حشر سے کیا خوف ہے  
آپ کا حافظ ہوں مجھے کیا ہے غم

وہ ہیں ہمارے لئے بہتر شفیع  
کوئی نہیں اونکی برابر شفیع  
یہہ ہیں دو عالم کے مقرر شفیع  
دوستو ہے ساقی کوثر شفیع  
آپ کے خاص بوسر و شفیع

### ردیف العین

واصفو وصف بنی میں ہے سدا دل باغ باغ  
باغ وصف احمدی کا میں ہوں بلیں دوستو  
رحمت عالم شاہوں جب سے میں پیدا ہوئے  
اب نہ رکھو خوف محشر مجرمو بالکل ذرا  
اب پڑھو صل علی بر مصطفیٰ دوستو  
میں غرق جرم مترا یا نہیں جائے خوشی  
شکر ہے مجھ کو بنایا حق نے مداح بنی  
دولت دنیا و عقبیٰ مل گئی گویا مجھے  
ہو گئی حافظ سعادت او کو عقبیٰ کی حصول

ہے یقین تا حشر رہوے گا بسا دل باغ باغ  
اسلئے رہتا ہے لے صل علی دل باغ باغ  
کیا کہوں کچھ اس طرح منکر ہو دل باغ باغ  
شافع روز جزا آیا کیا دل باغ باغ  
اس مبارک نام سے ہے بار ہا دل باغ باغ  
پر شفاعت سے ہے حضرت کی سدا دل باغ باغ  
ہے اسی باعث سے بس صبح و سدا دل باغ باغ  
ذکر آنحضرت سے اپنا ہو گیا دل باغ باغ  
حب احمد سے سدا جس نے رکھا دل باغ باغ

### در صنعت

### ردیف الفاء

### حرفین

فراق زر کا نہ رکھ دل میں بار بار فراق  
فضائل شبہ کو نہیں کر رقم ہر دم  
فجر کوشب کو کوئی دم میں کو بج کر لہے  
فہیم تو ہے اگر تو یہہ و غظتیر سن  
فصاحت اور بلاغت سے رکھ نہ بالکل کام  
فنا جہان سے اک روز سب کو مونا ہے  
فقیر مخزنہ کر دیکھ دولت و جاگیر

بنی پاک کے تو صبح و شام کرو صاف  
کر لگا تجھ پہ بروز جزا خدا انصاف  
دلایہ اپنا کوئی دم ہے دم یہاں صاف  
بنی کی وصف کیا کر نہ مار ہر دم لاف  
ہمیشہ نعمت بنی لکھ لثوق دل دل صاف  
بقا وہی ہے جو ہے اپنا صاحب انصاف  
نہ کام کچھ ترے آوے جواب یہ صاف

درو و صدق سے پڑھ حرف کو ادا کرنا  
وہی ہیں باعث کو نین جانے زلفان  
کرو زلفان و حد لکھو اپنے تم شفاف  
اوی کو جانے حافظ ہیں ہم بسا اشراف

فضائے بارغ جہاں ہے اگر تجھے منظور  
فرغ دین نبی سے پر جہاں سارا  
فساد و مہیو کیوں یہ حیا رکھے ہو تم  
فجر و فتن سے رہتے ہیں دور جو ہر دم

حرین

رویف لقا

در نصرت

فاخر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق  
غافر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق  
ناظر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق  
ظاہر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق  
حاضر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق  
تادر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق  
ظاہر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق  
دافر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق  
ناصر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق

قادر ہے وہی جو کہ ہے قادر علی الاطلاق  
قیوم ہے ذات او کی فنا کو نہیں ہے  
قاضی ہے وہی حافظ و ناصر بھی وہی ہے  
قائم ہے قیمت ہے کیا سب کی اوی نے  
قادر ہے تو انا ہے ہر اک شے یہ وہی بس  
قدوس ہے مخصوص اوسے جانے لاریب  
قرآن معظم ہے زباں خاص اوی کی  
قائم ہے نہیں اسکے سوا کس کو بقا ہے  
قہار ہے غفار ہے حافظ بھی وہی ہے

رویف الکاف

جواب

عَلَيْكَ الصَّلَاةُ بِبَعِي السَّلَامُ

صَلَاةٌ سَلَامٌ صَلَاةٌ سَلَامٌ

قصیدہ

شفیق غریباں امام اُم  
توئی عاصیا شفیق و شفیع  
بہر دو جہاں بادشاہی ترا  
ترا فخر در پردہ عالم شد  
عزیز و عظیم و عجیب غریب  
رسول خدا یا سلام علیک

خلیل خدا یا سلام علیک  
شہ اتقیا یا سلام علیک  
مجیب لدعا یا سلام علیک  
شہ ذوالعطا یا سلام علیک  
جیب خدا یا سلام علیک

شفیع الورا یا سلام علیک  
کریم و کل مکرم صفات  
توئی رحمت عالمین بقیں  
معلی مقدس رحیم و کریم  
مہ اوج کیا شہ این آل

|   |  |  |   |
|---|--|--|---|
| سہار ریاض زمین زماں<br>فضیلت تراہر دو عالم شدہ  | توئی بی بہا یا سلام علیک<br>تو حاجت روا یا سلام علیک   | رسول مکرم صیب خدا<br>غیاث المظلومین الام | جی الورا یا سلام علیک<br>توئی مدعا یا سلام علیک |
| در صنعت   | نگاہ کرم کن بر حافظ نحیف   | کریم النہا یا سلام علیک                  | حرفین   |
| کیا ہی خلفا و پیغمبر تھے دلا چاروں نیک<br>کام تھے کرتے نہ یہ چاروں پیغمبر کے خلاف<br>کرم و لطف ہے مشہور جہاں میں اون کا<br>کبر و غضب و ضلالت سے مدلتھے دل صاف<br>کوئی دم رہتے تھے خاموش نہ از ذکر خدا<br>کس میں جرات ہے جو توصیف لکھے چارونکی<br>کیا ہی تھانا مبارک بھی ابو بکرؓ و عمرؓ<br>کاذب و کذب سے رہتے تھے سراپاک اور ضنا<br>کاشف ریز خدا واقع اسرار نہاں<br>کلمہ دین سے لاکھوں کو مشرف فرمائے<br>کب ہو حافظ سے رقم محبت یا ران نبیؐ   | کیوں ہوں نیک قدم فضل خدا چاروں نیک<br>واہ کیا خوب تھے یہہ کان سخا چاروں نیک<br>راحت خلق تھے لاریب بسا چاروں نیک<br>ایسے ہی دوستو تھے وہ بخدا چاروں نیک<br>تھے عجب دوستو محبوب خدا چاروں نیک<br>تھے یقین فیض اتم نیک بسا چاروں نیک<br>اور عثمانؓ و عتی شیر خدا چاروں نیک<br>بلکہ بے شبہ تھے با صدق و عطا چاروں نیک<br>تھے وہ لاریب بنواہل صفا چاروں نیک<br>حامی دین تھے لئے صل علی چاروں نیک<br>کیا ہی بے مثل تھے لاریب دلا چاروں نیک |  |   |
| <p>عمر جب ہو لہر تیری بے شبہ و شک آویگا قبض کرنے فلک سے ملک<br/>کھینچ کر روح تن سے تیری یک بیک جاویگاے رہیں گے بھی سر نیک<br/>تجھ سے بن آویگا اس گھڑی کچھ نہیں ہوش تیرا نہ تجھ میں رہے گا یقین<br/>بلکہ جو خاص ہوں گے ترے شفقت وہ بھی بیعتیں گے تجھ سے پرے کو سرک<br/>بعد مرنے کے غل تجھ کو سبھی اور ملفوف کر مل کے سارے انخی ہو<br/>دفن جنگل میں جا کر کریں اس گھڑی مہر کر پیچھے آویں گے پانی چھڑک<br/>تجھ کو جنگل میں ڈالیں اکیلا وہاں کوئی سامتی نہ ہو گا نہ واں مہربان<br/>اور بھوس بھی ایسا زن و مرد ہاں نا پڑھیں نام پر تیرے فاتحہ تک<br/>باپ ماں بھائی بیٹا ہو اور یا کہ زن جبکہ کر آویں سب ملے تجھ کو دفن</p> |  |  |   |

تیرا سامن سب بانٹ لیں تارن نارکھیں کوئی شے بلکہ گھر دار تک  
 بخشوانا قرآن یا غریبوں کے تئیں کچھ کھلانا ویا دینا وہ تو نہیں  
 جھگڑیں آپس اور حصہ بامیں و میں جیسی تھی باپ دادا کی اونکی ملک  
 کوئی سکین جو مانگے براہ خدا تو بڑے ہوویں اوس بنوایہ خفا  
 بلکہ غصے میں آکر کہیں جارے جا اوس بیچارے کو دیویں غضب سے جھڑک  
 اسلئے تجھ سے کہتا ہوں لے بھائیجاں راہ حق میں بمقدور وے لے یہاں  
 اوں کیکا ساتھ تیرے یہی کام واں یاد رکھ بات میری نہ لا دیں شک  
 جو کہنا تھا حافظ نے وہ کہہ دیا چاہے مانو نہ مانو تمھاری رضا  
 پاؤ گے آپ اپنے کئے کی سزا تم کو سمجھاؤں آخر کہو کب تلک

### ردیف اللام

وصف میں قرآن تمھارے ہو گیا سارا یا رسول  
 سبے افضل ہو تمھاری شان والا یا رسول  
 اب کوئی تم سا بنی ہے اور نہ ہو گا یا رسول  
 مہ تو کیا خورشید بھی جاتا تھا شریا یا رسول  
 ماہ کو دو کر کے پھر اک جا ملایا یا رسول  
 حضرت جابر کے بیٹوں کو جلایا یا رسول  
 سر پہ بادل بارہا کرتا تھا سایا یا رسول  
 واہ و اکبا خوب تھا خوشتر بیتنا یا رسول  
 تین دن رہتی تھی پر خوشبو سے وہ جا یا رسول  
 تھا اسی کی واسطے اوس کا نہ سایا یا رسول  
 اپنے جو حق سے چاہا وہ ہے پایا یا رسول  
 ہکو بے شک آپ کا ہی ہے سہارا یا رسول  
 دشمنوں نے آپ کو کیا کیا ستایا یا رسول

کس کا منہ ہو جو ثنا خوان ہو تمھارا یا رسول  
 انبیا جتنے ہوئے پیدا بجا میں ہاں مگر  
 آپ کو ختم النبی اس واسطے حق نے کہا  
 ایسا کچھ تھا یرضیا روئے مبارک آپ کا  
 معجزہ مشہور ہے کونین میں یہہ آپ کا  
 مر گئے تھے دونوں بالکل پر دعائے آپ کی  
 جسم والا پر کبھی مکتی نہ بھیجی آپ کے  
 عطر و عنبر میں کہاں ایسی تھی خوشبو جانفرا  
 ہوتے تھے تشریف فرما آپ ہیں جس راہ سے  
 آپ کا تھا جسم والا سر سے تاپا نور کا  
 کوئی ہم چیز بتلا دیں نہیں کچھ ایک دو  
 ہے بھر دسا ہکو دوزخ سے بچیں لوگے بچا  
 بد دعائم نے نہ کی اونکے لئے سوئے خدا

نار و دوزخ سرد ہوگی اُس بشر پر بالیقین  
سرخ رو رکھ دو عالم میں اُسے یا شاہ دیں

آپ کو جس نے محبت سے پکارا یا رسول  
حافظ کتر ثنا خواں ہے تمھارا یا رسول

کو نسا دن ہوگا وہ یا ذوالجلال  
روضہ اقدس پہ کروں جاں فدا  
تجھ پہ خداوند نہاں کچھ نہیں  
روضہ اقدس مجھے دکھلا خدا  
ہند سے طیبہ میں خدا یا مجھے  
زاہد و جنت ہو مبارک تمھیں  
پہنچوں اگر فضل خدا سے وہاں  
سر نہ پھراؤں وہیں مرجاؤں میں  
بہر خدا ای شہ ہر دوسرا  
سب پہ نظر لطف کی رکھتے ہو تم  
کس سے کہوں آہ کدھر جاؤں میں  
آپ سوا کہئے تو لے شاہ دیں  
آپ کا مداح ہوں میں یا نبی  
مجھ پہ نکیروں کا نہ ہو زور و شور  
عرض یہ حافظ کی ہے یارب کہ روح

دیکھوں ان آنکھوں سے بنی کا جمال  
دل کو یہی ہسیگی تمت اکمال  
تجھ پہ ہے اظہار سبھی دل کا حال  
تجھ سے یہی صبح و مساء مقال  
جلدی سے پہنچا دے یہی ہر سوال  
رب کرے طیبہ مجھے فرخندہ فال  
عرض کروں اپنی جو ہے دل کا حال  
قبضہ دنیا سے کروں انفصال  
اپنا دکھا دیجئے مجھ کو جمال  
مجھ سے بھلا کس لئے ہو پر ملال  
کون ہے جو عرض کروں اس سے حال  
کس سے کروں جا کے عیان لکھال  
صدۃ محشر سے ہے رکھنا سنبھال  
قبر میں اکر نہ کریں قیل و قال  
کلمہ کے ہو ساتھ میرا انتقال

جاؤ لا رحمت لتاں سے لے آچا درگل  
شوق سے صدق سے سوجاں سے دروید پڑتے  
زود تر گوندھکے اسی عاشق احمد بہ ولا  
بہر محبوب خدا سرور والاحسبی  
باغ جنت سے بہ تو قیر ہر اک گل لیکر  
روضہ پاک پہ حضرت کے چڑھانا ہے ولا

گوندھکر گوہر ایماں سے لے آچا درگل  
خاطر پاک بصداشان سے لے آچا درگل  
دُرویا قوت و مرجان سے لے آچا درگل  
زود تر خانہ رضاں سے لے آچا درگل  
ہاں دلا شوق سے سوجانے لے آچا درگل  
عرض کر حضرت سجاں سے لے آچا درگل



عین ایمان اسے جان کے ایدل بخوشی  
سرور کون و مکان احمدِ مرسل کے لئے  
تو بھی اب روضہِ جنت کی طرف چل کر کے

شان سے عزت اور ارمان سے لے آ جاؤ گل  
مخزنِ رحمتِ غفران سے لے آ جاؤ رگل  
حافظِ الامیان سے لے آ جاؤ رگل

### رویف المیم

صدر نشینِ اسلام عرشِ نشینِ السلام  
فخرِ مرسل ہے لقب آپکا محبوبِ رب  
تم ہو امامِ اہلِ بدی اے شہِ ہر دوسرا  
شافعِ عصیاں ہو تم رحمِ غریباں ہو تم  
ختمِ رسالت ہو تم کانِ ولایت ہو تم  
آپکا دونوں جہاں آپکا کون و مکان  
تم ہو رسولِ خدا ہو نہ خدا سے جدا  
خسر کی آفات سے بلکہ ہر اک گھات سے  
آپ بجز یا نبیؐ کون خبرے میری  
سند سے صبح و سدا دل تو ہے گہوار ہا  
حافظِ بیکسِ غریب آپکا ہے یا حبیب

فخرِ متینِ اسلام وارثِ دینِ السلام  
آپ ہو والاحبِ رحمِ مبینِ السلام  
تم یہ سبھی میں فدا ای شہِ دینِ السلام  
سب کے ہر باں ہو تم خاصِ یقینِ السلام  
ماہِ ہدایت ہو تم زینِ زینِ السلام  
آپ ہو شاہِ زماں ماہِ مبینِ السلام  
شافعِ روزِ جزا سرورِ دینِ السلام  
قبر کے خترات سے دل ہے حزینِ السلام  
تم سا کہاں ہے وصیِ راجمِ دینِ السلام  
جلد مجھے لو بللا اپنے قرینِ السلام  
اوسکو بللا تو قریبِ سوئے کیسِ السلام

ہر اک سالِ روضہ پہ جایا کریں ہم  
اکہی یہی ہے تمنا ہمار ی  
کبھی چشمِ دہلیزا قدس پہ خوش ہو  
تمنا ہے دل میں وہاں بیٹھ کر کے  
عطا کوئے طیبہ میں ہو جائے تھوڑی  
خبر لو خبر یا محمدؐ خبر لو  
کہاں تک جدائی میں شاہِ تمھاری  
غلاموں میں ہم آپ کے ہیں گنائے

مزارِ نبیؐ دیکھ آیا کریں ہم  
مدد تجھ سے بس اتنی پایا کریں ہم  
بلیں اپنی اور بلکہ صدقا کریں ہم  
مدینہ منور کو دیکھ کر کریں ہم  
یہاں کب تک غم میں دیا کریں ہم  
اسی طرح کب تک پکارا کریں ہم  
جلے دل کو اپنے جلایا کریں ہم  
کہو کس کے پھر اب گنایا کریں ہم

|  |   |
|--|---|
| <p>تھکے ہی خادم کہا یا کریں ہم<br/>کہاں چھوڑ پھر تم کو جا یا کریں ہم<br/>یہاں رہ کے اب ہند میں کیا کریں ہم<br/>سدا عرض لکھ لکھ سنایا کریں ہم<br/>یہی دل میں آتا ہے شہر اکریں ہم</p>  | <p>یہی آرزو ہے شہ دیں ہماری<br/>یہہ دل آپکا ہے یہ جان آپکی ہے<br/>ہمیں قرب میں اپنے شاہ بلا لو<br/>تمنا ہے روضہ پہ حضرت کے چل کر<br/>غلامان احمد میں حافظ ہمارا</p>   |
| <p>جلد ہشیامو ہے وقت فجر تم تم تم<br/>تو بھی چل حضرت آدم کے پسر تم تم تم<br/>دور غفلت کی کرو سرے حذر تم تم تم<br/>حشر کی کرے بہت جلد تم تم تم تم<br/>ہوش میں آئے تیرا ہوش کدھر تم تم تم<br/>صبح چلنا ہے تجھے سوئے قبر تم تم تم<br/>تو شہ راہ سفر کر لے بسر تم تم تم<br/>حشر کی تجھ کو نہیں دے خبر تم تم تم<br/>کوئی دم میں تجھے کرنا ہے سفر تم تم تم<br/>گر تو خواہاں ہے طے حق سے اجر تم تم تم<br/>ذکر حق حق مودا شوق سے کر تم تم تم</p> | <p>غافل قریب ہے اب وقت حشر تم تم تم<br/>ذکر کرتے ہیں سبھی جن و ملک و طیب و<br/>سوئے رب کو جھکا اپنے لبید عجز و نیاز<br/>حرص دنیا میں نہ رہ دے اوسے کئے دور<br/>خواب غفلت سے ہو بیدار لے او غافل<br/>کرنے کرنا ہے جو کچھ وقت ہے یہ فرصت کا<br/>دور جانا ہے تجھے اور ہے منزل ہماری<br/>کس لئے آیا ہے کیا کرتا ہے تو دنیا میں<br/>زندگی کتنی ہے کینک تو رہے گا زندہ<br/>دل سے ہر وقت پڑھا کر شہ عالم پہ درود<br/>ساتھ کچھ آیا نہ جا دیکھتا رہے ای حافظ</p> |

### مستزاد

|  |  |
|--|--|
| <p>اس کو ہم سب کا سلام<br/>اس کو ہم سب کا سلام<br/>وہ بھی ہو دے خوشنود<br/>اس کو ہم سب کا سلام<br/>وہ بھی ہو ویں خرم<br/>اس کو ہم سب کا سلام</p> | <p>جس نے یہ مجلس مولد ہے بنایا یارو<br/>اور یہاں جس نے ہمیں ہیگا بلایا یارو<br/>جن نیت سے یہاں جس نے پڑھایا مولود<br/>گویا جنت میں مکاں اپنا بنایا یارو<br/>شامل محفل میلاد جو ہیں یہاں اس دم<br/>گویا فردوس ہے ہر اک نے کہا یا یارو</p> |
|--|--|

نام احمد پڑھا جس نے دل جاں سے درود  
نار و وزخ سے امن اس نے پایا یارو  
بزم میلا میں لے صل علیٰ مبداء کے  
جس نے خوشبوئے گل و عطر نگھایا یارو  
حشر میں زیر لوئے بنوئی ہوگا کھڑا  
جس نے دل عشق محمد میں جلایا یارو  
معتقد جملہ جہاں بیٹھے ہیں جو شوق سے آ  
روضہ خلد بریں آپ نے پایا یارو  
بالمیقین سامعین اور پڑھنے پڑھانے والے  
یاوین گے خلد طفیل شد والا یارو  
بانی بزم نے کی بزم یہ جس نیت سے  
سن کے یہ جس نے ہے آمین پکارا یارو  
استجب حافظ کمتہ کی دُعا یا اللہ  
جس نے آمین کہا ہاتھ اٹھایا یارو

ہو گیا وہ مسعود  
اس کو ہم سب کا سلام  
ہم کو از لطف و کرم  
اس کو ہم سب کا سلام  
پیشتر سب سے وہ آ  
اس کو ہم سب کا سلام  
شرودہ ہویہ اون کو  
اس کو ہم سب کا سلام  
جو جو حاضر ہیں یہاں  
اس کو ہم سب کا سلام  
اوس کی حاصل ہو مراد  
اس کو ہم سب کا سلام  
بہرہ یاران نبی  
اس کو ہم سب کا سلام

### جواب

يَا بَنِي سَلَامٍ عَلَيْكُمْ يَا رَسُولُ سَلَامٍ عَلَيْكُمْ يَا حَبِيبَ سَلَامٍ عَلَيْكُمْ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

### وصیہ

|                       |                      |                        |                  |
|-----------------------|----------------------|------------------------|------------------|
| تم رسول حق ہو برحق    | اور اشرف المخلوق     | حق مونس خدا ہواز حق    | صلوٰۃ اللہ علیکم |
| تم حلیل کبریا ہو      | تم جلیل انبیا ہو     | تم وکیل بنوا ہو        | صلوٰۃ اللہ علیکم |
| تم ہمارے ہو پیغمبر    | ای رسول حق مقرر      | اور شفیع روز محشر      | صلوٰۃ اللہ علیکم |
| جہنہ لایا تم یہ ایماں | وہ شریر ہو گیا شیطان | حشر میں وہ ہو گا حیراں | صلوٰۃ اللہ علیکم |
| تم شریف انبیا ہو      | اور رسول دوسرا ہو    | سب کے آپ ہی مقتدر ہو   | صلوٰۃ اللہ علیکم |
| تم ہوسرور دوعالم      | بحریفین و ماہ اکرم   | نور چشم ابن آدم        | صلوٰۃ اللہ علیکم |

|                     |                      |                      |                  |
|---------------------|----------------------|----------------------|------------------|
| رحمت خدا ہو آپ ہی   | شاہِ دوسرا ہو آپ ہی  | رہبرِ ہدایت ہو آپ ہی | صلوٰۃ اللہ علیکم |
| تم ہو خاتمِ نبوت    | اور صاحبِ مروت       | حشر میں کرنا شفاعت   | صلوٰۃ اللہ علیکم |
| جو تمہارا ہیکل دشمن | وہ خدا کا ہیکل دشمن  | اس سخن میں ست کر ڈن  | صلوٰۃ اللہ علیکم |
| آپ سا رسول پیدا     | یا نبی نہ ہے نہ ہوگا | دو جہانیں تم ہو کیتا | صلوٰۃ اللہ علیکم |
| کفر سے ہم کو بچایا  | راستی یہ تم نے لایا  | امر اور نہی جت لایا  | صلوٰۃ اللہ علیکم |
| حافظِ غریب شاہا     | در پہ ہے تمہارے آیا  | رکھے اپنا اس پر سیاہ | صلوٰۃ اللہ علیکم |

## رولیف نون

|                                 |                                |                                 |
|---------------------------------|--------------------------------|---------------------------------|
| نہیں سلطنت یا خدا چاہتا ہوں     | نہ دولت نہ شاہی لیا چاہتا ہوں  | مگر مصطفیٰ کی ولا چاہتا ہوں     |
| گدا ئی مجھے کوئے احمد کی بس ہے  | نہیں دولت و زر کا یارب بولالاب | فقط مصطفیٰ سے ملا چاہتا ہوں     |
| سدا لب یہ میرے ہو ذکر محمدؐ     | رسولِ امم آپ کا اسمِ اقدس      | نہیں میں تو انگریز چاہتا ہوں    |
| نہیں دل میں کس چیز کی ہے تمنا   | نہیں دل میں کس چیز کی ہے تمنا  | میں جب شفیع اور چاہتا ہوں       |
| میں ہوں تشنہ دید احمدؐ الہی     | نہیں تخت اور تاج سے کام مجھ کو | یہی شغل میں رہتا چاہتا ہوں      |
| نہیں مجھ کو حورانِ جنت کی خواہش | آگہی دکھا دے مدینہ دکھا دے     | سدا حرز جاں میں کیا چاہتا ہوں   |
| نہیں چاہتا ہوں ملے باغِ جنت     | نہیں کس سے مطلب نہ کس سے       | ہمیشہ شرابِ لقا چاہتا ہوں       |
| نہیں اور کچھ دوسرا چاہتا ہوں    | نہیں کس سے مطلب نہ کس سے       | نہیں تجھ سے سیم و طلا چاہتا ہوں |
|                                 |                                | علاؤ محمد بننا چاہتا ہوں        |
|                                 |                                | محمدؐ سے یارب بلا چاہتا ہوں     |
|                                 |                                | یہی بار ہا مدعا چاہتا ہوں       |
|                                 |                                | ولیکن مدینہ سدا چاہتا ہوں       |
|                                 |                                | کرم آپ کا سیدا چاہتا ہوں        |
|                                 |                                | تمہاری رضا پر رضا چاہتا ہوں     |

خبر اپنے حافظ کی نوا محمدؐ

دعا سے یہی مدعا چاہتا ہوں

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ | اكْشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ | احْسِنْتَ جَمِيعُ خِصَالِهِ | صَلِّوْا عَلَيْنِهِ وَآلِهِ

### قصیدہ در بحر طویل

لکھ لے قلم جو خدا من بد نعت مصطفیٰ جن سے ہوا دیں پر ضیاء ہے وہ نبیؐ ازو انہن  
ایسا نبیؐ ہے وہ دلا و اصف ہے جس کا خود خدا جنکی کہ لے صلی علی کرتے ثنا میں برہمن  
وہ سرورِ فوجیہا ہے فخر جہاں و اللہ ہے دونوں جہاں کا ماہ ہے وہ میرے وہ شاہ ہے  
ہر علم سے آگاہ ہے مقبول حق درگاہ ہے جو آپ سے گمراہ ہے بیشک وہ ہیکلِ جلیں  
آم احمد مختار ہو تم سید ابراہم تو تم شانی بیار ہو امت کے تم غم خوار ہو  
تم دلیرِ غفار ہو تم واقفِ اسرار ہو تم قافلہ سالار ہو یا شاہ تم ہو گلبدن  
تم صاحبِ کبریا ہیکلِ گمانہ ہو گا دوسرا تم کو امام الانبیا لاریب شک حق نے کیا  
قرآن میں ہر جا بجا و اصف تمہارا ہے خدا صدمر جیاد مر جیاد کیا آپ ہو شیریں سخن  
اب دوستو تم سب کے سب اٹھو کھڑے ہو یا ادب پیدا ہو انجوب رب پیدا ہو شاہِ عرب  
پیدا ہو والا حب پیدا ہو اعلیٰ لب پیدا ہو اوہ خوش لقب پیدا ہو اشاہِ زمن  
فخر بشر پیدا ہو کانِ گہر پیدا ہو نورِ نظر پیدا ہو کیا نیک ترب پیدا ہو  
شاہِ ظفر پیدا ہو ماہ و قر پیدا ہو کیا نیک ترب پیدا ہو پیدار ہو سلطانِ من  
سالار دیں پیدا ہو انوار دیں پیدا ہو اسرار دیں پیدا ہو اظہار دیں پیدا ہو  
فخرِ ہمیں پیدا ہو اعشِ نشیں پیدا ہو ازیبِ زمیں پیدا ہو ایدِ ایدِ اصحابِ امن  
بحرِ سخا ابرِ عطا ماہِ ہدا شاہِ علی مشکل کشا دفعِ ابلا خیر لورِ نورِ خدا  
صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ ائمتس الفخا بدرالدرجے پیدا ہو ایدِ ایدِ ایدِ ایدِ ایدِ ایدِ وطن  
کہتے تھے سب افلاکیاں جن و بشر سے ہر زمان کہہ س کوئی اب ہم سے یہاں پیدا ہو ہے وہ کہا  
فخرِ زماں شاہِ جہاں صاحبِ اماں شیریں لسان آخراں عالی نشان وہ مہربان و نیک تن  
جب شاہ دیں پیدا ہو اب او ندھے سر بہ رب گرا پر تنگدہ سے غلغلا اس طرح کا ہونے لگا  
صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صدمر جیاد مر جیاد ختم النبیؐ پیدا ہو جاری ہو اوس کا جلیں  
بیٹھو اب سے اب بھی صلوٰۃ پڑھ کر رہتی ترکِ ادب سے بھائی یہ بات ہے میری بھلی

مصنف کے معجزات سے ہے کہ اس قصیدہ کو جہاں سے حضرت کی ولادت کا بیان ہے شروع سے آخر تک ہر حرف پر صحت ہے

جس نے نہیں تعظیم کی وہ مرد ہے بیشک شقی او کی نہ رکھو ہستی ہرگز کوئی لے مردوزن  
 اٹھے سے جو بیزار ہے کرتا اگر انکار ہے لاریب وہ فجار ہے اوس پر خدا کی نار ہے  
 جو آپ پر بلہا رہے وہ شخص نیکی کا رہے خوش اس سے رب بیا ہے اُس کو ملے بارِ عدن  
 پڑ ہیے درودیں بار ہا سب بل بروح مصطفیٰ ہر روز و شب ہر دم سدا جان اور دل کر خدا  
 اور حافظ کمتر بسا تو بھی بے حد محبت دوا سب سے اے ابر مصطفیٰ کہہ دیدم درجن

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَكَارِمْ عَلَيِّهِ

ہم تو سوجان سے تصدق ہیں کچھ انکار نہیں  
 ہم نگہگاروں کا جزا آپ کو فی یا نہیں  
 سید ایسا کوئی ایسا مددگار نہیں  
 دے نہ شاہی مجھے شاہی سے سروکار نہیں  
 احمد دولت و زر کا میں طلبگار نہیں  
 حُب دنیا میں کوئی مجھ سا گرفتار نہیں  
 حال دل آپ پہ کیا کچھ میرا اظہار نہیں  
 دونوں عالم میں کوئی آپ سا سردار نہیں  
 سید آپ کو نیسا و سزا دار نہیں  
 بزم میلاد سے جس شخص کو انکار نہیں

نام احمد یہ وہ ہے کون جو بلہا رہیں  
 ہم غلام آپ کے ہیں آپ کو جھوڑیں کیونکر  
 بخشو او گے ہمیں حق سے شفاعت کر کر  
 مجھ کو پہنچا دے مدینہ میں خدایا میرے  
 آپ کی دولت و دیدار کا عاشق ہوں میں  
 عشق میں اپنے میرے دل کو بھلا حضرت  
 نیم بسمل سار تڑپتا ہوں غم دوری میں  
 کس سے فریاد کروں جاؤں کہاں یا احمد  
 ہم کریں جرم و خطا تم نہ شفاعت چاہو  
 مرتے ہی خلد میں جاوے گا جلا وہ سیدھا

توشیح

یوں نہ شاہی کوئی سے مفت اگر لے حافظ  
 مجھ کو احمد کے سوا کس سے سروکار نہیں

در صنعت

یا ورہر بکیاں ہیں بالیقین حضرت حسین  
 لخت دل خاتون جنت مرتضیٰ کے دل کے حسین  
 لخت دل خیر انسا لاریب ہیں بدر حنین  
 اکس و افضل شجاع و قاتل کل مشرکین  
 ظاہر و باطن بعینت بادشاہ مشرقین

شافع ہر دوسرا ہیں مصطفیٰ کے نور عین  
 خاص خاصانِ خدا ہیں کاشفِ اسرار غیب  
 عادل عادل بخت ہیں جہاں میں مشہر  
 حاکم دین نبی والا حب عالی نسب  
 فاضل و کامل مکمل پیشوائے این اُن

انصرم صرع حرف یکیک بکیر ای ذی شعور  
تا اسم ما بالیقین تا بر تو باشد ظاہرین

سبھی نبیوں میں فضل و عنایت اسکو کہتے ہیں  
سبھی بھیدوں سے لب ہر قربت اسکو کہتے ہیں  
گو ای خود خدانے دی شہادت اسکو کہتے ہیں  
مروت اسکو کہتے ہیں شفقت اسکو کہتے ہیں  
صدائمت کی تھی لب پر محبت اسکو کہتے ہیں  
بدل پڑھتا تھا کلمہ وہ ہدایت اسکو کہتے ہیں  
عنایت اسکو کہتے ہیں مروت اسکو کہتے ہیں  
عجب صابر تھے آنحضرت قناعت اسکو کہتے ہیں  
سدا کھائے ہیں محنت کر ریاضت اسکو کہتے ہیں  
مگر تھے آپ بے غم سب محبت اسکو کہتے ہیں

رسول حق ہوئے سرور شرافت اسکو کہتے ہیں  
کیا ختم انبیٰ آخر محبت اس کو کہتے ہیں  
ہمارے فخر عالم کی نبوت اور رسالت پر  
شب معراج بلوایا زمیں سے عرش اعلیٰ پر  
سناہوں راویوں سے جب ہوا پیدا رسول اللہ  
لب معجزے جس کو وعظ فرماتے تھے آنحضرت  
وہی پایا جو کچھ مانگا رسول اللہ نے میرے  
کئے ہیں آپ نے فاتہ شکم پر باندھ کر پتھر  
کسی کے ڈول کھینچی بکریوں کی پاس بانی کی  
ہزاروں مدعی اگر ستاتے تھے ڈراتے تھے

گنہگاروں کو جنت میں لیجاؤ گنج شفاعت کر  
یہ الفت دیکھ ای حافظ شفاعت اسکو کہتے ہیں

نور احمد کا احد سے مل گیا قنديل میں  
راز مخفی اس گھڑی ہو کھل گیا قنديل میں  
کھل گیا اسرار پنہاں جو کہ تھا قنديل میں  
جس گھڑی تھا مصطفیٰ کا گھر باق قنديل میں  
دیکھو نور محمد مصطفیٰ قنديل میں  
کس محبت اور شفقت سے رکھا قنديل میں  
جن آدم اور فرشتے جملہ قنديل میں  
یہ بھی کچھ تھی حکمت جل علا قنديل میں  
مدعا حافظ کا حاصل ہو گیا قنديل میں

رونق افراز جب ہوا ہے نور آقنديل میں  
عاشق و معشوق جب باہم ہوئے ہیں ایک جا  
نور آنحضرت کا جن دم اپنے خالق سے ملا  
تھے فرشتے اور نہ آدم اور نہ تھے جن ملک  
بعد پیدائش فرشتوں کو کہا اللہ نے  
حق نے پیدا سب سے پہلے آپ ہی کا نور کر  
پھر اویسی نور مبارک سے ہوئے ارض و سما  
سب سے پہلے آپ تھے باطن میں پھر ظاہر ہوئے  
شکر حق ایسا نبی بھیجا خدا نے دوستو



|  |                           |                           |                           |
|--|---------------------------|---------------------------|---------------------------|
| حُب احمد مدام رکھتے ہیں                        | مدح گوئی کے کام رکھتے ہیں | زرد نیائے دوس کے ہاتھ میں | عشق خیر الانام رکھتے ہیں  |
| مقتدی جیسے سب پیہر ہیں                         | وہ نبی ہم امام رکھتے ہیں  | پاویں کے خلد از نفیس نبی  | آرزویہ مدح رکھتے ہیں      |
| ہیں سوا اور کچھ نہیں نزدیک                     | پاس احمد کا نام رکھتے ہیں | عاشقان نبی جو ہیں صادق    | ذکر حضرت سے کام رکھتے ہیں |
| بخشائینگے حشر میں ہم کو                        | ہم نبی ذوالکرام رکھتے ہیں | پائینگے روز حشر جنت وہ    | وردیہ جو کہ نام رکھتے ہیں |
| حق نے جس کو کہا شفیع ام                        | ہم وہ شاہ انام رکھتے ہیں  | توشہ قبر دوستو اپنا       | ہم صلوة و سلام رکھتے ہیں  |
| روز اول سے پاچے ہیں فیض                        | ہم نبی فیض عالم رکھتے ہیں | روندہ مصطفیٰ دکھا یا رب   | شوق بہر ہم مدح رکھتے ہیں  |
| توشہ حشر بالیقین حافظ اپنا یہ لاکلام رکھتے ہیں |                           |                           |                           |

|                                       |                                     |
|---------------------------------------|-------------------------------------|
| سنا نبو کہ میں جاں نثار بیٹھے ہیں     | حضور آپ کے عاشق ہزار بیٹھے ہیں      |
| نہیں ہر بحر میں ل کو ہمارے صبر قرأ    | امید وصل میں ہم بقیرار بیٹھے ہیں    |
| نہ چھیرے گا ہمیں ہم کو کس سے کام نہیں | غم رسول میں ہم غمگسار بیٹھے ہیں     |
| نبی پاک کی رویت نصیب کر یا رب         | تیرے حبیب کے ہم انتظار بیٹھے ہیں    |
| نگاہ لطف سے اس سمت بھی فرادیکھو       | یہ جملہ آپ کے خدمت گزار بیٹھے ہیں   |
| نوید خلد سناؤ نہ واعظو ہم کو          | مدینہ پاک کے ہم انتظار بیٹھے ہیں    |
| نقاب رخ سے اٹھاؤ جمال و کھلا دو       | یہ کرتے آرزوئیل و نہار بیٹھے ہیں    |
| نزع میں گور میں کرنا مدد ہمار ہی آپ   | سرو نہ لیکے گناہوں کا بار بیٹھے ہیں |
| نہ صدمہ نزع کا ہم پر ہو لے میرے مولا  | یہ تیرے فضل کے امیدوار بیٹھے ہیں    |

نہ بھول حشر میں حافظ کو اور انکو بھی  
جوان کے بزم میں یہاں دیندار بیٹھے ہیں

|                                   |                                 |
|-----------------------------------|---------------------------------|
| ہم احمد کو فور خدا جانتے ہیں      | وہابی کہو آپ کیا جانتے ہیں      |
| اگرچہ اونہیں تم برا جانتے ہو      | مگر ہم تو خیر الورا جانتے ہیں   |
| اونہیں ہم تو شمس الضحیٰ جانتے ہیں | اونہیں بلکہ بدرا لبحی جانتے ہیں |
| خدا جانے تم انکو کیا جانتے ہو     | مگر ہم حبیب خدا جانتے ہیں       |
| رسول خدا کو سنو وہیو ہم           | جو کچھ جانتے ہیں بجا جانتے ہیں  |

خدا سے نہ اکدم جدا جانتے ہیں  
مگر ہم شفیع الورا جانتے ہیں  
بہنیں ہمیں شک ہم ذرا جانتے ہیں  
انہیں اشرف الانبیاء جانتے ہیں  
انہیں اپنا ہم پیشوا جانتے ہیں  
اوسے دشمن کبریا جانتے ہیں  
اونہیں باعث ابتدا جانتے ہیں  
وہ خوب آپکا مرتبا جانتے ہیں  
مگر ہم توشاہ عکلا جانتے ہیں  
وہ سب دل سے تجھ کو پہچانتے ہیں

خدا کون کہتا ہے مرتدا و خفیس پر  
نماؤ انہیں تم بلا سے ہماری  
شفیع دو عالم ہیں لاریٹ شک وہ  
سبھی انبیاء میں اسی و ہدیہ ہم  
کوئی اونکو جانے نہ جانے و لیکن  
جو دشمن ہمارے بنی کا ہے بس ہم  
یقین شان میں انکی لولاک آیا  
جو ہیں عاشقان نبی اے عزیزو  
حقیران کو سمجھو تو سمجھو خبیثو  
نصیحت تو کرتا ہے حافظ و لیکن

رب واجمع فی الشفع ثملنا

لمع

اللہ اللہ اللہ اللہ ربنا

بینہم بالقسط ہم لا یظلمون  
بولیس کے محشر میں تم لا تحزنون  
سید عالم سے جو ہیں یسخر و ن  
حکم رب کے جو کہ میں یسخر و ن  
ہے مکان فردوس فیہا خالدون  
ابر مؤامراً ثنائاً مبہر مون  
رو برو رب کے فسوف یعلمون  
کیسے ہیں کمبخت وے لاسیعون  
دین احمد کو میں پائے جہنم و ن  
یا محمد انکم لا کا ذیون  
جابل و ناوان منہا یضحکون  
بے شبہ تم جاؤ سؤت تلتون

امت احمد جو ہیں کل مجرمون  
اپنی امت سے شہنشاہ الم  
نار و وزخ میں جلیں گے وہ شقی  
منکر دین ہیں وہی سب پر خطا  
عاشقان مصطفیٰ کا دوستو  
جاہلو یہہ تو تمہارا ہے حد  
اس جہالت کا مزہ ای جاہلو  
سید سالار کے فرمان کو  
بالیقین ہم نے کلام اللہ سے  
جو جہل تا مرگ یہہ کہتا رہا  
معجزہ جس دم بتایا آپ نے  
مت رہو محشر سے بے غم مومنو

حافظ کمر تھا راہے غلام  
بخشاں کو کہ ہے بحسب مجرموں

شمع میں وہ ہے اگر رہتا تو پروا نہیں کون  
گر خدا البتہ میں رہتا ہے تو ویرا نہیں کون  
گر خدا مرشد میں ہے تو ہم سے دیرا نہیں کون  
نخن اقرب میں وہ ہے تو دل کے کاشا نہیں کون  
گر خدا مستونیں رہتا ہے تو فرزانے میں کون  
کھینچے میں گروہ رہتا ہے تو کھینچوانے میں کون  
گر خدا مسجد میں رہتا ہے تو خجائے میں کون  
گر خدا شیشے میں رہتا ہے تو پیمانیں کون

ماہ میں گر آپ میں تو شمس نورانی میں کون  
کا ہیکو شیخ و برہن ڈھونڈتے پھرتے ہو تم  
ای فقیر و مرشد اللہ جو کہتے ہو تم  
کیوں مریدوں کو کرتے تم ہو سجدہ پیر جی  
ہر کسی سے کیوں جھگڑتے ہو سد اپیکہ شراب  
تو مقصود کمینچتا تصویر جو ہے ہر گھڑی  
جا کے تم دیرو حرم میں کس کی کرتے ہو تلاش  
قلقل مینا سے سنتے ہو صدا آتی ہے کیا

ہے یہ منزل سخت تر سمجھو ہے حافظ ذرا  
بیخودی سے باخودی رہیر ہے آجانیں کون

بیٹھے یا ررونہ غافل محفل میلاد میں  
چپ نہ بیٹھو ہو کے کامل محفل میلاد میں  
ذکر میلاد نبی سنتے کو اے میں ملک  
گر کوئی آوے لہابی تو یہ کہد صفا صفا  
پڑھ درودیں صدق دل سے اُتد مختار پر  
سب کھڑے تعلیم کو ہو پڑھکے حضرت پر درود  
جو کرے انکار اُٹھنے میں آوے کہد وہی  
ساتھ میں اُٹھا تجھے بھی سب کے ہو دیکھا یہاں  
گر کر دیکھا کچھ بھی بے ادبی نشان مصطفیٰ  
دوستو آیا کرو جس جائے ہو ذکر نبی  
اونکو بھی ہمراہ اپنے پتے آو دوستو

یڑھے سب صلوات ازل محفل میلاد میں  
روح آنحضرت ہے نازل محفل میلاد میں  
تم بھی اب ہو جاؤ داخل محفل میلاد میں  
اونگے سمت بیٹھ جاہل محفل میلاد میں  
سن کے حضرت کے فضائل محفل میلاد میں  
بیٹھے مت ہو کے کامل محفل میلاد میں  
گھر کو جاست بیٹھ جاہل محفل میلاد میں  
بیٹھنا بس ہوگا مشکل محفل میلاد میں  
ہوگا حافظ یہاں مقابل محفل میلاد میں  
ہووے ہے ایمان کامل محفل میلاد میں  
ہیں جو یہاں آنے کے قابل محفل میلاد میں

آپ بھی پڑھے اور سے بھی آپ فرماؤ یہی  
سر کے بل کیونکر نہ داخل ہم ہوں در نرم نبی  
سب پڑھو فصل علی بر صطفیٰ لے دوستو

پڑھ درودیں خوش ہوا زول محفل میلاد میں  
جب فرشتے خود ہوں شامل محفل میلاد میں  
چپ نہ بیٹھو ہو کے داخل محفل میلاد میں

عرض حافظ ہے یہی در خدمت کل مومنین  
اب پڑھو صلوة سب مل محفل میلاد میں

بس خوب کھیلایا۔ تو اب کھیلنا اچھا نہیں  
کرنا جو حقا وہ ناکسا خالی عمر کھو یا کیا  
تو بہ تو کر اب صدق سے افعال بد بچھوڑو  
رب کی بجا لاندگی کر دور دل سے گندگی  
اور دل کسی کا مت دکھا جو کچھ کیا اچھا کیا  
سکین و غم پر بے چشم عطار کہ بارہا  
دل بکیوں کا مت دکھا ہر وقت لے انکی دعا  
دنیا دور روزہ پر کبھی مغرور مت ہوا لے انھی  
جو کچھ کماؤ بیگا یہاں وہ کام آویگا وہاں  
دنیا ہے فانی بیگیاں مرنے پر حق از جہاں  
جنت کی لے حافظ اگر رکھتا ہے خواہش تو ذکر

ہو جلد تر متھیار تو اب کھیلنا اچھا نہیں  
کر سبے اب انکار تو اب کھیلنا اچھا نہیں  
بس دل سے کرا قرار تو اب کھیلنا اچھا نہیں  
کر دل سے استقرار تو اب کھیلنا اچھا نہیں  
کر اوس سے اتخار تو اب کھیلنا اچھا نہیں  
مت ظلم کر زہار تو اب کھیلنا اچھا نہیں  
سُن لے میری گفتار تو اب کھیلنا اچھا نہیں  
کر عجز سو سو بار تو اب کھیلنا اچھا نہیں  
کر نیکیوں کے کار تو اب کھیلنا اچھا نہیں  
سیح جان پہ لے یار تو اب کھیلنا اچھا نہیں  
کلمہ کا کر ہر بار تو اب کھیلنا اچھا نہیں

### روایت واو

ای مجتوب سب بہم ملکر اٹھو تعظیم کو  
سست مت بیٹھو یہاں تم محفل میلاد میں  
کاہلی اٹھنے میں ہرگز مت کرو لے دوستو  
ہے یہی جیج ایچ امع میں لکھا لے مومنین  
جو کریں انکار اٹھنے سے کہو لے دشمنو  
اٹھنے سے انکار ہرگز تم نہ لے یار و کرو

ہے نزول روح آل سرور اٹھو تعظیم کو  
دیندار و شادماں ہو کر اٹھو تعظیم کو  
سب کے سب ادم بدل خوشتر اٹھو تعظیم کو  
اور ہے احکام آل سرور اٹھو تعظیم کو  
جاؤ باہر یا بے چشم و سر اٹھو تعظیم کو  
دست بستہ یا ادب ہو کر اٹھو تعظیم کو

منع کرتے کو کرے کوئی لہائی مدعی  
آئے ہیں حاضر بہا جن و ملک بہر ادب

بات مت مانو کبھی اکثر اٹھو تعظیم کو  
تم بھی اب لے عاشقو ملکر اٹھو تعظیم کو

تو بھی اٹھو اور جو کہ ہیں نبی پر اور حاضرین  
حافظا ونے بھی کہہ یہاں پر اٹھو تعظیم کو

ایسا سناؤ شعر کے بالکل نیا بھی ہو  
خالق ہے وحدہ نہیں اس کا کوئی شریک  
کیوں پوجتے ہو رام و لچھن کو مشرک  
پیدا کیا ہے کس نے کہاتے ہو کس کے تم  
سمجھو خدا کو پیدا کنندہ وہی ہے خاص  
پیغمبر خدا میں خدا کے حبیب ہیں  
لاکھوں نبی گذر گئے لاکھوں ولی ہوئے  
سار جہاں ہیں مقتدی اور آپ مقتدی  
ختم النبی اسی سے ہوا آپ کا لقب  
مگر ابو پیکر و ایسے وسیلے کا ہاتھ تم  
حافظ کی عرض ہے کہ خدایا بوقت نزع

موزوں ہو یا مرہ ہو نبی کی شاہی ہو  
بتلا دو لم یلد جو کوئی دوسرا بھی ہو  
تپھر خدا ہوئے ہیں کسی سے سنا بھی ہو  
تم جاہلو عدو ہو بڑے بیو فابھی ہو  
مقدور کیا ہے اس سا کوئی کبریا بھی ہو  
بنوہ کوئی خدا کا تولیوں دربا بھی ہو  
پر الیا کون جس کا شاخاں خدا بھی ہو  
اے مرجا بنی کوئی یوں پیشوا بھی ہو  
ایسا بنی نہ ہے نہ کوئی پھر ہوا بھی ہو  
جو رہنا ہو شافعی یوم الحجاز بھی ہو  
کلہ زبان پر ہو میرے ذکر خدا بھی ہو

### قصیدہ در زبان زمانہ

آؤ کبھی مجھے تم سب مل کے اب سنوارو  
مرنا ہے سب کو ایک دن روؤ نہ پیچھے میرے  
عطر و گلاب لاؤ خوشبو مجھے لگاؤ  
نہلا دھلا کے مجھ کو کہ عطر میں محط  
ملنے دو آخری ہے ملنا یہی ہمارا  
دیدار دیکھو میرا ہوتی ہوں میں جدا اب  
سب مل نماز پڑھ کر نے چاشہر سے باہر

بیو کا بلانا آیا جاتی ہوں دم نہ مارو  
عقبی کی اپنے اپنے تم اب سبھی بجا رو  
تا بوقت میں لٹا کر جا قبر میں آتا رو  
ہاتھوں سے اپنے مجھ کو سب اس گھڑی نوا رو  
جلدی کرو نہ ایسی لے شہ کے کامگارو  
جا کر میرے لگانوں کو تم زود دانا نک مارو  
جلدی قبر میں مجھ کو لے بھائیو آتا رو

اسدم مجھ بنی بچی دل سے نہ تم لبارو  
سختی کرو نہ مجھ پر چڑیاں نہ مجھ کو مارو  
تم اپنی آخرت سب رشتہ اب سدھارو  
حرص و ہوا میں اپنی مت عمر تم گزارو  
ماں واسے بچا تم لے میرے دوستدارو

اگر کریں گے سختی جدم وہاں فرشتے  
کہاؤنگی میں ملک سے لوندی ہوں فاطمہ کی  
سختی بڑی ہے بہنو دیکھو قبر کی انگو  
دنیا ہے چند روزہ مرنا ہے سب کو آخر  
حافظ کو جو تھا کہنا بس کہدیا ہے یارو

### ارویف ہا

کوئی کیا جانے ہے ویسا مصطفیٰ کا مرتبہ  
کون کہتا ہے کہ افضل ہے سما کا مرتبہ  
سب سے برتر ہے شیفیع دوسرا کا مرتبہ  
مرحبا دیکھو ہمارے مصطفیٰ کا مرتبہ  
واہ کیا برتر ہے محبوب خدا کا مرتبہ  
واہ کیا اعلیٰ ہے شاہ انبیا کا مرتبہ  
دوستو دیکھو شہ روز جزا کا مرتبہ  
عاصیو دیکھو ذرا مشکل کشا کا مرتبہ  
وہبیو دیکھو حبیب کبریا کا مرتبہ  
کہدے کوئی جو جو ایسا انبیا کا مرتبہ

جیسا جانے ہے خدا خیر الورا کا مرتبہ  
آستان مصطفیٰ کے روبرو سب پست ہے  
انبیا جو جو ہوئے پیدا بجا میں سب مگر  
مقتدی سب میں تھوکنے یہ میں سب کے مقتدا  
جز محمد لا سکا نکلی کون کر آیا ہے میر  
شان میں لولاک حق انکی کہا ہے دوستو  
نفسی نفسی سب پکارینگے بنی یہ امتی  
بخشوا امت کو لیجا وینگے جنت میں ہم  
ل چکا اذن شفاعت آیکو اللہ سے  
حشر میں میرا ب کوثر سے کرینگے مصطفیٰ

ای زہی قمت ملا ایسا ہیں حافظ بنی  
کیا ہی افضل ہے ہمارے مصطفیٰ کا مرتبہ

صلی اللہ علیہ وسلم

اپنا محبوب عنایت کیا ماشاء اللہ  
اپنے کو امت احمد کیا ماشاء اللہ  
قصر گسری و ہر اک بیت گراما شاء اللہ  
دو جہاں نور سے پُر ہو گیا ماشاء اللہ  
خوف محشر سے بھی اٹھ گیا ماشاء اللہ

لطف کیا ہم پہ خدا نے کیا ماشاء اللہ  
دوستو شکر خدا دل سے کرو اب ہر دم  
پیدا ہوتے ہی رسول عربی کے یارو  
ظلمت کفر ہوئی آپ کے آتے ہی دور  
شافع حشر ہوئے پیدا عزیزو صد شکر

مجرمونار جہنم سے نہ گھبراؤ تم  
کیون اب خلد میں بخوف چلے جاؤ گے  
جزو کل جس کے شب روز تھے خواہاں لے  
شکر ب کیون کرے دل ہے ہمیشہ حافظ

پیدا اب شافع امت ہوا اشار اللہ  
ہم کو احمد سا وسیلہ ملا اشار اللہ  
وہ نبی حق نے عنایت کیا اشار اللہ  
حق نے امت میں نبی کے کیا اشار اللہ

### جواب

صَلُّوْا عَلٰی نُوْرٍ الَّذِیْ مَجَّی

عَلٰی النَّبِیِّ یَا مَنْ یُّحِبُّ مَصَلٰی

### مقصودہ

اپنا مدینہ مجھ کو دکھا دو اللہ  
یا غِ خفاں سے افضل ہو لاکھوں رجب  
کس سے شنائے طیبہ ہوشا ہا تحریر  
بہتر ہے بہتر روضہ تمھارا احمد  
امید ہے کہ ایک روز میں بھی آکر  
دیدار سے اب کرو مشرف اپنے  
اپنے مدینے میں جلد بلو لیجئے  
کس طرح آؤں زر ہے نہ پر ہے مجھ کو  
امید دل سے ہر دم یہی ہے میری  
حافظ یہہ کیا ہی بہتر وظیفہ ہے ہاں

دل دیوانہ میرا ہوا ہے واللہ  
روضہ تمھارا یا شاہ اشار اللہ  
از نور حق ہے پر وہ سبحان اللہ  
ساری جہاں سے لاریب شم باللہ  
در تک تمھارے پہنچو نگا انشاء اللہ  
احسان اتنا ہو مجھ پہ ہدف فی اللہ  
دل مند سے گھبرا رہا ہے واللہ  
بے زربے پر پہنچو نگا کیونکر میری ہ  
اپنا مجاور مجھ کو بتا لو اللہ  
ورد زبان رکھ ہر روز اللہ اللہ

### روایت الیاء

محبوب کبریا کو خدا کا سلام ہے  
کر آیا جس نے عرش معلیٰ کی سیر جا  
لولاک جس کی شائیں حق نے کیا نزول  
ایسا جیب رب تکوئی ہے نہ ہو دیگا  
سارے نبی ہیں مقتدی اور آپ مقتدی

سالار اس وجاں کو خدا کا سلام ہی  
اوس شاہ لامکاں کو خدا کا سلام ہی  
اس سرور زماں کو خدا کا سلام ہی  
سرور ایں و آں کو خدا کا سلام ہی  
سالار رسلاں کو خدا کا سلام ہی

تھا جس کا میزبان خدا آپ دوستو  
باغ نعیم یاویں گے جن کے بہت سے ہم  
فروں میں لپٹا نینگے امت کو بخشوا  
نفسی کہیں گے سارے نئی آپ امتی  
بخش خدا سے چاہیں گے امت کی برزما

ہاں ایسے یہاں کو خدا کا سلام ہے  
اوس صاحب اماں کو خدا کا سلام ہے  
ہاں ایسے ہر باں کو خدا کا سلام ہے  
غم خوار بکیاں کو خدا کا سلام ہے  
اوس ہر مجرماں کو خدا کا سلام ہے

حافظ کی بھی طرف سے کروڑوں ہزار ہا  
اوس مغر زماں کو خدا کا سلام ہے

یہ بزم مصطفیٰ ہے ایں آئے جس کا جی چاہے  
یہاں ذکرِ نمیر ہے یہاں نعت محمد ہے  
جو ہیں عشاق احمد وعظِ نمیر ہے اُنے بس میرا  
جسے ہے باغِ جنت کی اگر خواہش تو سوجاٹے  
پڑھو صلِ علیٰ آواز سے سب اے مسلمانو  
نصیحت کام ہے اپنا سنا دینا جتنا دینا  
خدا کی راہ میں دو ایک دس پاؤں گے عقبی میں  
یہ دور روزہ ہے دنیا ئے دنیا ئے صاحبو دیکھو

مئے نعت محمد یا سادے جس کا جی چاہے  
ادب سے سن کے سراپنا جھکا د جس کا جی چاہے  
غم دوری میں خونِ دل بہا د جس کا جی چاہے  
مکان پر محفلِ مولدِ جوادے جس کا جی چاہے  
یہ توشہ عاقبت کا ہو کما د جس کا جی چاہے  
کوئی مانے نہ مانے گھر کو جا د جس کا جی چاہے  
یہ سودا مفت کا ہے آزما د جس کا جی چاہے  
دل اپنا اس سے کوئی بھی نہا د جس کا جی چاہے

خدا کا حکم ہے جیسا نکت و لیا ہی حافظ  
کوئی تجھ کو بلا دے تا بلا دے جس کا جی چاہے

سر کے بل چلکے مدینہ کو جو جاتے ہوں گے  
بھولے جامے میں نہ وہ اپنے ساتے ہوں گے  
یا نبی المدوے شور مچاتے ہوں گے  
خاکِ دہلیزِ مبارک سے اٹھا کر بخوشی  
معتقدِ روضہ اقدس کے مقابل بہ ادب  
بیٹھے نظارہ گنبد کوئی کرتا ہوگا

کیا مزہ صلِ علیٰ وہ تو اڑتے ہوں گے  
جو درِ پاک پہ سراپنا جھکاتے ہوں گے  
جب زیارت کے لئے آجی آتے ہوں گے  
سرمر آ نکھوں کا بنا کر وہ لگاتے ہوں گے  
اپنی معروض کھڑے ہو کے سناستے ہوں گے  
شعرِ نعت کوئی پڑھتے پڑھاتے ہوں گے





دل میں اوتھے خدا کی حرمت کا دیکھ لیجئے بھرا خزانہ ہے  
وہ کیا بے قدر زما ہے مت فراموش اونے دھافٹا دیکھ لے تو اگر سیانہ ہے  
مرحبا کس طرح سہانا ہے

احمد سا کوئی ہے نہ ہوا فخر بشر ہے  
تحریر ہو کب کس سے شنائے شہ والا  
مشہور ہے کونین میں اعجاز نبی یہہ  
نولاک کہا شان میں اللہ نے اُن کی  
خالق سے ملا آپ کو ہے اذن شفاعت  
خدمت میرے احمد کی کیا کرتا تھا جبریل  
پہنچے شب معراج وہاں جا کے پیغمبر  
ناقہ پر سدا فاقہ کیا کرتے تھے حضرت  
یہ آپ کی عزت تھی یہ حرمت یہ شرف تھا  
جو آپ کا واصل ہے وہ از نار جہنم

محبوب الہی وہ شہ جن و بشر ہے  
واصف ہے خدا آپ کا قرآن میں خبر ہے  
شق ہو گیا انگشت پیمر سے قمر ہے  
کیا عز و قدر عز و قدر ہے  
قرآن سے ثبوت اسکی ہوئی ہمکو خبر ہے  
کیا فخر ہے کیا فخر ہے کیا فخر و فخر ہے  
پہنچی کبھی جبریل کی اسجا نہ نظر ہے  
اللہ سے توکل یہ عجب صبر و شکر ہے  
آئی تھی پسینے سے سدا بولے عطر ہے  
بے خوف و خطر خوف و خطر خوف و خطر ہے

حافظانہ کبھی نعت سے سراپنا پھراتو  
لاریب تجھے اس میں نہایت ہی اجر ہے

ہر شے سے یقین جان لے اللہ بڑی ہے  
ہر حال سدا دل سے ہی کر اسکی عبادت  
جس گھر میں ہو بت توڑا دوسے مار کے جوتے  
واحد ہے خدا جاننے لے مشرک کو ہے  
رکھے ہیں مکانات میں بتوں کو جو بت کر  
مرتد ہیں وہ جاتو انھیں تم لائق و زنج  
مشرک میں ہی شریک جو کرتے ہیں عزیز و  
بت گھر میں خوش شخص کے کا فر اسے جاتو  
ست متکل رکھو گھر میں بنا کوئی بتوں کی

لچھن ہے نہ وہ رام نہ سیتا نہ ہری ہے  
پتھر کی نہ کر عجز کہ یہ بات بُری ہے  
فرمان خدا ہے یہ نہیں کچھ جبری ہے  
پھر شرک جو کرتے ہو بُری بے خبری ہے  
جیسا کہ منومان ہے مونجا و مری ہے  
جا انکی ہے اسفل جو بہت سخت بُری ہے  
کہدو انھیں و زنج کی تمھیں خوشخبری ہے  
کیونکہ کہ یہی بات منور دوش بھری ہے  
لاریب ابو جہل نے یہ بات کری ہے

مانے نہ سخن یہ جو رکھو اس سے عداوت  
جس دلیس محبت نہ ہو محبوب خدا کی

اسلام کی بوجانوں نہیں آسمیں ذری ہے  
بے شبہ دو عالم میں اسے دریدہ کی ہے

حافظ کی نصیحت یہ کہ سن کے عمل جو  
ہم کہتے ہیں جنت کی اسے خوشخبری ہی

شہید کر بلائی کا کوئی کیا مرتبہ جانے  
خدا کے برگزیدہ تر حبیب حق ہیں وہ ان کو  
محمدؐ اور علیؑ و فاطمہؑ حسنینؑ پانچوں کا  
مجھے ان پختن کے نام کا ہر دم وظیفہ ہے  
میں عاشق ہوں میں شیاہوں غلام آل احمد ہوں  
مجھے الفت ہے انکے نام سے ہر دم سدا یارو  
بجز رب کے کسی کو کیا قدر ان پختن کی ہے  
غلام چار یار ان بنی ہو نہیں بجان و دل

جو جانے تو محمدؐ اور علیؑ شہید خدا جانے  
کوئی کیا جانے جیسا فاطمہؑ خیر انتہا جانے  
خدا ہے خوب تہہ و پاں کوئی جانے تو کیا جانے  
نہ بھونو لگا کبھی نامرگ آخر کا خدا جانے  
قداموں مال جانے میں کوئی کیوں پھر خدا جانے  
مجھے ہر کوئی انکا ہی غلام با وفا جانے  
اگر جانے تو کیا جانے انھیں مشکل کشا جانے  
نہ سستی کوئی مجھ کو اور مذہب میں ملا جانے

میرے دلیس ہے حب اہل بیت مصطفیٰ حافظ  
یقین ہے بارغ جنت تو ملے گا پھر خدا جانے

آیا کرو خبر کو سیجا کبھی کبھی  
آتا نہیں ہے چین بجز آپ کے مجھے  
یا مصطفیٰؐ ابھی میری ہر دم ہے آرزو  
ہر وقت گرنہوے تو ہفتہ میں ماہ میں  
اتیک مدینہ پاک نہ دیکھا ہزار حیف  
بسل ساوٹا ہوں تڑپتا ہوں ہجر میں  
مر جاؤں کہکے ہائے مدینہ محمدؐ  
بشک شفا ہے دولت دیدار آپ کی  
حافظ کو بھی خدا کیلے انبار کو پاک

دیکھا کرو عیسیٰ کا نقشا کبھی کبھی  
دکھلا دیا کرو مجھے کھڑا کبھی کبھی  
اپنا دکھا دیا کرو چہرہ کبھی کبھی  
آیا کرو خبر کو خدا را کبھی کبھی  
جلتا جگر ہے یا وجو آتا کبھی کبھی  
وصف اونکا جب کوئی ہوتا کبھی کبھی  
دل میں یہی خیال ہے آتا کبھی کبھی  
ہر کو بھی ہو نصیب خدا کبھی کبھی  
دکھلا دیا کرو شبہ والا کبھی کبھی

شش بہت میں آپکا مشہور شاہ نام ہے  
ختم تم پر حق تعالیٰ نے ہے کی پیغمبری  
یا نبی حورو ملک جن و بشر ہی کے نہیں  
حفظ میں رکھ مجھ کو حافظ برائے مصطفیٰ

یا نبی جبریل بھی کرتا تھا را کام ہے  
لوحش اللہ خالق اکبر سے یہہ انعام ہے  
لات و عزری کی زباں پر بھی تھا را نام ہے  
اب ہی تجھ سے دعا اپنی سحر و شام ہے

فضل کر یار بہ نہایت بحر عصیانیں ہوں غرق  
ظہل احمد کر عطا مطلب یہہ اپنا نام ہے

رسول اللہ کی ہر حال ہجو چاہ کا فی ہے  
کسی کو کچھ کیسکو کچھ کسی کو کچھ کیسکو کچھ  
تھیں لے زاہد و حجت مبارک ہو مبارک ہو  
کسی کو زر کی خواہش ہے کیسکو بادشاہی کی  
کوئی شیدا ہے حوروں کا کوئی مفتوں ہے پر یوں کا  
نہ دوزخ سے ڈرنا صبح نہ جنت کا نہ مار دہ  
نہ مسند کی مجھے خواہش نہ نفرت خاک سے مجھ کو  
کسی کو چاہ و کافی کی ہمیشہ چاہ ہے دل سے

حبیب اللہ کی لے دیندار و چاہ کا فی ہے  
ہیں تو خاص آنحضرت کی یار و چاہ کا فی ہے  
ہیں تو شاہ والا کی عزیز و چاہ کا فی ہے  
ہیں تو محض آنحضرت کی دیکھو چاہ کا فی ہے  
میں عاشق آپکا ہوں بس یہہ مجھ کو چاہ کا فی ہے  
مجھے تو فخر عالم کی مجھ کو چاہ کا فی ہے  
پیغمبر کی ہمیشہ میں سے دل کو چاہ کا فی ہے  
مجھے تر شاہ دو عالم کی یار و چاہ کا فی ہے

غلام مصطفیٰ ہوئیں او نہیں کا نام لیوا ہوں  
انہیں کی حاقظا دل سے مجھے تو چاہ کا فی ہے

جہان کی الفت میں لے برادر بھی تلک تو انک رہا ہے  
انجی من سن بے بات میری دورنگی دچھڑا ایک رنگ ہو  
تو نیکی شیطاں یسین کا بھائی نہ کر بھی کبر و ضلالت  
کبھی نہ ہم اس سے رکھیں الفت اگر وہ چاہے ہزار بگو  
ہمیں ڈر نیگی نہیں ڈر نیگی تیرے ڈرائیے جاہلزم  
ستم گوارا نہیں خدا کو بڑا وہ عادل ہے بے ریا ہے  
خدا کا بندہ ہے تو بھی اور بندہ ہم بھی اس کبریا کی ہی میں

چل آہو شرع نبی پہ قلم ادھر ادھر کیوں بھٹک رہا ہے  
نہ ہمیں کمال نہ ہمیں کمال ادھر ہی سے تلک رہا ہے  
خدا کو بھلا ہے میں شیطاں میں اپنا سر کیوں نہلا ہے  
ہماری آنکھوں میں دشمن دین نیکی کا نشا کھٹک رہا ہے  
ہمیں سولہ ہوشاہ دین کا غضب کیوں محکوم رہا ہے  
جسے ہمارے بھق ہو گا اسے خبر ہے وہ تلک رہا ہے  
مجھ کے محکو غریب نفس تو اہل زر کیوں بھٹک رہا ہے

جو عاشقانِ نبیؐ نے میرا سخن سے شاد ہو گئے تھے

سنا ہے جو دشمنِ نبیؐ نے وہ اہلک سر ٹپک رہا ہے

الہی الفت رسولِ اکرمؐ کی ہے ہر ایک کو یہی دعا ہے  
دکھائے حافظ کو بھی مدینہ کہ اس کا دل وہاں ٹپک رہا ہے

عزیز و اپنے پیغمبرؐ محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے  
غمِ محشر سے مت گھبراؤ تم ای مجرمو بالکل  
بھروسہ ہے لیگا آبِ انہار جنابِ ہم کو  
دُرامتِ ناصحائے تیز تر سے تو مجھے ہر دم  
جلاؤ آتشِ دوزخ مجھے کیا تابِ طاقت ہے  
تکلیفیں آگئی تکرار کا کچھ غم نہیں مجھ کو  
بھلا کشتیِ ہماری کیونکہ ڈوبے تو دریا میں  
وسیلہ کیا خالق نے کیا ہر سکو عنایت ہے  
مے گا از طفیلِ مصطفیٰ باغِ جنابِ مجھ کو  
نہیں ہوں قیامت سے ہیں کچھ خوف ہے بالکل

شفاعت کے لئے سر پر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے  
اگر اپنی حمایت پر محمدؐ میں تو کیا غم ہے  
عزیز و ساقی کو شرمحتؐ میں تو کیا غم ہے  
صراطِ المستقیم پر محمدؐ میں تو کیا غم ہے  
ہمیشہ جو میرے لب پر محمدؐ ہیں تو کیا غم ہے  
ہماری استعانت پر محمدؐ میں تو کیا غم ہے  
جو کشتیاں میرے سرور محمدؐ میں تو کیا غم ہے  
رکھیں کیونکہ غمِ محشر محمدؐ میں تو کیا غم ہے  
مٹانے جرم کے دفتر محمدؐ میں تو کیا غم ہے  
ہمارے دوستو یارو محمدؐ میں تو کیا غم ہے

نہ رکھ بالکل غمِ دنیا و عقبیٰ دل پہ اک سست  
تیری حافظِ حمایت پر محمدؐ میں تو کیا غم ہے

رسول اللہؐ کا دو جگ میں کچھ ایسا آجلا ہے  
وہ انسان میں لیکن ایسے انسان میں کہ بکتا ہیں  
جیبِ حق کی تم الفت رکھو دلیں سدا یارو  
ملک جن و بشر ہی پر نہیں موقوف کچھ یارو  
مرا وہ خواہیں جس نے عداوت کی پیڑ سے  
عداوت ہر طرح کی دشمنوں نے آپؐ سے تنگین  
مرا حاصل نہ کچھ بھی دشمنوں نے لاکھ ہزار  
مرا مرد و درتے ہی گیا دوزخ میں وہ سیدھا

کہ مہِ کامل بھی اس کی روشنی کے آگے کالا ہے  
یہ قدرت سے گویا خود خدا نے انکو ڈھالا ہے  
بحرِ ان کے نہیں کوئی شفاعت کر نہیالا ہے  
یہ ایسا ہے پیغمبرؐ اس نے آفتِ سب کی ٹالا ہے  
دو عالم میں یقین منہ اس شقی کا یا رو کا لا ہے  
خدا نے آپؐ کو ہر آفت و غم سے سنبھالا ہے  
جو موجبِ رب کیا اس کا کس سے ہو نہیالا ہے  
محبت سے نبیؐ کی جس نے سراپنا نکالا ہے

خدا ہی گرمٹاں تو مٹے ورنہ مٹے کیونکر  
ندو جا دشمن دیں کو کہے وہ مار کا بچہ  
اے مرتد نہ بہر کا جھکو میں کچھ ہوں نہیں لڑکا  
خدا ہے ہر باں میرا تو کیا ہے تجھ سے جھکو غم  
اکہی مومنوں کو ہے جیت پاک کی الفت  
اکہی اپنے حافظ کو مدینہ جلد دکھلا دے

دونیں حسدوں کے جو کہ گمراہی کا چھالا ہے  
نہ کس نے آج تک اپنے مکانیں سانپ پالا ہے  
میرے ہر کام کا اللہ غالب پر حوالا ہے  
بھلائے مدعی کیا تجھ سے میرا ہونیوالا ہے  
تو مقصود دلی ہر ایک کا بر لانیوالا ہے  
اے تو فرقت خیر اور اتنے مار ڈالا ہے

### جواب

بلغ العلیٰ الجبالہ کشف الذی بحالہ حنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

### قصیدہ در بحر طول

کوئی کہدے عرض یہ شاہ سے جو تمھارا اصل غلام ہے بدرد و اچکویا بتی کئی لاکھ اس کا سلام ہے  
ہے یہ عرض بعد سلام کے کہ جہاں تمھارا مقام ہے وہاں اکو شاہا بلایے یہی شوق دیکو مدام ہے  
مجھے اپنے پاس بلایے مجھے اپنا روضہ دکھائیے مجھے اپنے در پہ بلائیے مجھے یاد سے نہ بھلائیے  
نہ لائیے نہ لڑائیے غم ہجر میں نہ لڑائیے مجھے یاد سے نہ بھلائیے یہی شوق شاہا مدام ہے  
یہاں او میرا ہے دل چاہاں یہاں دل ہے درد سے نیم جا یہی دل سے ہنگی صدا کہ ہاں مجھے دو اماں مجھے دو اماں  
کہو جز تمھارے شہ زماں میں رہوں کہاں میں ہوں کہاں لو بلا قریب مجھے وہاں نہیں مجھکو ہند سے کہا ہے  
ہیں کام کس سے ہے سرسبز نہ تو دیکو خوش مال و زر نہ تو سلطنت کی ہوس ہے ترے عرض کسی سے ہر ایک پہر  
ہاں ہوس ہے دیکو یہی مگر کہ مدینہ پاک میں زور تر مجھے لو بلا شہ بحر و بر یہی عرض صبح و شام ہے  
تھیں چھوڑ کر میں رہوں کہاں مجھے کہنے اے شہ انس جاں مجھے جادینہ میں دوہاں اشیفہ و سرور دوہاں  
میں غلام ہوں میں ہوں ع خواں میں ہاں دل سے شمار ہاں کروں کیا میں حال ملی بیاں کہ بہر خواب حرام ہے  
شہا جیسے خواب میں اے ہو مجھے اپنا جہرہ دکھائے ہو مجھے اپنے پاس بلائے ہو مجھے اپنی بزم دکھائے ہو  
مجھے صیفا شادیناے ہو مجھے جیسا عشق لگائے ہو اوسیطرح قرب میں جاے ہو یہی عرض شاہا مدام ہے  
ہے یہ عرض حافظہ بینا البصدا بتی مجھے اپنا روضہ پرضیا و شہا براے خدا دکھا  
یہی آرزو یہی دعا یہی عرض ہے یہی البتہ مجھے جلد ہند سے لو بلا نہیں مجھکو ہند سے کام ہے

## قصیدہ دارُحی مند و نکی تبیین من

خَالِفُوا أَشْرَکَیْنَ أَحْفُوا لَشَوَّارَیْبَ وَأَوْفِرُوا لِحِی

حدیث شریف

مشرکوں کا خلاف کرو و مونچھیں خوب بہت اور دارُحیال کثیر و وافر رکھو

کوئی تو دارُحی مند ازخون کی صورت لیچلے  
باغ ہستی سے ندامت اور سیرت لیچلے  
کیا کریں ہم خود بخود تم ساتھ ظلمت لیچلے  
اب چلے تنہا ہو یا شیطانی صحبت لیچلے  
اب ہاں بھی ساتھ کیا خفگی کو حضرت لیچلے  
اس طرح صورت بنا مشرک سی سیرت لیچلے  
کافروں کی یا مسلمانوں کی صحبت لیچلے  
کہتے جائیگا بد ورزخ اپنی نلت لیچلے  
ہو گا غل حضرت چلے ہم کو بکرت لیچلے  
اور کہیں گے کیوں ہیں یہ سوز و حسرت لیچلے  
اپنے حافظ کو پیغمبرِ سوسے جنت لیچلے

کوئی تو دنیا میں اُسے خیر و برکت لیچلے  
کوئی اپنے ب بڑھا کفار کے ہونم شبیہ  
ہم نے سمجھا یا بہت مانی نہ تم نے ایک بات  
مرضی شیطان پر یاں تم سدا دوڑا کئے  
کرتے تھے جب ہم نصیحت آپ ہوتے تھے خفا  
ایک تو دارُحی صفا چٹ دوسرے لب ہیں دراز  
کل قیامت میں ہو گے کون سے زمرہ میں آپ  
کافروں کا قافلہ سالار ہو شیطان رحیم  
اور کریں گے مومنوں کا سب ملک عز و وقار  
درُحمن ڈھے پچتا ئیں گے یہ دیکھ کر عز و جہنم  
اہلِ محشر میں بپا ہو گا یہی غسل چار سو

ہو جان تن سے میرے جدا کہتے کہتے  
شیفیع الورا کی ثنا کہتے کہتے  
مع انخیر ہو خاتمہ کہتے کہتے  
نکل جائے دم یا خدا کہتے کہتے  
یہی شعر آؤں چلا کہتے کہتے  
چلوں ہر قدم احمد کہتے کہتے  
لکھوں مدح خیر الورا کہتے کہتے  
یہی ذکر صبح و سہا کہتے کہتے  
تمنا ہے یا مصطفیٰ کہتے کہتے

اہلِ رسول خدا کہتے کہتے  
عجب کیا میرے دل کے مقصد براؤں  
خدا یا محمد محمد محمد  
بوقت نزع کلمہ لا ا کہ  
خدا یا تیرے رویرو آؤں جہنم  
اکی تمنا ہے سوے مدینہ  
اکی تیرا فضل ایسا ہو مجھ پر  
اکی میں نے ڈھونڈا اٹھ کو پاؤں  
میں میں لٹکے بھی شاہ و دو عالم

محمّدؐ رکبتے کہتے  
بایاں سخن یہہ سدا کہتے کہتے

عجب کیا میں باغ فردوس یاو  
ہو مدفن مدینہ میں حافظ کا یارب

وہ تو فردوس میں آرام ہیں یا نیوالے  
سر کے بل محفل میلاد میں آنے والے  
شوق سے غل میں تشریف لجا نیوالے  
غم دوری میں جو آٹھویں بہا نیوالے  
حکم اشد یہ جو سر میں جھکا نیوالے  
احمد پاک کے جو جو میں سر با نیوالے  
وعظ و مولود جو میں پڑھنے پڑھا نیوالے  
دین احمد میں جو میں رخنہ پڑھا نیوالے  
اہل اسلام کو گمراہ بنا نیوالے  
مال و جاں تجھ یہ یہہ ہیں اپنا لڈ نیوالے

نعت احمد کے جو میں پڑھنے پڑھانے والے  
باغ فردوس میں وہ شاد رہیں گے ہر دم  
بارہا کرتے ہیں سو جان سے بزم مولود  
ہونگے دیدار محمدؐ سے وہ سرور بھی  
حشر میں پائینگے و اشد وہ اعلیٰ رتبہ  
نام کو بھی نہیں دکھیں گے الم حشر میں  
دو فوں عالم میں رہیں گے وہ ہمیشہ سر بہر  
حشر میں خوار بقین ہوں گے وہ لاریب بھی  
نار و زرخ میں جلیں گے وہ ہمیشہ یار و  
اہل حصار کو سرور سدا رکھ یارب

انکی صحبت سے یہ حافظ کو بچا رکھ یارب  
تیرے فرمان سے جو سر میں پھرا نیوالے

افسوس عمر اپنی یونہی میں نے کھوئی ہے  
دریائے جرم نے میری کشتی ڈبوئی ہے  
بخشش کو عاصیوں کے نہیں تم سا کوئی ہے  
جو آنکھ آنجناب کی فرقت میں ڈلی ہے  
چشموں سے استین کو میں نے بھگوئی ہے  
بجھ میں سوایدی کے نہیں کچھ نکوئی ہے  
قسمت کہاں میری میرے بعد سوئی ہے  
بدبخت یا اہمی نہیں مجھ سا کوئی ہے  
مرغوب نعت ہی میں مجھے شعر گوئی ہے

مجرم وہ میں ہوں مجھ سا جہاں میں نہ کوئی ہے  
رشد و ستگیری کرو میری شاہ دین  
حشر میں سارے نفسی کہیں آپ امتی  
نار سقر سے اس کو نہیں غم ہے صاحبو  
ہجر رسولؐ پاک میں رو رو کے روز و شب  
یارب گنا بخش پیمبر کے واسطے  
دیکھا نہ اتبلک ہے مدینہ ہزار حیف  
افسوس اتبلک نہ زیارت ہوئی نصیب  
حافظ قسم خدا کی خدا کے رسولؐ کی



|                                 |                             |                             |                               |
|---------------------------------|-----------------------------|-----------------------------|-------------------------------|
| بزم مولود کی چٹا ہوئے           | پہلے وہاں حمرق بٹیا ہوئے    | اولیں وہ صفوں کہے لازم      | محمد اللہ ہر زمان ہووے        |
| کیونکہ وہ جزو کل کا مالک ہے     | اوسکی توصیف برزیاں ہوئے     | بعد پروردگار عالم کے        | درج سلطان و جہاں ہوئے         |
| یعنی لازم ہے محبت اسکو          | جو کہ مدارح خوش دہاں ہوئے   | حق نے اونکو کیا ہوشاہ اعم   | کہنے کی انکا ہم عثمان ہوئے    |
| اس کے رتبے کو دیکھیے پھر کیا    | جس کا جبریل دارباں ہوئے     | اسکی کب ہو بشر سے مت و ثنا  | خود خدا جس کا مدارح خواں ہوئے |
| رتبہ راں جزو خدا ہو کون سا      | جس کا خود لامرکان مکان ہوئے | اشرف المخلوق کون ہے ایسا    | جس کا مدارح السن و جاں ہوئے   |
| کیونکہ رتبہ ہوا اسکا سب سے بالا | جو ٹھنڈا شاہ مرلاں ہوئے     | آؤ در بزم شوق سے تم سب      | نفت احمد جہاں بیاں ہوئے       |
| کیونکہ حشر سے میرا رتباں        | جبکہ ذکر شربہ زمان ہوئے     | تم بھی شامل ہو دو سوتو جلوی | جس جگہ نعت کا بیاں ہوئے       |
|                                 | حُب احمد دام رکھ حافظ       | حشر میں تاجھے اماں ہوئے     |                               |

سبھی میں عاجز یہاں سیانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
 سے ہیں میں نے بہت فسانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
 کسی کی کیا تو دلوں کی جانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
 کوئی دلوں سے کوئی دکھانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
 گئی پڑے میں نابہا نے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
 مگر نہ بھیدا سکے کوئی جانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
 کما رہا ہے زرو خزانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
 بچا انھوں سے ہو کر سیانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
 خود کے گھوڑے لگے گڈانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
 لگے ہیں آنکھیں ہی پڑانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
 آوے سے جھپٹتے ہیں کٹاٹ کھانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
 پڑے ہیں سو شراب خانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
 لگے ہیں گانجا دمک اڑانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
 لگے ہیں رشوت کا مال کھانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
 کوئی تو بل لے لگا چڑھانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

خدا کی حکمت کو کون جانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
 نہ واعطا و عطا کر بیاں تو مجھے خبر ہے نہ کر عیاں تو  
 اوناھی تو خود ہو قائم جھکا عبادت میں سر کو وائے  
 نماز تم ہم سبھی ہیں پڑھتے مگر ہے اتنا ہی فرق سنئے  
 عمل پر تبت کیساتھ زاہد دکھانے کے ورنہ یوں تو عابد  
 کئی بخوبی کی رمل ہاں سے میں دیکھے بھی میں نے انساں  
 کوئی تو بھیلا ہے پیر جی بن جھکا رہا ہے جہاں کو کفر  
 شفیق روز جزا کے دشمن ہما بی مرتد ہیں جا نوبلین  
 یہ بجاری ملکر بجا ریوں سے ہما بی ملکر بہا بیوں سے  
 جو کہ کوہ منتے تھے غیر مذہب انھو نکو یوں دیکھے ہیں ہم اب  
 کبھی جو کرتا کوئی نصیحت تو ماے غصے کے اہل ذلت  
 ہزارا قوس لاکھ حشر کہانے شاہ رسل کی امت  
 ہزاروں اشرف زائے قابل بڑے شایخ امیر و محفل  
 ہزاروں عالم ہزاروں ملا ہزاروں معنی کڑوڑ و قاضی  
 کوئی تو داڑھی منڈا رہا ہے کوئی تو مونچھیں بڑھا رہا ہے

نہ حکم کو رب کے کوئی ملنے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
لگے ہیں پیسا ہی بس کمانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
عجب ہیں مولا کے کارخانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
اوسے نہ بھولو ہو گریسائے خدا کی باتیں خدا ہی جانے  
براوہ خود ہے برا جو مانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

کوئی تو گونا گونی کناری ہیں کے خرد تباہ بھاری  
خدا خدا کے رسول کو بس ہزار افسوس بھول ہر کس  
کے بستا غنی بناتا کسے ہنساتا کسے رلاتا  
عزیز و دنیاے دوں کے اندر کبھی نہ ہرگز بنو مغر  
کبھی نہ قحط یہ ہو خفا تم یہ وہ عطا جانو ہے سب بجا تم

### قصیدہ وارھی مندو کی تہنہ میں

اَحْفَظُوا الشَّوْكَرَ رَبِّ وَاعْفُوا الْاَلْحَا

خوب پست کرو مہو چھیں اور چھوڑ رکھو وارھیان

حدیث شریف

زنج پہ چھوڑ کے وارھی کو سرخرو ہو جائے  
طفیل وارھی کے رتبہ تیرا علو ہو جائے  
عزیز خلق ہو چہرہ بھی خویر ہو جائے  
سب سے موئے محاسن کے آبرو ہو جائے  
خدا کے فضل سے عالم میں نیک خبر ہو جائے  
خدا کے یہ جدا تجھ سے زشت خو ہو جائے  
جو درھنڈیے میرے ساتھ گفتگو ہو جائے  
سفر میں ساتھ تمھارا اگر کبھو ہو جائے  
بچو ڈرو نہ تمھارا کہیں عدو ہو جائے  
مری کتاب کی لینے کی جستجو ہو جائے

خوشا نصیب جو پابند شرع تو ہو جائے  
رسول پاک کے نزدیک کیا تعجب ہے  
دو چند جن ہو وارھی سے اور اوس کے سوا  
یہ تھوڑی بات نہیں جس کی دونوں عالم میں  
رسول پاک کے کرنے جو حکم کو تسلیم  
صفایا لے نہ زنا نول ساچار ابرو کا  
شناؤں اوسکو حدیث حبیب حق رو چار  
نہ دھنڈے سے ملو شیر اور شر کی طرح  
اثر نہ تمکو کہیں دھنڈوں کا ہو جائے  
یہ بس کلام ہے پرفہین سنتے ہی سب کو

یہی ہے حافظ بکس کی یا مجیب دعا

پذیر میری نصیحت ہر ایک سو ہو جائے

|                               |                            |                         |                              |
|-------------------------------|----------------------------|-------------------------|------------------------------|
| یا حضرت اتنا کم کیجیے         | ہر دشمن دین کو نرم کیجیے   | جو منکر دین میں یا احمد | دل اونکا جلا کے بھسم کیجیے   |
| کیا انکو کریں اور کیا نہ کریں | یہ واپس ہے اونپر رحم کیجیے | جو آپ خوراک لکھا ہے پہا | وہ حق میں بخونے کے سیم کیجیے |
| ان مردودوں پہ یا احمد         | مٹدا آپ رحم کیجیے          | جو رزق انھوں کا مقرر ہو | کر عرض خدا سے کم کیجیے       |

|  |   |   |   |
|--|---|---|---|
| جو منکر میں از شرع نبیؐ<br>ای یار و درود آنحضرتؐ میں | ہے حکم انہوں کی دم کیجئے<br>بڑھ بڑھ کے ہزاروں ختم کیجئے | جب نام نبیؐ عشا تو سنو<br>ہے شافع محشر اپنا نبیؐ        | غل صلی علی کا ہم کیجئے<br>دوزخ کا یار و نہ غم کیجئے     |
| ہے عرض میر حافض کی شاہا                              | اب مجھ پر نگاہ کر م کیجئے                               |   |   |
| میری بھی شاہا ادا کیجئے<br>ویران ہونے پاؤں شاہا      | مجھ بیوا کا دل شاد کیجئے<br>اب خانہ دل آباد کیجئے       | بحر گنہ میں ڈوبا ہوا ہوں<br>میں ہوں غلام آپ کا یا محمدؐ | رشد میری بھی یاد کیجئے<br>قید الم سے آزاد کیجئے         |
| ہے کون تم بن بکواسیلہ<br>اعدائیں مں متنبہ جزو کلی    | اب کس سے اپنی فریاد کیجئے<br>یا شاہ او کو بر باد کیجئے  | ہو جس کے دلمیں بغض بہتیر<br>ہے کون تم سا ایسا وسیلہ     | اس اہل کس کی کیا یاد کیجئے<br>جو کہ کو اپنا دوستا کیجئے |
| میں بکا ہوں حافظ ثنائوں                              | ہر وقت میری ادا کیجئے                                   |   |   |

جدھر میں کھڑا ہوں او دھر تو ہے حاضر جدھر تو ہے حاضر وہی جائے ہوئے  
جو ہو کا مکاں ہے وہ ہے خاص تیرا وہاں جس جگہ دیکھو بس تو ہی تو ہے  
ہر ایک جائے ہر گھٹ میں ہر سرکہ میں جدھر دیکھا آیا نظر تیرا جلوہ  
تو ہر رنگ رنگا رنگوں میں ملا ہے ندا سخن اقرب کی ہر چار سو ہے  
ابھی تو حاضر و ناظر ہے ہر جا ابھی تو اول و آخر ہے ہر جا  
ابھی تو باطن و ظاہر ہے ہر جا ابھی ہر ایک جا تیری آرزو ہے  
کوئی مست ہے کوئی مخمور ہوا ہے کوئی وجد کے حال میں گھومتا ہے  
کوئی خود سے بے خود ہو یہ کہہ رہا ہے میں تیرا ہوں لے رہا مجھ میں تو ہے  
کوئی عاشق حور و حسن پر ہی ہے کسی کی ہوس دل میں زر کی بھری ہے  
کوئی میر ہے اور کوئی جوہری ہے یہ سب ہیں مگر سب کا تختار تو ہے  
تیری یاد ہر دلمیں ہر دم ہے داور تیرا ذکر و تہا ہے ہر جائے اکثر  
تیرا جلوہ کونین میں ہیگا انہر جہاں دیکھو موئی توئی ہو ہو ہے  
پکار ہے معبود کو کوئی اپنے کوئی رام و لچمن کی سیوا کرے ہے  
کوئی مست ہو حال اپنے سے بخود تجھے ڈھونڈتا جا سجا کو بکواس  
خدا وحدہ لا شریک لہ کو احد جا نکر شرک کرتے ہو پھر کیوں

کہیں لنگ مہادیو کا پوجتے ہو برہمن تمہاری پہ کیا گفتگو ہے  
ہو تم کون کیا تھے کہاں تھے ہوئے کیا حقیقت کو آپ اپنی سوچو اتنا  
اوسے بھول کر نام مست لکھی کا یہ حافظ کی لے شفقہ گفتگو ہے

### ایضاً مثلث درصنعت تازہ مخترع

فرش سے جانب عرش اعلیٰ سدھار  
ملکے باتیں کئے ہیں خدا سے رسولِ عمیر ہمارے  
یوں پکارا اٹھو اے خدا کے پیغمبر  
آج برا مکان چلے ہاں چلے آشاہِ محشر ہمارے  
اتبیا کر رہے ہیں سبھی انتظار  
کر کے آراستہ بر سر راہ بھیجے آریکے پیار  
آج آتا ہے بر عرشِ محبوب مولا  
دولت و بادشاہ ہو گئے احمد کے سرور ہم لوگ سارے  
گردنیں ہو گئیں سب کی ایک بارگی غم  
پہنچے ایک دم میں مل گفتگو بھی کئے اور بھیا اشارے  
آئے یک پل میں پھر وہاں سے سلطان والا  
اب تم آپ کی آپ محبوب رب ہو ہمارے ہمارے

آج کی شب رسولِ مکرم ہمارے  
شبِ معراج کو جا  
حکم سے حق کے جبریل نے آکے در پہرہ  
حق بلاتا ہے تم کو  
بزمِ افلاک ہے آج شبِ گرم ساری  
فرشِ فراش نے سب  
تھا یہی حورو غلمان میں غل اور چرچا  
واہ واہ زہے قسمت  
تھا یہی غل کہ پہنچے شیخِ دو عالم  
تھے یہاں کہ وہاں پر  
کر کے گلشت ہر سمت بر عرشِ اعلیٰ  
کیا کرے وصفِ حافظ

### ایضاً

کیا اوس کو غم ہے صابو روزِ حساب سے  
بے غم سدا میں حشر کے ہم سب عذاب سے  
آگاہ منکر و میں تمہارے جواب سے  
خواہش نہیں ہے کچھ مجھے عطر و گلاب سے  
عاشق ہوں عشق ہے شبہ ام الکتاب سے  
رکھتا نہیں ہوں کام کسی شیخ و شاب سے

ہے جس کو عشقِ حسنِ رسالتِ تاب سے  
روزِ ازل سے ہم ہیں غلامِ محمدی  
کہد نیکی امتی ہیں رسولِ کریم کے  
کافی ہے بوسے عرقِ رخِ پاک احمدی  
واصف ہوں مدح خواں ہوں غلامِ رسولِ نبوی  
صبح و سہا ہمیشہ بجز نعتِ مصطفیٰ

اپنا جمال پاک دکھا دو نقاب سے  
روز جنا بچ گئے خدا کے عتاب سے  
غافل نہ ہو عزیز خدا کی کتاب سے  
مت دوستی رکھو کسی خانہ خراب سے  
ہر دم رکھو امید اسی کی جناب سے  
ڈرتا نہیں جو کوئی خدا کے عذاب سے

پردہ دوئی کا دور کرو یا شبہ اُمم  
یا رو کرو نماز سدا دل سے تم ادا  
ہر دم کرو تلاوت قرآن با وضو  
حمد و ثناء میں دلو رکھو مشغل سدا  
غفار ہے وہ بخشدے چاہے تو ان میں  
میشک وہ دوزخی ہے جہنم ہے اسکی جا

صدقہ تمھاری آل کا حافظ کو یا نبی  
سیراب کرو دوشتر میں کوثر کے آب سے

|                           |                           |                             |                           |
|---------------------------|---------------------------|-----------------------------|---------------------------|
| دین احمد بڑھا دیا کس نے   | دین عیسیٰ گھٹا دیا کس نے  | احمد پاک کا بقرآں یوں       | وصف ہر جا بتا دیا کس نے   |
| باغ و صف رسول احمد کا     | مجھ کو بلبل بنا دیا کس نے | سب اوسیکا طفیل ہے یارو      | ایسا رتبہ بڑھا دیا کس نے  |
| پوچھے عیسیٰ سے جاکے کوئی  | رتبہ ایسا بنا دیا کس نے   | یدِ بیضا یہ کوئی بیھڑے نہیں | حرف بولا سنا دیا کس نے    |
| کوئی تحقیق نور سے کہے     | پارکشتی لگا دیا کس نے     | رکوع یسفا میں تھا کہتے ہیں  | نور ایسا بنا دیا کس نے    |
| بے خبر تھے کلام سے اپنے   | ہم کو واقف بنا دیا کس نے  | شب معراج خود بلایا رو       | اپنا جلوہ دکھا دیا کس نے  |
| سیر افلاک لے کر دم میں    | یہہ تماشا دکھا دیا کس نے  | یہ کسی کام کے نہ لائق تھا   | پر یہہ دکھو بسا دیا کس نے |
| شکر کر کس طرح تھا حافظ تو |                           | تجھ کو شاعر بنا دیا کس نے   |                           |

قصیدہ دارھی منڈول کی تہنیتیہ میں

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَانَ صَاحِبَ بَدْعَةٍ أَمْنَهُ  
اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ لَيْسَ جَسَدٌ فِيهِ نَجَسٌ وَلَا نَجَسٌ  
کی تو اوس کو اللہ تعالیٰ بچائے گا قیامت کو بڑے غم والہ سے۔

مان نے میرا کہا دارھی منڈانا چھوڑے  
کچھ تو رکھ غیرت ذرا دارھی منڈانا چھوڑے  
دیکھو آئینہ میں جاو دارھی منڈانا چھوڑے  
ولے بر تو اتھا دارھی منڈانا چھوڑے

اے محنت بے حیا دارھی منڈانا چھوڑے  
کیا نہیں تو دیکھتا ہے مومنوں کی راہ و رسم  
ڈرھنڈے اور نئے کپڑے پہن تیار کیا ہر فرق  
شکل تیری دیکھ کہتا ہے مسلمان تجھ کو کون

|  |                                      |
|--|--------------------------------------|
| ہے جواں تو تجھ کو کترانے سے وارھی کیا عرض  | غور کر تو ہی بھلا وارھی منڈانا چھوڑے |
| مخملوں میں تجھ کو آنے سے نہیں آتی ہے شرم   | اہل غیرت ہے تو جا وارھی منڈانا چھوڑے |
| کس محنت کی ہوا ہے تجھ کو صحبت کا اثر       | گر نہیں ایسا ہوا وارھی منڈانا چھوڑے  |
| لے پس اب سرخ جوڑا یا کہ دھانی تو لباس      | یا نہیں اسے سدا وارھی منڈانا چھوڑے   |
| تجھ کو سمجھاؤں کہاں تک ابے باں بھی تھک گئی | یہ جیڑوں کے پیشوا وارھی منڈانا چھوڑے |
| پوچھ عالم سے حدیثوں میں بھی پڑھ کر دیکھ لے | کام ہے بہ نارا وارھی منڈانا چھوڑے    |

میں تو حق کہتا ہوں اور حق بات کو سن کر عیب  
ہو نہ حافظ پر خفا وارھی منڈانا چھوڑے

|                            |                           |                               |                            |
|----------------------------|---------------------------|-------------------------------|----------------------------|
| کفر یا کل شادیا ہم نے      | دین کا ڈنک بجا دیا ہم نے  | شاد ہو شاد ہو رفیق تو تم      | دین احمد بڑھا دیا ہم نے    |
| یتیم اسلام ہاتھ میں بیکر   | کافروں کو بھگا دیا ہم نے  | دشمن دین جتنے تھے انکو        | خاک رخوں میں ملا دیا ہم نے |
| نعت احمد کے محفل میں       | دل عدو کا جلا دیا ہم نے   | دوست و صحت مصطفیٰ رکھو        | دیکھو تم کو حجت دیا ہم نے  |
| سر یہ اب بار کچھ ہمار نہیں | حق کی باتیں سنا دیا ہم نے | اب چلو یا نہ تم چلو یا رو     | راہ سیدھی دکھا دیا ہم نے   |
| ہم نے احمد کو دل دیا اپنا  | اونکا بندہ بنا دیا ہم نے  | اپنے خواہش کر نیگے ہم زلکی    | دل سے سیکو بھلا دیا ہم نے  |
| حبت دنیا سے آگئی نفرت      | دل سے دنیا چھڑا دیا ہم نے | وائے کچھ بھی نہ ہم نے کی لنگی | عمر لوں ہی گنوا دیا ہم نے  |
| پنا حافظ سنا کے یہ تیری    | ادوستوں کو لگا دیا ہم نے  |                               |                            |

جواب

اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلُوْا

قصیدہ

|                        |                      |                        |                     |
|------------------------|----------------------|------------------------|---------------------|
| رتم کس سے ہوئے ثنا     | رسولِ مطہر کی        | خدا خود کہ ہے ثنا      | ہمارے چمیر کی       |
| کلامِ آہلی میں         | خداے دو عالم نے      | لکھی ہے ثنا ہر جا      | شہ روزِ محشر کی     |
| کوئی کیا ہے جانتے والا | جو رتبہ ہے احمد کا   | خدا نے عجب حرمت        | انھوں کی ہے برتر کی |
| بنی کلہم تھے بجا       | نہیں اسپں شک اور شبہ | مگر شان برتر تھی       | عجب اپنے سرور کی    |
| بنی کی رسالت پر        | بنی کی نبوت پر       | ملی ہے گواہی شجرِ حجاز | اور پختہ کی         |

|   |   |  |  |
|---|---|--|--|
| جو کافر بیدین تھے<br>یہ عرض ہو صبح و سوا<br>یہ شوق ہو دلکویا  | ہزاروں ہوئے مومن<br>میری لے خداوند<br>رہوں خدمت میں سدا   | قبوے بدل بعیت<br>علائی ملے مجھ کو<br>یہ آرزو یارب کو | رسول پیغمبر کی<br>محمد کے در کی<br>بر اس احقر کی |
|   | یہ عرض ہو حافظ کی<br>دکھا دے مجھے صدمت  | اکہی بلطف و کرم<br>رسول پیغمبر کی                    |  |
| کھلیں گے احوال جب بخت اودھر ہمارا اودھر تمھارا<br>کے رہے گی ہوائے دولت کے ہرگی ہوائے جنت<br>بجز رسول خدا مکرم ہنوگامست کا کوئی راحم<br>کے ہیں پوشیدہ کام جو جو بے بھلے نیک باد عزیز<br>کہاں تلک تم رکھو گے اخفا عزیز و جب ہوگا حشر برپا<br>کرو گے جو کچھ وہی لیک گا یہ سب جہاں کا تھاں رہیگا<br>کوئی جہنم کے ہوگا قابل کوئی توحیت میں ہوگا و فہل<br>یہ جہت دنیا و بیچ خالی نہیں کسی کا ہے کوئی والی | چھپے ہوئے کام ہونگے اظہر اودھر ہمارا اودھر تمھارا<br>عرض سچی ہونگے حال اظہر اودھر ہمارا اودھر تمھارا<br>رہیگا نفسی وہاں زباں پر اودھر ہمارا اودھر تمھارا<br>وہ سب عیاں ہونگے آج یکسر اودھر ہمارا اودھر تمھارا<br>کھلیں گے مضمون سب ہاں پر اودھر ہمارا اودھر تمھارا<br>وہاں عمل ہونگے سب منور اودھر ہمارا اودھر تمھارا<br>عرض چلیں گے تمام لشکر اودھر ہمارے اودھر تمھارا<br>کنارہ کش ہونگے وہاں برادر اودھر ہمارا اودھر تمھارا |  |  |
| ابھی حافظ کو اور ہم کو کرم سے بے بخش اپنے سب کو<br>بہی رہے گا بیان زباں پر اودھر ہمارا اودھر تمھارا   |   |  |  |
| جدھر نظر کر کے دیکھتا ہوں اودھر کو دور تو ہی تو ہی ہے<br>کیسکو دیکھے کے دکھائے کیسکو کچھ دیکھے آزمائے<br>کسے بساؤ کے اجاڑے کے ہنساؤ کے رولاوے<br>کہا ہے تو ہی نے لا تحرک نہیں ہے ہیں ذرا شک<br>بجز تیرے کہے ہے قدرت بناے قطرہ میں ایک قطرہ<br>تو ہی ہے رازق تو ہی ہے آقا تو ہی ہو خالق تو ہی ہو مولا<br>ہر ایک جا میں ہر ایک گھٹ میں تمام دیر و رحم کے اندر   | نہیں کوئی جا تجھ سے خالی ہر ایک جا پر تو ہی تو ہی ہے<br>عجب ہے حکمت تیری پیاری جہاں میں نور تو ہی تو ہی ہے<br>ملے کسی سے کے ملاؤ جو کچھ ہی اظہر تو ہی تو ہی ہے<br>خلق جن و بشر ملائک سمجھ نہیں اظہر تو ہی تو ہی ہے<br>یہ تیری زیبا ہے جھلک مکت جہاں پرور تو ہی تو ہی ہے<br>جو چاہے تو وہ کرے خدا یا ہمارا دور تو ہی تو ہی ہے<br>مجھے حافظ میں تجھ کو اپنا ہمارا سربر تو ہی تو ہی ہے   |  |  |
| ایسے دل بندگی میں کس نے کرتا تو سنتی ہے   | خلاق دیکھ کر تیرا تماشا سار غیبتی ہے  |  |  |

تجھے پیدا کیا اللہ نے کس واسطے ایدل  
وہاں بھی بندو خالق کے ادا کرتے عباد میں  
اوردل کیا تو ہندو کافروں سے بھی ہوا کمتر  
ہزارافس وہ مرتد کہاں اور تو کہاں ایدل  
عبادت کرا طاعت کر بھی مطلب آونیکے  
جو بے توبہ کے مر جاؤ اس پر کیا کہوں ہے  
ارے کمبخت کیا سویا ہے اٹھ ہشیاں ہو جلدی

بھکھو بھول جاتا ہے یہ تیری کسی مستی ہے  
جہاں جنگل میں مومن کی کہیں وگھر کیستی ہے  
نظر سے دیکھ تو کسی انھونی بت برستی ہے  
ایکے واسطے تو تجھ پہ ایسی تلکدستی ہے  
تیرے اس حال پر مخلوق سیاری ترستی ہے  
ہڑی ایدل لحدیں مار گزروں کی برستی ہے  
کمالے جو کما نا ہے یہ بس دو دیکھی ہستی ہے

کہا تک تجھ کو اب حافظ بھلا بھلاے نادان  
یہہ کسی تیری غفلت ہے یہہ کسی تیری سستی ہے

بندگی کر ب کی تیری جب تلک ہے زندگی  
دولت و گھر سیم اور زرب میں رہیائیکا  
حب و نیا چھوڑ دے دلوں کا حق سے مل  
دن قیامت کے بہت پچائیگا اور روئیگا  
بعد مردن خلدیں بیشک بجا دیگی تجھے  
وعظ میرا مان لے اور اسکے اوپر کر عمل  
قبر میں سرش کرینگے تجھ سے جب منکر نکیر  
جسم گل جائیگا تیرا کھاویں گے سب بار و مور  
قبر میں یہہ ناز و نخرہ کچھ نہ کرنے پائیگا  
مان لے حافظ کا کہنا اس تیری خیر ہے

ورنہ محشر میں اوٹھا ویگا بڑی شرمندگی  
کام آویگی نہ وہاں یہہ تیری دولت مندگی  
بات میری مان لے کر دوردل سے گندگی  
رائیگا کرتا ہے بھائیجاں کیوں تو زندگی  
بخشا کر حق تعالیٰ سے خدا کی بندگی  
مت اور اے تو نصیحت کو میری در زندگی  
بھولجا ویگا سبھی اس وقت پر خوشدگی  
تو جوانی پر نہ اتنی مہرباں کر زندگی  
وہاں مزاج گرم رہو بیگانہ خوئے تندگی  
مت کبھی کر اید لا ہرگز تو ایسی زندگی

قصیدہ وار صحنہ مندی تینیہ میں

حدیث شریف اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَمَّ بِأَحْفَاءِ  
الشَّوَارِبِ وَأَعْفَاءِ اللَّحْمِيَّةِ بِشِكِّ رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ  
حکم فرمایا سر نیچیں خوب پست کرنے اور وارڈھیاں بڑھا رکھنے کا۔



زنجوں کی جیب نازت لپا رہیں سے نکلے  
کیونکر کہ میں حدیث نبوی کے جیب وہ منکر  
داڑھی کو صاف کر کے رکھے دراز لب جو  
بے غیرتوں کو کچھ بھی آتی نہیں ہے غیرت  
ہے زندگی میں تجھ سے نفرت تو بعد مردن  
بیزار ہوں فرشتے اوس دشمن نبیؐ سے  
جو منکر حدیث نبویؐ ہے اے عزیزو  
اے درخند و ہوا کیا تو بہ کرو تم اب بھی

آواز لعلت اللہ چرخ کہن سے نکلے  
کس طرح اونچی گردن قیدِ سن سے نکلے  
کیسے بتائیے وہ رنج و محن سے نکلے  
داڑھی منڈا کے کیونکر باہر محن سے نکلے  
کیا خاک دفن کرتے تجھ کو وطن سے نکلے  
روحِ نجس جب اوس کی ہر موتن سے نکلے  
خوشبو کے بارے بدلواو کے کفن سے نکلے  
اور جانِ لویہ ولس گویا گہن سے نکلے

کلمہ زباں یہ میری اوسوقت پر ہو جاری  
حافظ کی یا ابھی جب روح تن سے نکلے

جب موت سر پہ آ کے گھڑی تب سمجھ پڑی  
معلوم اس گھڑی ہوا احوالِ خیر و شر  
جو وقت روح تن سے لگا کھینچنے ملک  
نہلاؤ مہلا کے جبکہ معطر کے تمام  
دنیا میں سب سے رہتے ہیں ہلکے روز و شب  
دنیا میں آہ کچھ نہ رکھا قبر کا خیال  
مدفون کر کے آئے سبھی جبکہ غولش و یار  
ہے فرشتے ان کے جس وقت پر میری  
هٰنَ رَبِّکَ نکمیر و منکر نے کہلے و ماں  
افسوس عمر کھو یا یہ نہیں اپنی حرص میں

اور شکل موت دیکھا بڑی تب سمجھ پڑی  
پڑنے لگی اجل کی چھڑی تب سمجھ پڑی  
تکلیف آہ تن پہ پڑی تب سمجھ پڑی  
دیکھی کفن کی جبکہ گھڑی تب سمجھ پڑی  
جب لاش و ماں اپنی پڑی تب سمجھ پڑی  
جب خاک تن پہ آ کے پڑی تب سمجھ پڑی  
پریش کی جبکہ پہنچی گھڑی تب سمجھ پڑی  
کھینچی قبر سے ایک کڑی تب سمجھ پڑی  
جس دم لگائی ایک چھڑی تب سمجھ پڑی  
مرقد میں لاش جبکہ سڑی تب سمجھ پڑی

دنیا کی نعمتوں میں میں حافظ عقابے خبر

تکلیف جبکہ مجھ پہ پڑی تب سمجھ پڑی

مت اس میں قدم رکھ ماں میری بہ کو چنگی زوالی ہی

بہم عشق بلا ہے دیکھ کبھی کیوں مت بنی متوالی ہے

اس کو چہ میں جو کوئی اکے بسا یہ سمجھو اس پھر وہ  
 کر اپنے بیا کی تو خدمت ہے تیرے لئے اس عظمت  
 دل لینے پیا کا ہاتھ میں لے ہر وقت لگا تو اس کے گلے  
 نیکی کا لگا تو باغ یہاں کچھ تخم محبت ہو اس آن  
 وودن کی ہو کچھ یہ دنیا اس دنیا میں ہے کون اپنا  
 یہ دولت ماری او نیچے گھر کس کام کی تیرے ادب  
 کوئی چاہتا ہے مال یا یوں کو کوئی عورتوں کو کوئی عیوں  
 ست جہاں میں نہیں اس دل کچھ قرب الہی کر حاصل  
 سونہار پیا کا کر چھڑمت اپنے پیا کر بڑ بڑ  
 ہر اک سے ڈامت کر ہر دم کر کس پہ نہ ناحق ظلم و تم  
 یہ چلنا پھرنا اپنا اب یہ نقص و نفع ہر ایک مطلب  
 اب منزل و آگے بھاری اور بری بالکل اندھیری  
 جب پیو کا بلانا آوے گا روح قبض وہ کر ہی دیگا  
 کیا بہن کے پھرتی ہے زیور کیا خربتاتی ہے گھر گھر  
 نا اپنے پیاسے ڈرتی ہے نافر عقیبتی کرتی ہے  
 حافظ کی نصیحت مانو زرا پختہ و گے ورنہ در عقیبتی

اس منزل تک ہو کون سا یہ حکمت سے کب خالی ہے  
 رکھ اس سے ہمیشہ تو الفت پس تیرا وہی دکھوائی ہے  
 ہر مقصد تیرا اس سے ملے کیونکر کہ وہ تیرا والی ہے  
 تائیرے لئے کام آوے ہاں تو ماں تیرا وہ والی ہے  
 یہ بچے کس کے کس کی ماں نہ سالانہ نہ سالی ہے  
 ہم دیکھتے آئے لاکھوں گھر گھر والا نا گھروالی ہے  
 جب موت سے بڑا کام اونکو تب ہوتا نہیں کوئی والی ہے  
 جب کام پڑیگا آ شکل تب خلا سے گھر خالی ہے  
 اس خرد پہ تیرے تھو او تھو کیا منہ یہ بالی ہے  
 یہ کس کا گھر حل یہاں تم کیا نہ بھیجی گھروالی ہے  
 حکمت ہو اس کے ہاتھ میں سب خاص پنا گھربالی ہے  
 وہاں خاک بچو ہے پیاری وہاں تکیہ ہو نہ نہالی ہے  
 کچھ ساتھ نہیں تب آویگا کیوں جس تو اتنی پالی ہے  
 مرتے ہی یہ چھینکے زبور جو کان میں بالابالی ہے  
 گھر دار کی خاطر مرنے ہے کیا ٹٹنے ڈانڈ والی ہے  
 وہ وقت ہے ایسا خستہ را کوئی کس کا نہیں ہا والی ہے

### ایضاً ورنہ

اس دور آخری میں کیا آدمی سیانے  
 عابد اگر چہ ہیں بھی تو سوس ایکد وہیں  
 افتد اور بنی کی دل سے اٹھا محبت  
 ویران کر کے یار و اب خانہ خدا کو  
 لالچ سے زر کے نفی دیتے ہیں جھوٹے فتویٰ  
 اشرف زاوہ عالم قابل و پیر زائے

مانیں نہ حکم رب کا بلکہ کریں بہانے  
 افسوس لگ گئے ہیں اتر بیاج کھانے  
 دنیا کے مال و زر میں ہیں ہو رہے دیوانے  
 آباد کر رہے ہیں و کچھ شراب خانے  
 قاضی شرع دیں بھی رشوت لگے ہر کھانے  
 چند و مدک و افیوں سلگ گئے آٹھانے

بالکل خدا بنجا کی دل میں حیا نہیں کچھ  
و غلط و نفع جہاں ہوا نکو اگر بلاؤ  
مقدور مہرتے حج کو جاویں بچھوڑ گھر کو  
شہ وادل اونکا دادا جو پیر ہو گیا بانکا  
کیڑے سیاہ کر کر بہنیں جسم ابتر  
پیر زر بھی ہیں اگر تو وہاں بھیک مانگ کھاویں  
بد چال عورتیں بھی چھٹی کو پو جتی ہیں  
چھٹی جو ہو گیا پتھر سنگو اکے کا لا بکرا  
چوٹی کو کھول بھگتن گھونے بھی سر ملا جب  
افسوس و حسرت کرتے ہیں کسی بدعت  
محشر میں حال اونکا کیا ہو گا لے عزیزو  
اے مشفق و رفیق حافظ کا وعظ سنکر

کم سن جوان لڑکے گانجا لگے جلائے  
ہرگز وہاں ز آویں تیلادیس پہلے  
کہتے ہیں کون جاتے تکلیف یوں اٹھانے  
وہاں جھولی بھاؤڑا لے حج کو لگے ہر جانے  
کر دوم دوم ہر جا آ لگ لگے جگانے  
اور پھر کند وریاں کر بجاویں شادیانے  
سیندور و تیل جی بجاویں وہاں لگنے  
اوسکی کراویں حیرت دیکھو یہ کارخانے  
اؤلا د اوس سے مانگیں ہر تنگ لگے بھگانے  
کہلاتے ویندار اور یہ اوسکے کاخانے  
میں کہہ نہیں ہوں سکتا میرا خاں جی جانے  
اسلام پر چلو تم سب چھوڑ دو بہانے

### پند سود مندی برای جہلمان

افسوسے یار و نمودنیا کا کیسا کار ہے  
مانناپ کو تکلیف میں ہر غم غضبان پر کریں  
عورت جو کچھ کہہ دے ذرا خوش ہوا ہے لادیں بجا  
لیکے کہیں ہو کر خفا جاتا نہیں میں جا رہے جا  
نادر بھی شے عورت اگر مانگے تو اسکو زود تر  
عورت تو کیا عورت کے گمانناپ بجاویں ادھر  
افسوسے مانناپوں سے بھی فضل ہو گیا وہ سبھی  
کس ناز سے تجھ کو بھلا یا لاسنہال بڑھا  
او بیوقوف اور بیخبر بچپن ذرا تو یاد کر  
اوس وقت پر یہ ہاس اور سر کہاں رہتے بتا

افت تو عورت سے رکھیں اور باپ سے عار ہے  
کچھ خوف حق سے ناؤریں کیا دل بنا نجا رہے  
گر کچھ کہیں مانناپ تو بویں مجھے تو کار ہے  
کیا مجھ کو نوکر ہے رکھا یا تو میرا خاں رہے  
لاویں ہر فن ڈھونڈ کر جلدی سے بے تکرار ہے  
جلدی سے جاویں دوڑ کر پوچھیں کہو کیا کار ہے  
جن سے یہ غم ہو گئی اونے تو یہ گفٹا رہے  
خود آپ نا کھا کر کھلا یا تجھ کو سوویا رہے  
جب فضل تھا کیا تھا تو اور اب تیرا کیا کار ہے  
دھونے نجاست تھے تیری مانناپ جی اپنا رہے

نیچے قدم مانبا کے فروس بے تکرار ہے  
اوسکے نے ہنگی سقر جہیں عذاب اور ہے

قرآن میں مانبا کے آداب کا ہیکل بیل  
مانبا کے دلو اگر کوئی دکھاوے بد گھر

جس میں رضا مانبا کی ہو کام کر حافظ وہی  
انکار کر اُس سے نہ تو راحت اگر درکار ہے

اور اونے جو ہیں اونکے قریں بیٹھے والے  
مہند اونکے قیامت میں جہانیں بھی ہوں کالے  
لا ریب وہ مذہب سے ہمارے ہیں نرالے  
جو صاحب ایمان ہیں خدا اونکو سنبھالے  
اس ملک سے سب جاویں لہابی یہ نکالے  
ہم اپنے کئے کام سمجھی تیرے حوالے  
حاکم ہے تو اور ہم ہیں مدد چاہنے والے  
پڑھ کر کسی اوستا دوسے دو ایک رسالے  
اللہ ہمیں دام لہابی میں نڈالے  
اور ایک نیا اپنا طریقہ ہیں نکالے  
اور رہنا دنیا سے بہ ایمان اٹھالے

یارب تو لہابیوں سے ہم سب کو بچالے  
اور انکی کتابوں پر عمل کرتے ہیں جو جو  
حضرت سے ہمار جھیں کچھ بغض و حسد ہے  
اون مرتد و گمراہ سے اللہ رکھے دور  
اور دوسری یہ عرض ہے تجھ سے میری مالک  
ایمان سے ہم سب کو جلا مارا لہی  
مختار ہمارا ہے میں اُن سے بچا تو  
و قتال کے خلفائوں نے ہے دھوم مچائی  
اے مومنو مانگو یہ دعا حق سے ہمیشہ  
تقلید اماموں کی جہولوں نے دیا چھوڑ  
حافظ کو بچا اُن سے ہی عرض ہے ہر دم

قصیدہ دارطھی مند و نئی تنبیہ میں

اَنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا لِلْحَيَا  
غوب پست کرو و مونجھیں اور چھوڑ رکھو دارطھیاں

حدیث شریف

شکل و صورت اپنی زخوئی بنانا منع ہے  
قول حضرت سے بھی یہ سب کارخانہ منع ہے  
کب سے جائز کیا نہ ہو کہ تم نے جانا منع ہے  
کیا تمھارے واسطے دارطھی بنانا منع ہے  
کیا نہ تمکو ایسے غفلین کہنا منع ہے

لے جو اندر و تمھیں دارطھی منڈانا منع ہے  
حق نے فرمایا اَطِيعُوا اللَّهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ  
پھر جو تم دارطھی منڈانے لب بڑھاتے ہو سدا  
کیوں نہیں تم رکھ کے دارطھی پست کریتے ہو لب  
پہنتے ہو کوٹ اور ٹیلوں پیتے ہو چرٹ

اَسْلَامُ علیک کا کیا پ پ لانا منع ہے  
پر لباس زردیہ تم کو سہانا منع ہے  
کیا نہ مردوں کے لئے سکو بتانا منع ہے  
راگ کی محفل میں آیا کیا نہ جانا منع ہے  
دین کے احکام میں حیلہ بہانا منع ہے

کرتے ہو گڈناٹ شکو و نگو گڈ مار نیک سر  
گرہے امر و یازنا فی صورت و سیرت کا شوق  
ہاتھ اور پیروں کو تو کرتے ہو جو جندیے سرخ  
وعظا اور مولود کی مجلس سے سو سو کوس دور  
صاحبو تو یہ کرو انحال بد یہ چھوڑ دو

شادی خام آبادی

ایک حافظ کی نصیحت تو ہے لیکن نیک ہے  
نیک باتیں سن کے اور سے منہ پڑنا منع ہے

قصید مبارکبادی

آپ کو دیتے ہیں ہم دل سے مبارکبادی  
اہل مجلس میں سبھی دیتے مبارکبادی  
ہو مبارک یہی تم کو ہے مبارکبادی  
یہ دعا اپنی ہے اور یہی مبارکبادی  
اور شب گشت کی ہر دم ہے مبارکبادی  
شوق سے آتا ہے وہ دینے بلکہ کبادی  
شور یاروں نے مجا یا ہے مبارکبادی  
دل سے ہر ایک کے یہ نکلے ہے مبارکبادی  
حق نے یہ روز دکھایا ہے مبارکبادی  
دشمنو تم بھی دو خوش مجھے مبارکبادی  
ہم نے یہ دل سے سنا دی ہے مبارکبادی

ہو مبارک تمہیں یہ حق سے مبارکبادی  
وارثو آو سنا اور بنی کو دیکھو  
یہ سر انجام خوشی بزم سعادت تم کو  
فضل اللہ سے تم دو نور ہو شاد مدام  
ہار و سہرا تمہیں اور گجرے مبارک ہوئیں  
جو کوئی سنتا ہے اذکار رسوم شادی  
تم کو اجند مبارک کرے یہ ساعتِ رُو  
لے بنے حق سے بنی تمکو مبارک ہوئے  
شکر اللہ کرو آج بنے کے پیارو  
دوستوں کو ہے یہ شادی سے ہمیشہ شادی  
ہو یہ منظور نظر شعر ہمارا یارو

دوستو شوق سے آواز سے دیکھو سنلو

یہ تو حافظ نے بنایا ہے مبارکبادی

بانی

رباعی

ممت

ربنا محشر میں ہو اس کا بھلا  
ہے میری یہ التجا صبح و صا

جو پڑھے ہکو کرے جھکو دعا  
یا آہی راستی پر سب کو رکھ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

## قصیدہ در بحر طویل

غرض اس گھڑی کا سنو بیاں تھے رکاب تھامے فرشتگان  
کبھی جبریل بھی خوش دہاں یہ کہے تھارہیں ہر زبا

کشف الدبجے بجمال  
صلو علیہ وآلہ

کہا داربان سے اس نے تب ورجن کھول دی یادوب  
یہاں کون آیا ہی نیم شب کہا ہے قی شہ عرب

کشف الدبجے بجمال  
صلو علیہ وآلہ

کی ہر ایک سمت کو جو نظر بھی دیکھا آپ نے سرسہر  
کوئی دوا تہا ہے شاد تر کوئی ہے کہہ دلیہ خبر

کشف الدبجے بجمال  
صلو علیہ وآلہ

کہیں نوح آدم و نوحیم کہیں جو رہیں باندھ سکے صف بہم  
کہ یہاں شہ ذوالکرم یہی کہتی آتی یقین ہر قدم

کشف الدبجے بجمال  
صلو علیہ وآلہ

مہر دہر الیا تجل ہوا وہیں سر کو اپنے جھکا لیا

ہو سبک لبوئے سارواں در رسول سرور و جہاں  
پس و پیش لاکھوں ملاکماں بادبے ان سحر کوئی دواں

بلغ العلیٰ بجمالہ  
حسنت جمیع خصالہ

گئے یہاں سے پہلے سایہ جب وہ رسول سرور خوش نقیب  
لہا اس نے کون ہے کیا سبب کہو کام کیا مجھے زودایہ

بلغ العلیٰ بجمالہ  
حسنت جمیع خصالہ

گئے پہلے چرخ سے جب گذر وہ حبیب خالق ذی قتر  
کوئی فرش کر ہاراد یہ کوئی دیکھتا ہے نگاہ کر

بلغ العلیٰ بجمالہ  
حسنت جمیع خصالہ

کہیں اہ تکتے خلیل عم کہیں خضر سر کو فناے خم  
ہیں ندائیں مارتیں و مبدوم وہ شہ عرب وہ مہر عجم

بلغ العلیٰ بجمالہ  
حسنت جمیع خصالہ

جو میں پہنچے آپ قریب جاوہ رسول سرور دہرا

|   |   |
|---|---|
| کہوں کیا میں آپؐ ماجرا ہوا شرعاً علیٰ بیبا              | بخوشی خوشی و بصدد ولادہاں ہر فرشتہ یہ کہہ اٹھا        |
| بلغ الصلۃ ایکمالہ                                       | کشف اللجبے ایجبالہ                                    |
| حسنت جمیع خصالہ   | صلوا علیہ وآلہ  |
| جوں جبکہ داخل لامکان وہ جو راز تھا وہ ہوا علیا          | کوئی کہتا بردہ تھا درمیاں کوئی کہتا کچھ نہیں تھا وہاں |
| یہ عرض ہے آپؐ کی خود زباں کہ وہ شعلہ نور کا سا تھا وہاں | یہی اس سے گفتگو بگیاں یہ سخن بصدر حق لیتا ہے وہاں     |
| بلغ الصلۃ ایکمالہ                                       | کشف اللجبے ایجبالہ                                    |
| حسنت جمیع خصالہ   | صلوا علیہ وآلہ  |
| جہاں آئے وہاں سے مکان پر وہ رسول سرور مجرب              | کیا بوجہ سے یہ سب ذکر و وسچائے آپؐ کی پیشتر           |
| عرض عمر و عثمان عسی بریں سچا کی بعد زبیرؓ               | یہی حافظا ہے سخن نشر یہی راویوں سے بھی ہے خبر         |
| بلغ الصلۃ ایکمالہ                                       | کشف اللجبے ایجبالہ                                    |
| حسنت جمیع خصالہ   | صلوا علیہ وآلہ  |

### قصید دیگر در بیان معراج

|                          |                               |                            |                            |
|--------------------------|-------------------------------|----------------------------|----------------------------|
| تم ہو مرتاج یا رسول اللہ | اہل معراج یا رسول اللہ        | آپ کا کون ہے شہنشاہی       | حق نے کی آپؐ کی ہمتانی     |
| تمکو بلایا عرش اعظم پر   | حق تعالیٰ نے لے میرے سرور     | خاتم المرسلین کیا تم کو    | شافع المذنبین کیا تم کو    |
| ایک شب جبریلؑ آد پر      | عرض کی لے خدا کے پیغمبر       | حکم حق سے یہاں ہو نہیں یا  | بعد صلوات حق نے فرمایا     |
| میرے محبوبؐ یہ کہہ جا کر | حق بلاتا ہے تم کو لے سرور     | امر حق لے کے در پہ آیا ہوں | اک براق اپنے ساتھ لایا ہوں |
| بزم افلاک گرم ہے ساری    | باغ جنت میں بھی ہے تیاری      | عرش بھی زیبے مزین ہے       | ہر ملک جا بجا میتن ہے      |
| موصوم ہے فرشتہ لبر علیٰ  | آج آتا ہے دبیر مولا           | آج آتا ہے آسمان پر         | آج آتا ہے لامکان پر        |
| بہر تعظیم تھے کہیں موسیٰ | کہیں یونسؑ کھڑے تھے اور عیسیٰ | کہیں داؤد اور ذبیح اللہ    | اکہیں تھے کھڑے خلیل اللہ   |
| کہیں ایوب تھے کہیں یحییٰ | کہیں آدم تھے اور کہیں حوا     | العرض تھی مچی وہاں یہ حوم  | آج آتا ہے دبیر قیوم        |
| جب چلے گھر سے سرور عالم  | چرخ اول پہنچے حاجم دم         | دیکھتے آپؐ میں وہاں پر کیا | انبیا ہیں تمام استادوا     |
| سجود قطعی میں انبیاء کی  | فخر عالم نے پیشوا کی          | جب گئے آپؐ چرخ مقیم پر     | بوسے جبریلؑ تب جھکا کر سر  |
| یا رسول خدا اگر بہانے    | بال بھریں زخوں و زائے         | میرے جل جائیں سار بال اوپر | رہ گئے جبریلؑ یہ کہہ کر    |



وہاں آگے کو شافع محشر نور و عظمت کے پردے کو کر کے جلوہ افرا ہوئے بعش علی  
راز مخفی سے ہو گئے آگاہ ہاں فادھی سے تہ سوال اللہ نود حق ہو گیا عیاں ہن ام  
کہتے مابین پروردہ تھا باقی کوئی کہتا بہم تھے وہ آبی جو جو کہنا تھا اور سنا تھا کہے آپس اور نے سارا  
چار رکعت نماز وہاں چھک آئے گھر لپنے شافع محشر حال معراج ہو گیا اب تمام بھیجی صلوٰۃ پر نبی مادم

صدق نیت سے بارہا حافظ تو بھی صلوٰۃ بڑھ سدا حافظ

مرئج

چرخا نامہ

جدید

بعد لبم اللہ با اسم اللہ  
ذکر چرخا سنو ہو ہو اللہ  
عاشقوں پر یہ ہے رمز ظاہر  
پھیرو چرخے کو موتن کے ظاہر  
غور کر دیکھو تو وعیاں ہے  
اوس کا ہو موتیہ بیاں ہے  
اور سر میں یہ بیٹیک کی جاہیں  
ہو ہو اس سے نکلے صدا ہیں  
دونوں نکھوئیں اسکی اصل ہے  
اسیں ہو ہو کار ہتا مشغل ہے  
مال اسکی رگوں کا ہے مالا  
کر تا گردش ہے در ذکر مولا  
رمز تن پر کیا اس کو اظہار  
لو یہ کا تو کرو اپنا سونسا  
ملکے یا ہم ہوئے جب ہر ایک جی  
کیا تیار اک چرخا خاک کی  
ربیع حرفی رکھا اسم اظہار

پیلے کر شکر الحمد للہ  
لکھوں نعت نبی بعد اللہ  
تن کا چرخا عجب ہے نوادر  
تم بھی ہو جاو اب اس سے مار  
تینکے چرخے میں تکلارباں ہے  
پھیر کی پر جیب اسکی دہاں ہے  
دونوں تھم اس کے یہ دونو پا ہیں  
پھیلیاں لکے باتے بجا ہیں  
ناک ہیں الف کی شکل ہے  
جملہ پیچیدہ کلمہ سے کل ہے  
خلق پر نی میں ہے دم کا تاگا  
بار بار روز شب وہ ہمیشہ  
یہ جو چرخا بنایا ہے ستار  
ہے یہ چرخے سے تم کو اگر کار  
آب و آتش ہوا خاک و مٹی  
حق نے قدرت سے خود اپنی آبی  
جب ہوا پانچ عنصر سے تیار

۱۲  
ہاں میں خام چار ہیں مگر فو و گئے و جو یہ سالیں پانچ غلام لکھا ہے اس باب پانچ غلام کا حال لکھا گیا ہے



دم کا داخل کیا اسمیں بیہ تار  
جو ہے سخت روہ چرسے والا  
رنگ اقسام کے اس میں ڈالا  
رنگ پانچوں کے ہیں پانچ دیکھو  
کیا ہے اسرار چرخ میں دیکھو  
گنج مخفی کا رستہ کروہات  
دیکھو پھر آگے تم رنگ فرست  
اللہ اللہ خدا نے یہ چرخا  
رکھا ہر ایک کو موقع سے چرخا  
چرخا چھپید ہے جیگڑوں سے  
یارو اس کو بچاؤ ٹھکوں سے  
ٹلکے ساتوں ہم ساتھ سہیلیاں  
آگے وہ ساتوں بوڑھیاں جواناں  
آئی پھر وہانیہ ناسوت بیگم  
بعد جبروت لاہوت بیگم  
سہیلیوں پہلی ساتوں سہیلیاں  
چروہ غفلت کا کردار اس آن  
جس نے ایمان کی پونجی پایا  
تار کھینچا توڑا توڑا یا  
چرخا ہشیار بیگم ڈلائی  
پاس اسرار بیگم بلائی  
بولی بہناں یہاں آو بیٹھ  
روئی تو عشق وحدت سے منچو

عالم اجسام و مانی خانی  
مرتبہ اسلمہ الہی  
مرتبہ صفات خدا  
عالم ذات الہی مقام ثانی اللہ

پھر جو چھینکا کیا شکر غفار  
دیکھو سانچے میں کیا اس ڈھالا  
پیشلا اوٹلا ہر لال کلا  
کسی درویش کامل سے پوچھو  
خوب سمجھو اسے اور پھرو  
آو تم پھر بمنزل اثبات  
پانچ رنگوں میں چسپس ہیں ذات  
کیسا نادر بنا یا مصفا  
کیا ہی قدرت کا نادر تماشا  
خوب محکم سراپا رگوں سے  
دور بھاگو دوئی کے سگونے  
ساتھ مٹلوں سے ساتوں نکلیاں  
من عرف کی چرخ سات سیڑھیاں  
سہلی جس کی ہے ملکوت بیگم  
پانچوں آئی لاہوت بیگم  
جا بلا لاو رنگ میں رنگلیاں  
چرخا دو بولو کا تو ہم یہاں  
تن کا چرخا اوسے نے پھرایا  
ذکر حق ہو میں چرخا چلا یا  
درو و غم اس کا سارا بھلائی  
دل غنچا اس کا رمانی  
ذکر کرتا ہے کیا چرخا دیکھو  
حلق پرانی میں پھر تار کھینچو

دھیان رکھ اپنا چرخے کے اندر  
 بات شیطان کی سن کے اکثر  
 ٹوٹے گا تم سے یہ جو کبھی تار  
 حشر کا روز جب ہو گا اظہار  
 کیا کہوں تجھ کو کیسا ہواری  
 توڑت تار تو لے دکھیا ری  
 مت گنوا کھیل میں دن و راتاں  
 دلو چرخے میں رکھ کر نہ باتاں  
 ابھی چیزوں کی خواہش ہو کرتی  
 اب تلک بھی نہیں تو سرھرتی  
 تار کھینچو یہ لبسم اللہ بی بی  
 کر کے محکم بہ الا اللہ بی بی  
 رکھ نہ ابلیس لعنہ کی صحبت  
 مان لے دیکھ میری نصیحت  
 صحبت بدنے ہے تجھ کو گھیرا  
 تجھ کو کیا جانے کیا ہو گیا پیرا  
 حرف کلمہ کے میں جملہ بارا  
 پوچھو مرشد سے جا بھیہ اس کا  
 دوست تو سن لو یک رمز تانا  
 تار دم حلق پر فی سنا  
 چو میں ہزار دم کے میں نکل تار  
 تین ہزار ہیں گھڑی کے سنو یار  
 سارے سات اکیسوا اسی دیکھو

کا تو بار یک تم سوت یکسر  
 تار مت توڑو غصے میں آکر  
 ہو گئے اللہ نبی تم سے بیزار  
 ہو گی تم پر غضب کی دہاں مار  
 تار دکھتا نہیں تجھ کو کیاری  
 چھوڑ غفلت پکڑو ہر شبیاری  
 اور نہ ہنس ہنس کے دکھلا تو داتا  
 کھاؤ گی ورنہ کل خوب لاتاں  
 دل نہ چرخے میں بالکل بے دھرتی  
 چھوڑ پھوڑ پناہ تو گرتی  
 بیچ دو با ہو اللہ بی بی  
 اس شغل میں رہو اللہ بی بی  
 ذکر میں تیرے لاؤ گجا حرکت  
 ورنہ آخر اٹھاوے گی ذلت  
 دل میں تیرے بھراے اندھیرا  
 کیوں سدا کرتی ہے تیرا میرا  
 ثانی بار ہیں اول ہیں بارا  
 ہو گا مشکو خبر حال سارا  
 کھوٹیاں ذکر حق کی جانا  
 گھر نہ تن نے میں کوئی بھول جانا  
 شب کے بارہ ہزار ہیں تار  
 سارے سات اکیسوا اسی اظہار  
 یہ اتار وہ پڑھاؤ گے سمجھو

گر سمجھ ہے تو سمجھو عزیزو  
پانچ عنصر کے ہیں پانچ پہچان  
تین سو ساٹھ اسکے ہیں پہچان  
دیکھو چرخایہ کیا بے بدل ہے  
اس پہ کرتا جو کوئی عمل ہے  
واہ کیا خوب ہے تن کا چرخا  
صرف آدم کا ہے ایک جلد  
سن کے نام محمد کو اس دم  
آل شو اصحاب پران کے ہر دم  
سنکے چرخایہ نو تازہ تیار  
خوش رہیگا دو عالم میں ہر بار  
احمد پاک شاہ امم ہے  
اونکا حافظ یہ خاک قدم ہے

ور نہ تم غوطے ناحق نہ کھاؤ  
جلد پونجی کے کپسے ترکاں  
اور ہر دن کے چوٹھ ہیں تاراں  
اوسکی ہر شے میں کلمہ کی کل ہے  
اس پہ بیشک خدا کا فضل ہے  
اسیں قدرت کا ہے سب تماشا  
ور نہ رب ہیگا موجود ہر جا  
کہو صلوا علیہ وسلم  
سب کہو ملکہ صلوة دائم  
جو کرے گا عمل اس پہ دنیا دار  
پاسیگا حشر میں حق کا دیدار  
ماٹھ میں انکے میری شرم ہے  
نویہ چرخا ہوا اب ختم ہے

### قصیدہ در بیان طوطا و بئرا

جواب

اللہ اللہ اللہ ھو اللہ ذوالجلالہ

### قصیدہ

|                        |                       |                      |                          |
|------------------------|-----------------------|----------------------|--------------------------|
| بئرا خدا نے قدرت سے    | کیسی بنایا حکمت سے    | بئرا بنا میرا مولا   | طوطے کو اس میں ڈالا      |
| بئرا کا کیا کردں بیاں  | عجب خدا کی ہیگی شان   | بئرا کا ہر اک اعضا   | رگوں سے محکم کر ڈالا     |
| صورت و یمیرت میں انساں | نہیں بنایا سب بجاں    | کئی لباس زیور سے     | اسے سجا ہے خوش ہو کے     |
| کئی قسم کا کر سنگار    | کیا ہے بئرا بس تیار   | بنا طوطا داور        | چڑھایا زیور بئرا پر      |
| کہا خدا نے پھر اس دم   | کہ وہ یہ طوطے کو محکم | اوسے بٹھاؤ بئرا میں  | یہاں کھولیں جہ میں       |
| وہیں جھکا سر کو طوطا   | کہا کہ لے میرے مولا   | کبھی خدا یا ہرگز میں | نہ بیٹھو نگا اس بئرا میں |

|                           |                         |                            |                         |
|---------------------------|-------------------------|----------------------------|-------------------------|
| اندھیرے اس پتھر میں اب    | نہ مجھ کو دخل کر یا رب  | اندھیرے پتھر میں اب یوں    | ہو کے مقید مجھوں کیوں   |
| کہا خدائے طوطے سے         | مجھوں اس میں خوش ہو کے  | تھوڑے دنوں مجھوں اندر      | کرو جہاں کی سیر اکثر    |
| مجھیں سمجھوں سے کرما ہر   | نکالیں گے پھر ہم باہر   | بحکم رب اس دم طوطا         | خوشی سے پتھر میں مجھیا  |
| جو آیا طوطا پتھر سے میں   | ہوا ہے پتھر خوش جی میں  | لگا ہے طوطا تب اور نے      | وہ میرے عالم کی کرنے    |
| قسم قسم اور کئی کئی بھانت | لگا خوشی سے کرنے بات    | طعام پکوا کئی اقسام        | ہمیشہ کھاوے صبح وشام    |
| ملائی روغن نان و شیر      | وہ کھاوے جیسے بڑی میر   | ہمیشہ کھاوے کر کلوں        | گیا خدا کو اپنے بھول    |
| کہ نہ پچھلا وہ دن یاد     | پکڑ لیا وے گا دنیا د    | نہ خوف بلی کا دل پر        | کچھ ایسا لگیا ہے بے ڈر  |
| اسی طرح گزری کئی برس      | رہا نہ دل پر کس کا ترس  | قریب پتھر کے تلی           | جب آ کے طوطے سے بولی    |
| چلو بہت کی تم نے سیر      | تمہاری بس ہے اس میں خیر | یہ سن کے گل گئے پیر اور پو | رہی نہ طاقت کرنے بات    |
| اوسیدم آ کر بلی وہاں      | پکڑ لی نڈا کھینچی جان   | لگا جو میں میں کرنے تب     | محل سے آئے دور سے سب    |
| تمام خوش و بھائی یار      | گئے ہیں رونے زار و زار  | جو کوئی آتا پتھر پال       | الم سے بھرتا ٹھنڈی سانس |
| کہیں یہ روروائس جاس       | رکھیں یہ پتھر کیونکر اب | گیا جو طوطا دنیا سے        | نہ آوے پھر کراس جاسے    |
| اگرچہ تھی تم کو الفت      | کہاں ہو پھر اس کی رحمت  | عجب تھا طوطا وہ پیارا      | گیا ہے دل کر آوارا      |
| جو خرچے پتھر پر تھے دام   | وہ ہو گئے آخر ناکام     | کوئی نہ ایک ساعت پتھر      | مکان میں اپنے ہے رکھتا  |
| اسے دفن جنگل میں کر       | خوشی سے بھرتے ہیں گھر   | وہ گل کے پتھر ابو دھول     | اوسے جڑھا دیں ہر مڑھول  |
| کیا ختم حافظ نے اب        |                         | پڑھو صلوٰۃ و سلام سب       |                         |

## قصیدہ در زبان زرنانی

|                              |                            |                              |
|------------------------------|----------------------------|------------------------------|
| یہی ریت الفت کی ہے کیا سخن   | میں چھوڑ جنگل نلکے وطن     | سجن میں پکاروں کدھر جا تجھے  |
| سجن کس طرح تو طے گا مجھے     | اگر جانتی تو جدا ہوئے گا   | کبھی دل لگاتی نہ تجھ سے ذرا  |
| ارے کیوں سجن ایسا بیدل ہوا   | تجھے بات کرنا بھی مشکل ہوا | کدھر جاؤں تجھ کو پکاروں کہاں |
| سجن تجھ بنا کیسی گزریگی یہاں | تیری یاد میں نیند آتی نہیں | کسی کی مجھے بات معافی نہیں   |
| کہاں جا کے تجھ کو پکاروں سجن | سجن اور سجن او پیارے سجن   | کدھر جاؤں مجھوں کہاں دل چاہی |
| سجن بن میرے دکو ہے بیکلی     | ملاؤ سجن کو کوئی مجھ سے لا | وگر نہ مجھے اب تو سم دو پلا  |

|   |   |   |
|---|---|---|
| سجن کو میں کس طرح بھولوں بھلا<br>دیوانی ہوئی ہنسنی از جان و تن<br>اتہی ہوا کیا میرا حال ہے<br>سجن مجھ سے میرا جدا ہو گیا<br>سجن مجھ سے کیوں بات کرتا نہیں<br>کمانی میری آج ساری لٹی<br>تو غفار ہے ہم گنہگار ہیں<br>نئی برہنہ ہو سب دوسلام | گیا دل کا سب میرے آرام لے<br>جدائی میں تیری اوپا سے سجن<br>کہ مجھ سے نہوگا کبھی تو جدا<br>اکہی یہ کیا ماجرا ہو گیا<br>سجن بن ہنسنی لکھیں من<br>سجن عمر کی تیری ڈوری ٹوٹی<br>گناہ بخش ہم سب کے بہر رسول<br>کیا یہاں نے حافظ نے اسکو تمام | سجن کیسا مجھ کو گیا داغ نے<br>چلو اب سجن سے مجھے دو ملا<br>سجن تجھ سے تو تھا بھروسہ بڑا<br>کہ غم سے بنا حال یا مال ہے<br>لے گا کہاں مجھ کو ایسا سجن<br>سجن کیوں میرا ساتھ کرتا نہیں<br>اکہی یہ کہ عرض میری قبول<br>ہیں بخش ہم میں بسا عادیں |
|---|---|---|

### معجزہ حضرت صالح بی علیہ السلام کا مودعہ و منی و مکی کے

|   |   |   |
|---|---|---|
| مشک و عنبر سے زباں دھو بیٹیر<br>بلکہ قرآن میں بھی ہے کیا بیان<br>پاک طہنت نیک خصلت پارا<br>کافروں نے مصلحت کر یوں کہا<br>بکھلے یہ کر کے ارادہ سب کے سب<br>معجزہ ایک ہموک دکھلا دو بھی<br>اونٹنی پیدا ہو جس دم سنگ سے<br>ماٹھ سوئے رب وٹھا ہوشا و کام<br>اونٹنی تھکے ایسا بے غول<br>جہا تیری مقبول کی ہم نے دعا<br>پیدا ہوتے ہی وہ بچہ بھی جنی<br>گوش اور دل سے ذرا تم لے لے<br>ایک دن ایک فاختہ عورت وہاں<br>تو میری اک بات سن لو تم تمام | حمد کے لکھ بعد نعت مصطفیٰ<br>لکھا ہے یوں راوی شیریں بانا<br>حضرت صالح بنی تھے ایک بشر<br>ایک دن کا یہ ہے یار و ماجرا<br>معجزہ کوئی طلب کیجئے وہاں<br>اور کئے یوں عرض آکر یا نبی<br>اونٹنی ایک زندہ ظاہر کیجئے<br>جب یہ حضرت نے سنا ان کا کلام<br>کیا کہوں تو حال سب جانتا<br>ما توف غیبی سے یہ آئی ندا<br>شش ہوا اونٹنی ہوئی وہ شہر<br>اب سنو تازی حکایت دیکھنا<br>پیتے تھے آب اس کا خبر دیکھنا<br>ای جاؤ مجھ سے گر رکھتے ہو کلام | حافظ کتر قلم جلدی اٹھا<br>معجزہ صالح کا پھر لکھ خوب تر<br>اپنے پیغمبر کے پہلے سر بسر<br>نام صالح تھا مبارک آپ کا<br>حضرت صالح سے سب چل کے وہاں<br>اے قدرت میں ہم خوش ہو کے تب<br>یعنی اس پتھر سیاہ و سخت سے<br>پیدا ہوتے ہی وہ ایک بچہ جنے<br>نیوں کہے باعجز لے میرے خدا<br>کردے پیدا عرض کر میری قبول<br>قدرت حق سے وہ سنگ سخت تر<br>دیکھی سنے قدرت رب الغنی<br>اوس شہر میں چشم تھا ایک خوش تر<br>یوں لگی کرنے کو ہر اک سے بیا |
|---|---|---|

پانی چشم میں نہیں باقی رہا  
بیانی بی جاتی ہے آکر لاکلام  
تشنگی سے مر رہے ہیں جانور  
عیش و عشرت بعد تم مجھ سے کرو  
سن کے اس عورت کا دونوں کلام  
اونٹنی کو یک بیک زخمی کیا  
حسرتا ان دونوں شخصوں ذرا  
آیا حضرت کے قریب تب دوڑتا  
دیکھے وہاں آوازاں کچھ تین  
یوں کہے خالق سے آئندہ نواز  
الغرض مقبول کر حق نے دعا  
کوئی نہ باقی رہا اس جانام

تشنگی سے ہر لشیرے مر رہا  
مدعا اس وقت ہے میرا یہی  
کیا چرند اور کیا پرند اور کیا لشیر  
راوی لکھتا ہے کہ وہ تھے دو شیر  
تیغ نیکر نکلے وہاں سے وہ نام  
اونٹنی ہو تھری زخمی بے شہا  
کچھ نہ کانپے ملیں از خوف خدا  
اس گھڑی مسجد میں حضرت صالحؑ  
ہو گیا دنیا سے خست باہقین  
یا آہی شہر یہ ویران کر  
شہر ویران میں وہ سب کر دیا  
معجزہ حافظ یہاں سے کر ختم

اونٹنی صالحؑ پیر کی تمام  
قتل تم جا کر کرواؤ کو ابھی  
اونٹنی کو پہلے جا کر مار لو  
نام سے اونکے ہوا میں بے خبر  
جا کے جنگل میں اسے قابو میں لا  
حق نے قدرت سے اٹھا اسکو لیا  
اونٹنی کا الغرض یہ جو تھا  
بیٹھے تھے سجد میں سرانجام  
دیکھے حضرت صالحؑ نے جب یہ آ  
سب کو آفت میں پھنسا حیران کر  
ہو گئے وہ خوار و خستہ ستیام  
یہ صحیح حضرت پروردگار وین مہم

اللہم صل وسلم

مناجات بدر گاہ قاضی الحاجات

وہاں علی محمد

ربنا یا ربنا یا ربنا  
رحم کر از بہر ختم المسلمین  
جز تیرے کوئی نہیں حاجت روا  
ہے اسی سے بس مجھے شرمندگی  
عمرانی ہفت میں ہوں کھویا  
ہائے کیا میں نے کسائی آبرو  
تو میرا مالک ہے اور محنت آری  
عفو کر جو کچھ کیا ہوں خطا  
اور بوقت نزع کلہ از زبان  
ہوں کیوں کا نہ مجھ پر زور و شور

استجب ہذا دعا یا ربنا  
سخت مجرم ہوں الہی لطف کر  
ہے غفور الرحیم تو ہی بحسب  
جز گناہوں کے نہیں کچھ میرا پاس  
حسرتا و حسرتا و حسرتا  
ربنا جو کچھ کیا ہوں فیرو و شتر  
تو جو چاہے سو کرے تیار ہے  
دونوں عالم میں مجھے رکھ سرخرو  
نکلے میرے یا الہی ہر زماں  
حشر میں پاؤں لوائے احمدی

پر خطا ہوں یا اکہ العالمین  
چھوڑ کر جاؤں کہانیں تیرا در  
کچھ ہوئی مجھ سے نہ تیری بناگی  
معفرت کی رہا ہے تجھ سے اس  
آؤں میں کس منہ سے تیرے روبرو  
تجھ کو ہے ہر ذرہ ذرہ کی خبر  
اب طفیل حضرت خیر النور  
اور دنیا سے اٹھا با آبرو  
ہو نہ میری تنگ اور تار یک گور  
ہوئے مجھ پر اتنا لطیف ازیر کی

|   |   |  |
|---|---|--|
| اور تراویدار بھی ہو کہ نصیب<br>کرنہ عصیاں پر تو اب میرے نگاہ<br>مشفاعت مصطفیٰ کی بھی نصیب<br>سب پر مہول خوش بگو تیرے سامنے<br>اور کرو نہیں دوسری یہ التجا<br>مشرکوں سا کرنے مجھ کو غارتو<br>مومنوں کو یا خدائے منصف کو<br>غیب سے روزی مجھے تو کر عطا<br>اور روزی میں ترقی میری ہے | ربنا میری دعا ہو یہ مجیب<br>باغِ جنت کی مجھے دکھلا خضراء<br>اور مہول خدمت میں حضرت کی قرب<br>یہ دعا حافظ کی یا رب کہ قبول<br>رو برو تیرے الہی سر جھکا<br>شرک و بدعت سے الہی دور رکھ<br>کافروں کو جا بجا مجبور کر<br>اور اپنی ذات والا کے سوا<br>چار یا ران ہمیں کب لے<br>ربنا یا ربنا یا ربنا | نار دوزخ سے الہی سے پناہ<br>ربنا تجھ سے ہی ہے التجا<br>اور جو میں نے وصف احمد میں لکھے<br>بہر حنین اور از بہر بقول<br>مجھ کو ایمان سے جلا اور تار تو<br>عشق میں تیرے سدا سرور رکھ<br>لے میرے رزاق دیگر ہے دعا<br>غیر کا محتاج مت کہ یا خدا<br>مستحب حافظ کی فرمایہ دعا |
|---|---|--|

## آغاز مخزن القصائد برای فوائد حاصل عام و نعت شفیع الانام

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم جمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصابح النبوة اور روضۃ الاحباب میں لکھا ہے کہ بارہویں تا بیچ ماہ جمادی الآخر شب جمعہ کو آپ کے والد بزرگوار سے نور مبارک منتقل ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہؓ کو تفویض ہوا راوی لکھتا ہے کہ اس رات کو درگاہ ذوالجلال والکمال سے حضرت جبرئیلؑ کو حکم ہوا کہ تمام عالم کو با انوار اقدس منور کرے اور ضوآن جنت دروازہ بہشت بریں کے کشادہ کر کہ ہمارے محبوب کی آمد کا مشورہ پہنچائے تاکہ ہر ایک درخت و ہر ایک ڈالی و ہر ایک پتہ و ہر ایک پھل سلام کرنے کو جھک جاوے مالک دوزخ و دروازہ دوزخ بند کر کے قفل لگا دے کیونکہ آج کی رات ہماری رحمت و شفقت محمدؐ کی امت پر بہت ہے آج ہمارا حبیب باپ کی پشت سے ماں کے رحم میں آتا ہے جس کی خوشی سے تمام ملائکہ کی زبان پر مبارکیاں ہیں پھر حکم ہوا اسی جبرئیلؑ جا اور ایک علم بنو محمدؐ کی نروں سے لیکر خانہ کعبہ پر

استادہ کر اور اہل زمین کو مبارکباد دی ہے کہ آج کی رات نور محمدی باپ کی پشت سے ماں کے رحم میں قرار پایا ہے خوش ہوا امتیان محمد اللہ تعالیٰ نے ایسا پیغمبر تم کو عنایت کیا ہے قیمت اس شخص کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاوے اور کلمہ پاک سے متعرف ہو کر شرف حاصل کرے

اللہم صل وسلم وبارک علیہ

جواب

کس سے محمد خدایاں ہو؟ ہر سربراہ گز زبان ہو؟ وحدہ لا شریک بیکتا ہے جس کا حکام کن نکال ہو؟

قصید

|   |   |   |
|---|---|---|
| مومنوا اپنا پیشوا آیا<br>شاد ہو شاہ دوسرا آیا<br>دوراب ہوگی از طفیل نبی<br>اشرف المخلق سرور عالم<br>خاص محبوب کبریا آیا<br>غم کسی بات کا نہ فرماؤ<br>شادی لے مومنو کرو ہر دم<br>بہترین پیران حافظ<br>مرحبا رحمت خدا آیا | مژدہ ہو فخر انبیا آیا<br>ظلمت کفر ایک نخت سبھی<br>حق کی جانب سے رہنا آیا<br>خاتم المرسلین و شاہ احم<br>نار دوزخ سے اب نہ گجراؤ<br>من کے تم مولد نبی اسدم<br>دوست و رافع البلاء آیا<br>بلکہ سالار دو جہاں حافظ | مومنوا اپنا پیشوا آیا<br>شاد ہو شاہ دوسرا آیا<br>دوراب ہوگی از طفیل نبی<br>اشرف المخلق سرور عالم<br>خاص محبوب کبریا آیا<br>غم کسی بات کا نہ فرماؤ<br>شادی لے مومنو کرو ہر دم<br>بہترین پیران حافظ<br>مرحبا رحمت خدا آیا |
|---|---|---|

نثر

راوی لکھتا ہے کہ جو وقت نبی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو دروزہ معلوم ہوا اور یہ سبب تنہائی کے گھبراہٹ  
لگیں اور کہیں فوس اسوقت کوئی میرے نزدیک نہیں اگر عبدالمناف کی بیٹیاں ہوتیں تو خوب ہوتا  
اتنوں کیا دیکھتی ہیں کہ کئی عورتیں حسین و خولصورت آئیں کہ جس کے دیکھنے سے کچھ میرے دل کو لکھیں  
ہوئی میں نے بوجھتا تم کو نہ ہوا انھوں نے کہا ہم بیٹیاں عبدالمناف کی ہیں اور چند حوریں بہشت سے میرے  
آپ کی بہنیت کو آئی ہیں میں یہ سنکر بہت خوش ہوئی آمنہ فرماتی ہیں کہ وقت ولادت آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک آواز میں نے ایسا دہشت ناک سنی کہ جس کے سننے سے میں گھبرا گئی او  
ڈری اوتے میں ناگاہ ایک مرغ سفید آیا اور اسنے اپنے پر میرے سر اور سینے پر لے اوسیدم خوف و خط



مجھ سے دور ہوا الغرض بارہویں ربیع الاول شب دوشنبہ صبح صادق کے وقت آفتاب عادت برج اقبال سے طلوع ہوا یعنی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جمال جہاں آرا سے فرش خاک کو منور خوشبو سے معطر فرمایا اوسیدم سرور وہاں تولد ہوئے اب مسلمانوں کو لازم ہے کہ یہ قصیدہ برائے تعظیم کھڑے ہو کر پڑھیں۔ اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

### قصیدہ

|                         |                            |                         |
|-------------------------|----------------------------|-------------------------|
| اٹھو منو بہر تعظیم سب   | تولد ہوئے بادشاہ عرب       | تولد ہوئے سرور وہاں     |
| تولد ہوئے بادشاہ زمان   | تولد ہوئے آج شمس الضحیٰ    | تولد ہوئے آج بدر الدجی  |
| تولد ہوئے آج ماہ کرم    | تولد ہوئے شاہ عرب عجم      | تولد ہوئے رحمت العالمین |
| تولد ہوئے شافع المذنبین | تولد ہوئے ماہ جو دو عطا    | تولد ہوئے فیض شاہ وگدا  |
| تولد ہوئے حاتم امثال    | تولد ہوئے شاہ کون وکان     | تولد ہوئے خواجہ دوسرا   |
| تولد ہوئے دین کے پیشوا  | تولد ہوئے آج فخر البشر     | تولد ہوئے سرور بحر و بر |
| تولد ہوئے آج محبوب حق   | تمامی بقول کا ہوا سینہ شوق | تولد ہوئے مقتدرائے زمان |
| تولد ہوئے خاتم رسلا     | شیفیع دو عالم تولد ہوئے    | رسول مکرم تولد ہوئے     |
| تولد ہوئے اثرب الانبیا  | تولد ہوئے حافظ دوسرا       |                         |

کہتے ہیں کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے آپ نے اپنی پیشانی روشن اوپر زمین کے رکھی اور سجدہ کیا اور انگلی شہادت کی آسمان کی طرف اٹھائی اور امت عامی کی مغفرت چاہی اوسیدم رات غیب یہ آواز آئی اَشْهَدُ وَايَا مَلَاٰئِكَةٍ اِنْ حَبِيبِي لَا يَسْنِي اُمَّتَهُ عَنَّا الْوَلَدُ وَكَهْكَيفَ يَخْلُقُهَا يَكُونُ مَا اَقِيَامَهُ يَعْنِي شاہد رہوئے فرشتو میرے کہ میرا دوست وقت و کلامت کو نہ بھولا تو قیامت کے دن کیونکر بھولے گا اس واسطے آپ کی شان میں وَكَمَا اَنْزَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ آیا ہے اُمّہ فراقی میں کہ بعد تھوڑے عرصہ کے آسمان سے ایک ابر سفید آیا اور حضرت کو میری گود سے اٹھائے گیا پھر ایک آواز آئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرق سے مغرب اور چپے شمال تک چاروں سمت عالم میں پھراؤ اور ان کا جمال جہاں آرا دکھاؤ تاکہ تمام مخلوق آپ کی صورت سے واقف ہوئے پھر فراقی جی کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے

اوس شب کو میرے مکان میں چراغ نہ تھا مگر ایک نور مجھ کو ایسا دکھائی دیا کہ اوسکی روشنی سے مجھے ملک شام کے محل نظر آئے اور بعد اسکے کچھ عورتیں اُن میں نے اوجھیں دیکھ کر پوچھا تم کون ہو انھوں نے جواب دیا آمنتہم سے ڈر مت خوف مت کھا ایک نے انیس سے کہی میں حواء المؤمنین میں دوہری نے کہی میں سارا اسحاق کی ماں ہوں تیری نے کہا میں ہاجرہ ہوں چوتھی نے کہی میں آسیہ ہوں ہوں یہ کہہ کر انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لیا اور نہلا کر بہشتی لباس پہنا کر میری گود میں لا دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت سر مبارک انیا سجدہ میں رکھا اور یہ کہہ

والہم صل وسلم

جواب

و بارک علیہ

بلغ الصبح بالجمال

کشف الہی بالجمال

حسنت جمیع خصالہ

صلوا علیہ وآلہ

## قصید

سر اپنا سجدہ میں جھکا یا رب ہب لی امتی  
کوئی نہیں ہے جز تے یا رب ہب لی امتی  
تو لم یلد ہے آپ ہی یا رب ہب لی امتی  
تو مستمع دعوات ہے یا رب ہب لی امتی  
اول ہے تو آخر ہے تو یا رب ہب لی امتی  
غفار تیرا نام ہے یا رب ہب لی امتی  
کر ہم پر اب انفاق تو یا رب ہب لی امتی

فرمائے یہ خیر الورا یا رب ہب لی امتی  
امت کو میری بخشہ یا رب تو میرے واسطے  
تو پاک ہے سب سے بری عمر نہیں تیرا کوئی  
تو قاضی الحاجات ہے تو رافع الدرجات ہے  
حاضر ہے تو ناظر ہے تو ناظر ہے تو قادر ہو تو  
تار تیرا نام ہے مختار تیرا نام ہے  
حافظ ہے اور رزاق تو ہم سب کے خلاق تو

## نثر

آمنہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تولد ہوئے میں نے تین شخصوں کو دیکھا کہ ایک کے ہاتھ میں آفتاب نقرہ کا دوسرے کے ہاتھ میں طشت زہر کا تیسرے کے ہاتھ میں سفید ریشم کا کپڑا میری گود سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیا اور اس طشت میں بچھلایا اور ساتہا نہلایا اور وہ حریر سفید پہنایا اور ایک انگوٹھی نکالی اور دونوں مونڈھوں کے بیچ میں اس خاتم سے ہر نبوت کر دی اور آپس سے اس شخص نے چند باتیں آپ کو تلقین کیں وہ باتیں میری سمجھ میں کچھ نہ آئیں پھر دوسرے شخص نے آنکھوں کو اونکی بوسہ دیکر کہا خوشخبری ہو تم کو امیر محمد صلی اللہ علیہ

و سلم اللہ تعالیٰ تم کو علم لدنی بخشا یعنی علم اولین و آخرین ظاہری و باطنی آپ کو عنایت فرمایا اور بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب پیغمبروں سے علم و حلم زیادہ بخشا اور بہترین پیغمبر بنایا راوی بیان کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تولد ہوئے اسوقت جتنے بت پرست روئے زمین پر تھے ایک رات اور ایک دن سب کے سب گنگ رہے اور چودہ گنگے محل سے نوشیروان کے گر گئے ایک بیکہ محل میں رزہ آگیا اور آتشکدہ فارس جو مدتوں سے روشن تھا بجھ گیا اور جتنے بت سرزمین پر تھے سب کے سب اوندھے سرزمین پر گر گئے پھر ایک شخص آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں بوسہ دیکر کہا بشارت ہو تم کو یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ پر ایمان لایگا بیشک وہ تمہاری امت کے زمرہ میں داخل ہوگا عذاب و مؤرخ سے رہائی یاوگیا الہی ہم گنہگاروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی الفت نصیب کرتیری اور تیرے حبیب پاک کی پیروی عنایت کر آمین آمین یا رب العالمین

و بارک علیٰ امیر

قصیدہ

اللہ صل وسلم

یارب تیرے حبیب کی خدمت نصیب کر  
مجھ کو رسول پاک کی رویت نصیب کر  
مجھ کو حبیب پاک کی قربت نصیب کر  
محشر میں مصطفیٰ کی شفاعت نصیب کر  
مجھ کو شفیع حشر کی رحمت نصیب کر  
یارب دکھا دے یہ مجھے دولت نصیب کر  
اتنی ضرور الہی سمرت نصیب کر  
بار آلا اتنی ہدایت نصیب کر

سلطان دو جہاں کی محبت نصیب کر  
یارب میں تجھ سے دولت و زرا چاہتا نہیں  
بے چین ہجر میں ہے دل زار انغیاش  
یارب یہی ہے صبح و مسامیری آرزو  
عاجز ہوں بے توانوں سراپا ہوں پر خطا  
عیبہ کے دیکھنے کی ہمیشہ ہے آرزو  
پہنچی کسی طرح سے مدینہ میں اب مجھے  
ہے ایسا شوق نعت ہی لکھتا رہوں سرا

یارب یہی ہے حافظ کمتر کی آرزو

ہر دم رسول پاک کی خدمت نصیب کر

قصیدہ در بیان یہودی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم مع نظم و نثر

روایت ہے کہ ملک شام میں ایک یہودی رہتا تھا وہ یہودی علم توریت میں بڑا قابل و فاضل تھا کہتے ہیں شنبہ کے روز توریت پڑھتے میں مشغول تھا کہ اس نے توریت میں نام آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کا چار مقام میں لکھا دیکھا تب مار عداوت کے اس نے ورقوں کو نکال کر آگ میں جلا دیا پھر دوسرے روز وہی نام مبارک لکھ جائے پر لکھا یا تا تب بھی مائے عداوت اور بغض کے اس نے ان ورقوں کو نکال کر آگ میں جلا دیا تیسرے مرتبہ بھی اس نے اسی مقام پر نام نامی زیادہ لکھے دیکھا تب شخص نہایت حیران ہوا اور کہا یا اللہ یہ کیا ماجرا ہے اور یہ کس کا نام ہے کہ میں نے اس نام اقدس کو تین مرتبہ قریت سے نکال کر آگ میں جلا دیا اور وہی نام نامی زیادہ لکھا یا اگر ایسا ہی ہو تو اس نام اقدس سے تمام قریت بھر جائیگی اس خیال میں تھا کہ یکا یک اس کے دلیس اس نام پاک سے محبت پیدا ہوئی اور مشتاق زیارت ہو کر اتدن مثل لیس طے کرتا ہوا مدینہ منورہ میں جا پہنچا تو اول حضرت سلمان فارسی سے ملاقات ہوئی اس یہودی نے جانا کہ شاید یہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سمجھ کر نہایت ادب سے سر جھکا کر بیہ سلام کیا

### قصید

یا نبی الود اسلام علیک  
مُصْطَفٰی یَحْتَجِبُ بِسَلامِ علیک  
اشرف الانبیاء سلام علیک  
نور ذاتِ خدا سلام علیک  
مرحبا مر جانا سلام علیک  
فیض شاہ و گلد سلام علیک  
خاتم الانبیاء سلام علیک  
سرور دوسرا سلام علیک  
ایثار دوسرا سلام علیک

یا حبیب خدا سلام علیک  
نام نامی عجب تمھارا ہے  
آپ لاریے شک ہو یا احمد  
تم رسول خدا ہو شاہ یقین  
آپ شاہ اُمم ہو شاہ زہا  
آپ کو بالیقین خدا نے کیا  
حق نے تم کو کیا ہے یا احمد  
کوئی تم سا ہوا نہ ہو وے گا  
حافظ بے نوا کو بخش میں

### متر

حضرت سلمانؓ نے دلیس سوچا کہ شاید یہ شخص کوئی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے شاید ملاقات کے لئے آیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو انتقالِ فنا کے آج تین روز ہوئے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا حال اس شخص سے ظاہر کرتا ہوں تو یہ شخص ناامید ہو جاتا ہے بہتر ہے کہ اس کو یارانِ حضرت کے قریب لے چلے یہ سوچ کر اس شخص سے سلمانؓ نے یہ کہا

## قصیدہ

لیکن رسول پاک کا ادنیٰ غلام ہوں  
مشہور خلق میں میں یہ سلمان نام ہوں  
کرتا میں جان و دل سے پیئر کا کام ہوں  
بڑھتا درود صبح سے لے تا بہ شام ہوں  
چل تیرا شوق و ذوق سے کر دیتا کام ہوں  
کرتا یہ کام چل کے تیرا لاکلام ہوں  
عاشق اوجھیں کی ذات کا بس میں مدام ہوں

ان شخص میں نبی ہوں نہ شاہِ انام ہوں  
خدا مِ مصطفیٰ ہوں یہی میرا کام ہے  
خدمت میں لے رہا ہوں خیر الانام کی  
نام نبیؐ یہ شوق سے اور جان و دل سے میں  
منظور تجھ کو گر ہے وصالِ محمدیؐ  
یارانِ مصطفیٰؐ سے ملاتا ہوں میں تجھے  
حافظ اچھیں کے نام کا ہوں روز و شب سدا

## نثر

یہ کہہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اس یہودی کو اپنی ہمراہ لیکر مسجد نبویؐ میں آئے اس جگہ حضرت  
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اور دوسرے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غم میں ملول و  
محزون بیٹھے تھے وہ یہودی زیارتِ رسولؐ خدا کا شوق نہایت رکھتا تھا سو جان سے مشتاق تھا  
حضرت علی شیر خداؑ کو سمجھا کہ شاید یہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ سمجھ کر نہایت عجز و  
انکساری سے یہ کہا اَللّٰہُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ

## قصیدہ

یا حبیب اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام  
یا رسول اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام  
فخر روح اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام  
اور کلام اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام  
ابن عبد اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام  
ساج خلق اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام  
رتبہ میں ذواللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام  
شور صلی اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام

یا نبی اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام  
تم حبیب حق ہو بیشک اور رسول کبریا  
تم کو سب پیغمبروں کی حق نے بخشی سروری  
آیتِ لولاک نازل ہے تمھاری شانیں  
آپ کے کیا ہی مبارک نام ہیں صل علیؐ  
یا نبی لاریب و شک تم کو کیا اللہ نے  
پیشوائے انبیاء والا مراتب آپ ہو  
حافظ کمتر کی جانب سے ہے دیکھو بزم میں

نثر

جو وقت نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ تمام اصحاب بے اختیار رونے لگے الغرض اوس یہودی سے حضرت علی رضی اللہ عنہ شہر خدائے پوجھائے شخص تو کون ہے جو ہماری مصیبت تازہ کرتا ہے اور زخم دل پر نمک چھڑکتا ہے آج تین روز ہوئے کہ وہ بنی آخر الزماں وہ شفیع المسرجاں وہ ہمدرد وارسد الابرار نے اس دنیا کے دوس سے رحلت فرمائی قَالُوا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُونَ وہ یہودی یہ بات سنتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑا اور اپنا سر ٹیک رو رو کر یہ کہنے لگا۔

و بارک علیہ

قصیدہ

اللہم صل وسلم

محروم رہا دل کے زیدار صد افسوس  
حاصل نبوی دولت دیدار صد افسوس  
محنت یہ گئی مفت ہے بیکار صد افسوس  
جان اپنی فدا کرتا میں سو بار صد افسوس  
بھگونہ ہوا آپ کا دیدار صد افسوس  
گر دیکھتا میں آپ کو اک صد افسوس  
کہتا سی رہوں گا میں یہ ہر بار صد افسوس  
حافظ میری محنت نبوی بیکار صد افسوس

دیکھا نہ جمال شہ ابرار صد افسوس  
ضائع یہ سفر ہو گیا تقدیر تو دیکھو  
ہیہات رہی دل ہی کی امید یہ دل میں  
باتھ آتی اگر دولت دیدار محمد  
یا شاہ میں کس شوق سے آیا تھا و لیکن  
کر دیتا تصدق یہ میں موحات میری جانا  
تا مرگ یہی دل میں میرے رہ گئی امید  
افسوس صد افسوس صد افسوس صد افسوس

نثر

الغرض وہ یہودی نہایت گریہ وزاری کرنے لگا اور فراق محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنا سر پیٹ کر کہنے لگا حَسْبُنَا قَدْ ضَاعَ سَفَرِيْ يٰ اَيُّهَا الَّذِيْ كُنْتُ بَلَدِيْ فِيْ اَيُّهَا بَعْدَ اَوَّلِيْ اَيُّهَا عَلِيٌّ مَّرُوْرٍ عالم کا کوئی لباس تبرک نہ لگاؤ تاکہ اس کی خوشبو سے میرے دل کو تسکین حاصل ہو تب حضرت امیر المومنین علی شہر خدا رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی کو جناب فاطمہ زہرا بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں بھیجا کہ لباس قدسی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا لادے تب سلمان وہاں سے روانہ ہوئے حجرہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے نزدیک آئے اور حجرہ کی زنجیر ملائی جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہا یتیموں کے دروازے پر اس وقت کون آیا ہے سلمان نے عرض کی یا بنت

رسول اللہ میں سمان خادم آستانہ اہل بیت میں حضرت علیؑ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جہ مبارک طلب کیا ہی آپ مجھ کو جلد عنایت فرمائیے یہ سکر جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے دیکھ کر کہا

وہارک علیہ

قصیدہ

اللہم صل وسلم

پہنچے جو یہ لباس پیغمبر  
کون ایسا بشرے عالی و قر  
کس کو اس پیرہن کی ہے گئی قدر  
کس کو ہے اس کی بھائی جان خیر  
بھائی سلمان مجھ کو کراظمہ  
کون شیدا ہے میں سے بابا کا  
جلد اس حال سے مجھے دے خبر

میں سے بابا سا کون یوں ہے بشر  
کون ایسا ہے ذی شرف الناس  
کون اس پیرہن کے ہے شایاں  
کوئی کیا اس کا مرتبہ جانے  
اس کو کس واسطے کیا ہے طلب  
کون عاشق ہے میں سے بابا کا  
بہر حافظ سنا بیاں مجھ کو

نثر

الغرض وہ پیرہن مبارک سلمانؑ مسجد میں لائے تمام اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ پیرہن مبارک ہمیں سات پیوند جا بجا مختلف لگے تھے دیکھ کر بہت روئے یہودی اس کی خوشبو سونگتا اور آنکھوں سے لگاتا اور بار بار یہ کہتا ردھی قذاک علیٰ طیبک یا محمدؐ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا دل و جان اس خوشبو پر قربان افیس یہ مشتاق دولت زیارت سے محروم رہا یہ کہتا اور روتا ہوا حضرت علیؑ شہر خدا کے ساتھ مرقد انور کے نزدیک آیا اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ اور کہا یا اللہ اگر تو نے میرا اسلام قبول کیا ہو تو ایدم مجھے اپنے حبیب پاک محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بلا لے یہ کہتے ہوئے دنیا کے دوں روانہ ملک بقاء ہوا۔ قَالُوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ۔ اللہم صل وسلم مبارک علیہ

جواب

یار صل علی محمدؐ شفیعنا فوقنا الہزاری بہ آلہ استجب دعائی الی منادی باخطاری

قصیدہ

یہودی بیچارہ ہو کے مضطرب اہل حق میں دور و کثر  
بصدق کلمہ تمام پڑھ کر گیا ہے جنت میں ہو کے خوشتر

وہ ایسا عاشق تھا مصطفیٰ کا کہ چھوڑ کر مکان مال سارا  
فراق احمد کاسب کو غم تھا ہر ایک سے غم سے پرالم تھا  
یہ رو رو کہتے تھے سب صحاباں ہمارے ارشاد شاہاں  
ہمیشہ مرجع و شام یار و یار و درود و سلام یار و  
بنی کا میگا غلام حافظ، نچا دل لا کلام حافظ

بشوق دیدار چلے آیا دے نہ دیکھا رخ منور  
ملول و مخزون و چشم غم تھا کہ تھا بر بار ایک محشر  
ہوئے زیر زین پنہاں اسی کا غم ہو گیا اکثر  
نہ بھولو ہرگز یہ کام یار و یار و یار و یار و  
انھیں کا دنیا نام حافظ انھیں کا عاشق ہے دل ہے اکثر

### قصیدہ ہرنی و یہود در نعت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع نظم و نثر

روایت ہے کہ ایک روز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے کہیں باہر تشریف لے جاتے  
تھے اُٹھنے کے وقت میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ہرنی کسی یہودی شقی بد بخت کے در پر بندھی ہوئی زار زار  
رو رو اشک رواں کر رہی ہے آپ کو اس ہرنی کی گریہ و زاری پر رحم آیا کھڑے ہو کر پوچھا  
ہرنی یہ کیا ماجرا ہے کس لئے تو اس یہود بد بخت کے در پر بندھی ہوئی آہ و فغاں کرتی ہے پروردگار  
عالم نے اپنی قدرت کاملہ سے ہرنی کو گویا کیا تب اس ہرنی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا حال

نظم میں اس طرح بیان کی اور کہی اللہم صل وسلم وبارک علیہ

### جواب

یا کَرِّمَایا رَدِّکَ یا سَامِعَ دُعَا نَا  
یَا یَوْمَ عَدِّ قِنْدَلِکُنَا اَللّٰهُمَّ لَکَا

### قصیدہ

احوال میرا سنئے ذرا سرورِ عالم  
محبوبِ خدا آپ ہو اور صاحبِ لولاک  
حضرت نے کہا جلد بیاں کر تیرا مقصد  
یہ سنتے ہی ہرنی نے کہا اے شہ والا  
بس اتنے میں آکر یہ یہودی و ہاں ناگاہ  
یہاں تین دنوں سے ہوں بندھی بھوکی پیاسی  
جنگل میں وہیں رہ گئے بچے میرے افسوس  
اس قیدِ عالم سے مجھے دلو اور ہائی

کہتی ہوں سبھی حال میں اپنا تمہیں اسدم  
ہے اس لیے فریاد میری آپ کے اسدم  
بر لاویگا حاجت تیری خلاقِ دو عالم  
میں جرتی تھی جنگل میں بہم بچوں کے خرم  
کر صید مجھے باندھ رکھا در پہ ہے محکم  
بتیاب ہو نہیں بھوکہ سے یا شاہِ دو عالم  
یا شاہِ نجانوں کہ کہاں ہوں گے وہ پر غم  
ہے عرض یہی آپ سے ہے رحمتِ عالم



حافظ کے لئے لطف کروں میرے آقا | بچوں کا نہایت ہی الم ٹھیکو ہے ہر دم

نثر

یہ کہہ کر خاموش رکھی بعد تھوڑے عرصہ کے کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاعر

قیدی رنج و الم ہوں مجھے آزاد کرو | دل ہے مغموم میرا یا شہرہ ویں شاد کرو

تاکہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں ورنہ انھیں یہاں اپنے ہمراہ لاؤں یہ سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہرنی سے کہا اے ہرنی تو کچھ غم نہ کریں انشاء اللہ تعالیٰ تجھ کو اس قید سے رملی دلواتا ہوں یہ کہہ کر اپنے اس یہودی سے فرمایا اے یہودی اس ہرنی کو چھوڑ دے تاکہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا آوے تب اس یہودی نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کو نہیں چھوڑوں گا اس کا کیا اعتماد یہ نہیں آوے گی تب آپ نے فرمایا میں اس کا ضامن ہوں یہ جب تک نہیں آوے گی تب تک میں نہیں بیٹھا رہوں گا یہ سنتے ہی اس یہودی نے اس ہرنی کو چھوڑ دیا اور جو یہودی وہاں جمع تھے ان بصد خوشی یہ کہنے لگے اللہم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ

سنو صاحبو مجھ سے خوشی کی خبر  
شہ روز جزا کو لے یا رو  
جے کہتے ہیں سب محبوب خدا  
وہ ہے ضامن ایک ہرنی کا ہوا  
یہ نہ آوے گی ہرنی یہاں جب تک  
وہ ہے آہوے دشت نہ آوے گی  
وہ نہ آوے گی ہرنی یہاں جو کبھی  
یہی کہہ کے سخن آپس میں سبھی  
حضرت نے کہا حافظ ہے خدا

میں نے دیکھے کیسا کیا ہوں ہنر  
لیا ضامن ہوں بے خوف و خطر  
اسے قید رکھا ہوں کر کے ادھر  
ہے چھڑایا اسے اس وعدے پر  
یہیں بیٹھ رہوں گا میں در پر  
کبھی منہ بھی نہ اپنا کرے گی ادھر  
تو کرونگا میں اُن پر جو رو جبر  
کہتے تھے خوشی مل کر اکثر  
کیا خوف ہے تم سے ہوں بے ڈر

نثر

یہاں یہودی یہ کلام نافرجام اپنے یاروں کو سن کر خوشی کرتا تھا کہتے ہیں جہدم وہاں سے ہرنی

جھوٹ کر اپنے مکان پر گئی تو کیا دیکھتی ہے کہ بچے مارے بھوک کے ہلاک ہو رہے ہیں ولیکن یہی ہی حالت میں بچوں نے ماں سے پوچھلے ماں تو تین دن ہم سے جدا ہو کر کہاں گئی تھی تب ماں نے کہا اے بچہ کیا کہوں میں جنگل میں چر رہی تھی کہ ناگاہ ایک یہودی آیا اور مجھے قریبے پکڑ کر اپنے مکان پر لے گیا اور تین دن بھوک کی پیاسی اپنے در پر باندھ رکھا تیسرے روز حضرت رسول خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ناگاہ اودھر تشریف لائے تب میں نے درگاہ ذوالجلال میں دعا کی کہ یا اکہ مجھکو زبان دے کہ میں تیرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بات کروں پروردگار عالم نے میری دعا سجاہ کی اور مجھکو گویا کیا تب میں نے اپنا تمام احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ سنائی تب آپ نے میرے حال پر رحم فرمایا اور اس یہودی سے میرے خاصن ہو کر مجھکو قید سے رہائی بخشی ولیکن میں حضرت سے اقرار کر آئی ہوں کہ بچوں کو دودھ پلا کر ابھی آتی ہوں تم جلد دودھ پی لو عرصہ نہ کرو بلکہ تم بھی میرے ہمراہ وہاں چلو اگر مجھ کو کچھ عرصہ ہو گا تو خوف ہے کہ وہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مقاضی ہو یہ سنتے ہی بچوں نے ماں سے یہ کہا۔

واللہم صل علیہ

جواب

واللہم صل علیہ

خَاتِمَةُ الرِّسَالِ الْكَلَامِ

بَيْنَ كَمْفِيَّةِ عَلَامَةِ

قصید

|                       |                       |                       |                     |
|-----------------------|-----------------------|-----------------------|---------------------|
| دودھ پیونگے نہ ہرگز   | ماں ترا ہم لا کلام    | لے ہیں چل تو وہاں پر  | ہیں جہاں خیر الانام |
| دودھ پینا تیرا بھوکو  | ہے ابھی بالکل حرام    | جب تلک تو نے بجاوے    | قرب شاہ دیں امام    |
| ماں نے بچوں کی سنی جب | اس قدر شیریں کلام     | تب کہی ماں نے لے بچو  | بس چلو ہوشاد کام    |
| کہکے تینوں ماں وجھے   | بکھلے وہاں سے تیز گام | پہنچے آ نزدیکی        | اور کہے شاہ اسلام   |
| نوندی حاضر ہے تمھاری  | آئی ہے کراپنا کام     | ساتھ ہیں بچہ بھی میرے | دونوں یا شاہ انام   |
| بہر حافظ مجھ پہ اپنا  | لطف رکھو بس ملام      |                       |                     |

نشر

یہہ شکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر فی تو اس قدر جلد کیوں آئی اس کا کیا باعث ہے جلد بیان کرتے ہیں اس ہر فی نے کہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہاں سے جدم بچوں کے قریب

گئی تو بچوں نے مجھ سے پوچھا اے ماں تو تین روز ہم سے جدا ہو کر کہاں رہی تھی تب میں نے یہودی کے پکڑ بچانے کا تمام احوال بیان کیا پس بچوں نے پوچھا اے ماں تو پھر وہاں سے کس طرح جھوٹ کر آئی کیونکر رہائی ہوئی تب میں نے کہی اے بچو میں جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین حبیب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضامن سے آئی ہوں یہہ سنتے ہی بچوں نے کہا ہم دو وہ نہیں پیونگے جہاں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہاں ہم کو بھی بے حل تب میں انکو لیکر آپکی خدمت میں حاضر ہوئی کہتے ہیں جب ان یہودیوں نے یہہ قدرت خدا اور یہہ معجزہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا اب ایمان لائے اور بصدق ل کلمہ پڑھنے لگے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

و بارک

قصیدہ

علیہ

|   |   |
|---|---|
| یہہ دیکھو شان احمد مجتبیٰ کی<br>پڑھے کلمہ یہودی جتنے تھے سب<br>عجب ہے ایسے محبوب خدا سے<br>ستایا آپ کو کس کس طرح سے<br>عزیر و جو عدوئے مصطفیٰ ہیں<br>وہ ہر فی سے بھی بدتر جانور ہے<br>پڑھو لے حاضر و صلوة سب بل<br>موا یہہ معجزہ اب ختم سارا<br>کہاں طاقت ہے حافظ کی زبانیں | کہ جن سے ہر فی نے وعدہ وفا کی<br>یہہ حرمت دیکھ کر خیر الورا کی<br>عداوت دشمنوں نے بارہا کی<br>مگر بالکل نہ شہ نے بد دعا کی<br>نہ رکھو دوستی اون اشقیاء کی<br>ہیں جس کو محبت مصطفیٰ کی<br>کہ تاخوش روح ہو بدرالدجی کی<br>کرو سب دھوم اب صل علی کی<br>لکھے جو نعت شاہ انبیاء کی |
|---|---|

یہہ معجزہ  
موا یہہ معجزہ  
موا یہہ معجزہ

قصیدہ در بیان قیامت موحال حضرت فاطمہ و حسین علیہما

نقل ہے اصحابو قیامت کے روز جوت پروردگار عالم جاہ و جلال کے ساتھ کہ کسی عدل پر  
حلیوس فرما دیگا اس وقت اپنی قدرت کاملہ سے حضرت جبرئیل و حضرت میکائیل و حضرت  
اسرافیل و حضرت عزرائیل علیہم السلام کو زندہ فرما دیگا جب یہ چاروں فرشتے بحکم رب العالمین  
زندہ ہو کر حاضر ہونگے تب پروردگار عالم فرما دیگا فرشتہ میرے آج قیامت کا روز ہے لے ج حاج

کتاب کا روز ہے آج یوم الحجۃ ہے سب کو میرے روبرو آنا ہو گا میں حاکموں کا حاکم ہوں میں سب پادشاہوں کا پادشاہ ہوں جس کو چاہوں عزت دوں جسکو چاہوں ذلت دوں میں سب کا مالک و مختار ہوں اے فرشتو میرے آج دے لوگ کہاں ہیں جو دعویٰ خدائی کا کرتے تھے اور اپنے کو جھوٹا خدا کہا کرتے تھے اے فرشتو میرے آج وہ سر بلند کہاں ہیں جو آپ اپنے کو مغر جان کر اوروں کو حقیر و ناچیز جانتے تھے اور مغروری اور سرکشی سے کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے غریبوں یتیموں کو تکلیف پہنچاتے تھے جو ر و ظلم سے مسکینوں کا مال چھین کر کھا جاتے تھے تب دے جاؤں فرشتے اویا سے سر جھکا کر عرض کریں گے اور کہیں گے الہی تو خوب جانتا ہے مے سب نیت و ناپودہ ہو گئے کسی کا نام و نشان تک باقی نہ رہا تب پروردگار فرما دیگا اے اسرائیل صوریہو تک اسرائیل علیہ السلام بحکم رب العالمین صوریہو نکلیں گے تب ہر ایک شخص اپنی اپنی قبر سے اٹھ کھڑا ہو گا کوئی سرتاپا پسینہ میں غرق ہو گا کوئی سینے تک کوئی کمر تک کوئی گھٹنوں تک کوئی ٹخنوں تک الغرض ہر ایک اپنے اپنے حال میں گرفتار ہو گا کسی کو کسی کی خبر نہ رہے گی کوئی کسی کا غمخوار و مددگار نہ ہو گا نہ بھائی بھائی کے کام آویگا نہ باپ بیٹے کی مدد کرے گا نہ ماں بیٹوں کی غمخواری کرے گی نہ عورت اپنے خاوند کی محبت رکھنے کی غرض ہر خورشید اتار بھائی بندے بیگانے کوئی کسی کے کام نہ آویں گے سب کنارہ کش ہو جائیں گے۔

|   |  |                 |
|---|--|-----------------|
| اللہم صل وسلم   | جواب   | و بارک علی محمد |
| مرحبا رحمت العالمین   | مرحبا سید المرسلین   |                 |
| قصیدہ   |  |                 |
| یارو دنیا میں دو دن ہے جینہ<br>کس طرح ہو عبیدان محشر<br>جس کا کھانا اے بھول جانا<br>حرص دنیا میں کیوں مبتلا ہو<br>آخرت کی کرو فکر یارو<br>بغض و کینہ حد کو نکالو<br>عرض لکھ لکھ کے ہر دم سناؤ | کیا کرو گے یہ مال و خزینہ<br>بارِ عصیاں سے ہے پرسفینہ<br>واہ وایہ عجب ہے قرینہ<br>تم یہ غالب ہے شیطان کمینہ<br>مت رکھو دل میں تم بغض و کینہ<br>صاف رکھو سدا اپنا سینہ<br>بہر بخشش ہے شاہ مدینہ |                 |

|  |  |
|--|--|
| شاہِ المذنبین میں پھیر<br>چھوڑو ایسا وسیلہ نہ یارو<br>سب کہیں نفسی نفسی یہ بولیں<br>مجرموں پر بخشش بہ بخشش | اور میں رحمتِ مومنینہ<br>ہاتھ آیا ہے دیں کا خزینہ<br>امتی امتی ہر مبینہ<br>اینا حلقہ ہے شاہِ مدینہ |
|--|--|

## نثر

الغرض اس میدانِ قیامت میں کیا شاہ کیا گدا کیا نیک کیا بد کیا اولیا کیا انبیاء تمام نفسی نفسی پکاریں گے لیکن جنابِ خاتمِ المرسلین شیخ المذنبین حبیب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کہیں گے یا ربنا امتی امتی الغرض سوائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی امت کی غمخواری نہ کرے گا چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنی امت سے کہیں گے لے بابا آج قیامت کا روز ہے آج حساب و کتاب کا روز ہے میں آپ اپنے حال میں گرفتار ہوں تم کو جو جو فرمان الہی تھا میں نے سب سنا دیا تھا آگاہ کر دیا تھا تم نے نہ مانا عمل میں نہ لائے اب اپنے اپنے کئے کی سزا پاؤ مزہ چکھو لے بابا آج یومِ الجزا ہے یہاں سوا خدا کے کوئی کسی کا غمخوار و مددگار نہیں سی موافق حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے لے بابا جیسے جیسے عمل تم نے دنیا میں کئے ہو وہی ہی آج راحت و رنج پاؤ گے یعنی ایسے ہی یعقوب علیہ السلام بھی یوسف علیہ السلام سے کہیں گے ای یوسف آج تم جانو اور تمھارے خدا جانے میں آپ اپنے حال میں مبتلا ہوں آج قیامت کا روز ہے آج اللہ جل جلالہ و عظم نوالہ کر سی عدل پر جلوس فرماو گیکر عدل و انصاف کر گیکر پھیلے کو بھلا اور برے کو برائی سے بدلا ہوگا آج وہ روز ہے کہ بھائی بھائی اپنے سے انکار کر گیکر باپ بیٹوں سے عورت خاوند سے ماں بیٹیوں سے بدل جاوے گی اس جگہ کوئی کسی کا غمخوار و مددگار نہ ہوگا۔ اللهم صل وسلم وبارک

|   |  |
|---|--|
| قیامت میں جب انبیاء آئیں گے<br>مگر ایک فقط خاتمِ المرسلین<br>بغیر اپنی امت کے شاہِ اُحم<br>نہ بچنے گا جب تک غفور الرحیم | سبھی نفسی نفسی ہی فرمائیں گے<br>سخنِ امتی برزباں لائیں گے<br>نہیں باغِ فردوس میں جائیں گے<br>تو سر بھی نہ سجدے سے سرکائیں گے |
|---|--|

بہم باغِ حنت میں یجائیں گے  
بجز مصطفیٰ سب نکل جائیں گے  
بروزِ جزا جب وہاں آئیں گے  
تجھے بھی شبہ دین بخشائیں گے

چھڑا مجرموں کو زنا رجسیم  
سہوگامی کا کوئی غمگسار  
شفاعت کریں گے شفیع الورا  
تو مداح احمد ہے حافظ یقین

نثر

الغرض جس وقت روبرو پروردگار عالم کے سب بندے کھڑے ہونگے اور وقتِ جنابِ فاطمہؑ نہ ہو  
رضی اللہ عنہا جنابِ امام حسن اور جنابِ امام حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑے اور خونِ اودودہ میں  
مبارک ہاتھ میں لے ہوئے پروردگار عالم کے روبرو آویں گی اور یادِ دستِ بے عرض کر نیکی  
لے پروردگار یہ تیرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں نواسوں پر تیرے بندوں  
نے کیا کیا ظلم و ستم کیا ہے خدا یا ان کو تین شب و روز بھوکا پیاسا رکھا و احسرتا اس بے گناہ کو تشنہ  
سب مذبح کیلے پروردگار اس تیرے حبیب کے نواسے نے اُن ظالموں کو ہر طرح سمجھایا اور  
جتایا کہ اے صاحبِ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے نواسے ہیں تم ہمارے نانا کی امت ہو مگر  
تکلیفِ مت دوم ہم بے گناہ ہیں ہم مظلوم ہیں غریب الوطن ہیں ہم پر ناحق ظلم و ستم نہ کرو اے ظالمو خدا  
کے خوف سے ڈرو اور پاسِ مصطفیٰ کرو لیکن اے پروردگار کسی نے نہ مانا افسوس میدانِ کربلا میں  
اس میرے پیارے حسین قرۃ العین کے سینہ پر چڑھ کر ظالموں نے سترتن سے جارا کیا ہے بے خدا یا اس  
میرے پیارے حسین کا سہرا کی نوک پر رکھ کر رسوائی کے ساتھ شام کو لے گئے و اورین اس میرے  
پیارے بیٹے کو کیا کیا رنج و اذیت پہنچائی و لیکن اے پروردگار اس میرے پیارے حسین نے تیرے  
قرآن سے سہرا پھیرا یا سو مبر و شکر کے کچھ زبان پر شکوہ نہ لایا الہی آج قیامت کا روز ہے آج عدل  
انصاف کا روز ہے جب تک میں اپنے بیٹوں کی داد تجھ سے نہ پاؤں گی تب تک ہرگز قدمِ جنت میں رکھوں گی۔

و یارک علیہ

قصیدہ

اللہم صل وسلم

ہر روز تیرے عرش کو روبرو ہلاؤں گی  
فریادِ روبرو تیرے لائی ہے فاطمہؑ  
یارِ نہ پانی تک ہے پلایا حسین کو

جب تک نہ داد تجھ سے خدا یا میں پاؤں گی  
دے داد و پرہ اب تیرے آئی ہے فاطمہؑ  
کیا کیا ستایا ہے میرے نور عین کو

بے جرم ہائے خلق پہ خنجر رواں کیا  
 بھوکھا پیاسا لال میرا ہو گیا شہید  
 دے دار مجھ کو عرض یہی ذوالجلال ہے  
 کیا کیا مصیبتیں کہوں اس نور عین کی  
 دوشِ بنی آہِ رتے تھے پیائے میرے سوار  
 حلقوم چوتے تھے سدا جن کا مصطفیٰ  
 گود میں رہتے تھے وہ پیائے میرے  
 حافظ نہیں ہے تابِ تم از غم حسینؑ

اس پر بھی میرے پیار نے شکر از زبان کیا  
 افسوس کیسا ظلم کئے پر جفا یزید  
 بنتِ رسول کا یہی تجھ سے سوال ہے  
 کچھ بھی نہ قدر کی میرے پیارِ حسینؑ کی  
 لے لئے ظالموں نے کیا اونکو خوار و زار  
 اس پر چلائے اہل ستم خنجر جفا  
 کیا جو روطلم اون پہ ہوا و مصیبتا  
 وہ کون ہے کہ دلو ہو اس غم سے اکے حسینؑ

### نثر

الغرض پروردگار عالم جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے فرماوے گا یا بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ کیا زبان مبارک سے فرماتی ہو آج قیامت کا روز ہے آج حسابِ کتاب کا روز ہے آج یرم الجزا ہے تم میرے حبیب کی ٹرکی ہو تمہارا سخن مجھ کو عزیز ہے مگر لے فاطمہ بنتِ رسول اللہ آج اپنے والد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مخلصی چاہتی ہو یا اپنے بیٹوں کی داو چاہتی ہو جو تمہیں منظور ہو فرماؤ وہی کروں جب امت کی مخلصی کا کلام درمیان آوے گی کہ جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمائیگی یا اللہ میرے بابا جان کی امت کی مخلصی منظور ہے مگر کیا کہوں لے پروردگار ظالموں نے میرے پیاروں پر ناحق ظلم و ستم کیا کئی کئی طرح سے تسایا الہی میرے پیارے بیٹوں نے سوائے صبر و شکر کے کچھ شکوہ زبان سے نہ کیا رہتا تو عالم الغیب ہے تو سب راز جانتا ہے تجھ سے کچھ پوشیدہ نہیں الہی جو جو ظلم و ستم میرے بیٹوں پر ہوا میں نے سب اپنے بابا جان کی امت کی بخشش کے لئے معاف کیا الہی تو اپنے فضل و کرم سے تمام امتِ محمدین کو بخش دے جب پروردگار عالم اپنے فضل و کرم سے سب کو بخش دے گا جناب فاطمہ زہرا بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ کہیں گی۔ اللہ صلی وسلم و بارک علی محمد

### قصیدہ

جنت میں چلیں اونکے لئے عیش وہاں ہے  
 واللہ علی صاحبہ دوزخ سے اماں ہے

کل امتِ بابا میری حاضر جو یہاں ہے  
 اللہ نے بخشا ہے ہوئی سب کی رہائی

لاریب ہوا خد بریں خاص مکان ہے  
لے صاحبو موجود ہر ایک چیزیں ہیں  
نہر آب مصفا کی ہر ایک سمت رواں ہے  
فردوس میں جاویں گے عجب لطف عیاں ہے  
ہر ایک کے لئے ہو گیا کیا امن و امان ہے

اب امت بابا کا میری دیکھو عزیزو  
بس کھا دیکھو شوق سے جو چاہئے نعمت  
تکلیف کی طرح نہیں صاحبو بالکل  
یہ سنتے ہی سو جاں سے خوشی ہو کے ہم سب  
حافظ زبے قیمت ہوئی تیری بھی شفاعت

## نثر

اے بھائیو اب غور کر نیکام مقام ہے کہ ہم گنہگار ان امت کے لئے جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے  
اپنے پیارے بیٹوں کو شاکر کیا اور ہمارے آرام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے  
نواسوں پر ظلم و ستم قبول کیا اے صاحبو اب تم ہم کو بھی لازم ہے کہ ان کے لئے اپنی جان شاکر کریں  
اور محبت و الفت دل میں پیدا کریں اور انھوں نے جیسے جیسے عمل کئے ہیں اور کام کئے ہیں ویسے  
ہی کرنے میں سعی و کوشش کریں اللہم صل وسلم و بارک علی محمد

## قصہ

|                     |                        |                         |                     |
|---------------------|------------------------|-------------------------|---------------------|
| سید الشہدائے یارو   | بہر امت لا کلام        | سرخ و غم کیا کیا ہے میں | جان پر اپنی تمام    |
| نار و وزخ سے بچا یا | اپنی امت کو تمام       | باعث حنین ہم سب         | پائیں گے جنت مقام   |
| باغ جنت میں رہیں گے | اب یقین ہر دم مدام     | صاحبو یہ لطف دیکھو      | کیسا بہر امت ہے تام |
| اپنے پیار کی مصیبت  | یہ نہ کچھ فرمایا کام   | مانگ لی بخشش خدا سے     | بہر امت لا کلام     |
| اب سدا حافظ رہیں گے | خدا میں ہم سب مدام     | اے مسلمانو تیرے جواب    | دل سے صلوات و سلام  |
| اللہم صل وسلم       | کرو یا حافظ نے یہاں سے | اس روایت کو تمام        | و بارک علی محمد     |

قصہ در احوال خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا منہ نکاح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
نقل ہے کہ بادشاہ نوشیروان کا ایک بھائی تھا اس کو ایک لڑکی بنام خدیجہ نہایت خوبصورت و نیک  
سیرت تھی اونکے والد نے شام کے بادشاہ سے اونکی نسبت کر دی تھی الغرض بعد چند روز کے قصائے  
اپنی سے اونکے خاوند نے دنیا کے دوں سے رخصت فرمائی القصد خدیجہ نہایت عاقلہ اور قابلہ تھیں  
اپنے خاوند کی یادشاہت کا کام ابھی طے جاری رکھا چند روز خوب عدل و انصاف کیا جب یہ



شہرت اور بادشاہوں نے سنی نہایت متعجب ہوئے اور باہم مشورت کر کے ایک خط لکھ کر خدیجہؓ کو روانہ کیا اس خط کا مضمون یہ تھا کہ بی بی خدیجہؓ کو بعد سلام علیک کے معلوم ہووے کہ اگر تم کو خورش سلطنت کی موتو تم کسی بادشاہ سے نکاح کرو ورنہ ہم مبارزت سے پیش آؤ نیگے عورت کا تخت پر بیٹھنا اور فرمانروائی کرنا خوب نہیں جب خدیجہؓ نے خط پڑھا پڑھ کر نہایت متفکر ہوئیں اور کہا اہلی اگر میرا خاوند نیائے دلوں سے رحلت نہ فرماتا تو آج یہہ لوگ مجھ پر ایسا کر سکتے نہ موتے مجھے سلطنت سے کچھ کام نہ تھا میں تو اپنے خاوند کا نام لیکر بھیجی تھی الغرض خدیجہؓ نے اس خط کے جواب میں یہہ لکھا کہ اے صاحبو آپ کو میرے ملک مال پر نظر رکھنا خوب نہیں مجھے ملکہ مال سے کچھ غرض نہیں میں دنیاۓ دلوں سے آزاد ہو بھیجی ہوں اس مضمون کا خط لکھ کر قاصد کے ہاتھ روانہ کیا اور اپنے اپنے دل سے ادھر یوں مشورت کی کہ اے دل اب یہاں اپنا رہنا خوب نہیں بہتر تو یہہ ہے کہ مکہ شریف میں چلکر رہئے القصد ہزاروں اونٹ مال و خزینہ سے لدوا کر مکہ معظمہ کی راہ لی کہتے ہیں کہ ایک سو ساٹھ روز کے بعد مکہ شریف میں آن پہنچیں جب خدیجہؓ کے آنے کی خبر شہر میں ہوئی ہزاروں آدمی پیشوائی کو آئے اور بڑی عظیم و توقیر کیا تھ شہر میں لا کر اتارا اور بدل مچاں فرما براداری کرنے لگے کہتے ہیں ایک روز خدیجہؓ نے کہا اے بھائیو تم لوگ مجھ سے کچھ روپیہ قرض حنہ لو اور کچھ مال خرید کر کے تجارت کرو تاکہ میں تم لوگوں کی بہتری ہوئے مگر پسپا میرا سلامت رکھ کر کام کرنا القصد سب نے یہ بات خدیجہؓ کی بدل و جان قبول کی بہت دعائے خیر کی کہتے ہیں کسی نے سو کسی نے ہزار کسی نے دو ہزار جیسا جس کو موافق پڑا لیا لیکر سب ایک جا جمع ہوئے خدیجہؓ کا ایک خدمتگار نیک کردار تھا خدیجہؓ نے اس کو اس قافلہ کے ساتھ نکھبانی کے لئے روانہ کیا الغرض جب یہ خبر ابو جہل کو ہوئی ابو جہل اسی وقت آکر ملا اور خدیجہؓ سے کہا کہ اگر آپکا حکم ہو تو میں بھی اس قافلہ کے ساتھ تجارت کے لئے جاؤں خدیجہؓ نے کہا بہت اچھا جاؤں میں تمہیں روانہ کرتی ہوں مگر اس قافلہ کو اچھی طرح سنبھالنا اور سب پر اپنا فرمان رکھنا کسی طرح کا رخ نہ پراہونے نہ دنیا یہ کہہ کر ان کو وہاں سے روانہ کیا اور کہا میں نے تم سب کو خدا کو سونپا تمہارا پروردگار حافظ ہے جاؤ فتح کرو اور جلد آؤ کہتے ہیں سب نے وہاں سے نکل کر چھ کوں پر جا کر مقیم کیا اور قافلہ کے سب آدمیوں کو شمار کیا تو جملہ چھتیس ہزار آدمی ہوئے الغرض یہی طرح منزل بمنزل چلے جاتے تھے ایک روز ابو طالب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچانے بی بی خدیجہؓ

کے نزدیک عرض کی اور کہا کہ خدیجہؓ ایک لڑکا یتیم محتاج میرا سب علم نہیں قابل و فاضل ہے اگر تم اسکو اپنے گھر نوکر رکھو تو بہتر ہے خدیجہؓ نے کہا اے ابو طالب تمھارے بھتیجے کا کیا نام ہے اور کتنی عمر ہے آپ نے فرمایا اے خدیجہؓ اس لڑکے کی عمر چودہ برس اور دس روز کی ہے اور نام اس کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے جب خدیجہؓ نے نام آنحضرتؐ کا سنا شکر سر جھکا لیا اور توریت منگو کر ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھا اور کہا جو جراثیم ہیں انہیں لکھی ہیں اگر وہ نشانیاں انہیں سب برابر پاؤنگی تو تحقیق جانوگی کہ یہی پیغمبر خداؐ آخر زمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں انرض خدیجہؓ نے ابو طالب سے کہا اے ابو طالب جاؤ اور تمھارے بھتیجے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلد لے آؤ میں انکی عقل و عمر و ہنر دیکھ کر انکے موافق انکو کام دوں گی اسوقت ابو طالب نے جا کر حضرت کو لے آئے اور خدیجہؓ سے یہ کہا

و بارک علی محمد

قصیدہ

اللہم صل وسلم

|  |   |
|--|---|
| لوے خدیجہؓ یہ میرا یتیم ہے<br>اور نام بھی اسی کا محمدؐ ہے دیکھیے<br>عاقل بھی ایسا ہے کہ نہ ہوگا کوئی دگر<br>عاقل جہاں کے دیکھے میں میں نے ہزار ہا<br>جو اس کا کام ہے بخدا نیک کام ہے<br>اور صادق القرار ہے یہ صاحب وفا<br>حافظ خدا ہے اس کا ہر ایک جاں باقین | بکیں ہے بیوا ہے نہایت سلیم ہے<br>ہاں صاحب خلیق بہ رحم و حلیم ہے<br>مشہور خلق میں یہ بہ لطف و عیم ہے<br>یرے خدیجہؓ ایسا نہ اہل فہیم ہے<br>شاید کچھ اس پہ فضل خدا کے کریم ہے<br>ایسا تو آج کوئی نہ صاحب رحیم ہے<br>لا ریب یہ جیب خدا کے عظیم ہے |
|--|---|

نثر

جسوقت خدیجہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا موافق توریت کے سب نشانیاں آپ میں پائیں بہت خوش ہوئیں اور دس ہزار اشرفی زر نقد اور دس اونٹ و دیگر قافلہ کی طرف روانہ کیا اور کہا تم اپنا علیہ تجارت کا مال لینا اگر میں تمھارے مال میں زیادہ منافع پاؤنگی تو آپکو سب قافلہ کا سردار بنائوں گی یہ کہہ کر آنحضرتؐ کو قافلہ کی طرف روانہ کیا کہتے ہیں آپ سے پانچ روز ازل قافلہ کوچ کر گیا تھا پروردگار کے فضل و کرم سے آپ نے ایک ہفتہ میں قافلہ کو ملا لیا ابو جہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی جھک کر خاک ہو گیا اور کہا یہ نیا شخص قافلہ میں کون آکر ملا یہ کہہ کر ابو جہل نے آپ کی طرف مخاطب ہو کر کہا اے

شخص تم کون ہو کہاں سے آئے ہو کہاں جاؤ گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا خدیجہ کی طرف سے آیا ہوں  
بھکھو اس قافلہ کے ساتھ تجارت کے لئے بھیجا ہے دیکھیے آگے پروردگار عالم کیا کرتا ہے جب ابو جہل اہل  
نے پروردگار کا نام سنا کہا شاید یہ شخص کوئی مسلمان ہے یو جھالے شخص آپ کا نام کیا ہے فرما تو آپ نے یہ کہا

اللہم صل وسلم

فضیلتہ

و بارک علی محمد

بدل ہوں بندۂ اللہ یہی اسلام ہے میرا  
میں آیا ہوں یقین سنئے یہی اب کام ہے میرا  
پڑھو کلمہ نبی کا اب یہی انعام ہے میرا  
جو کچھ چاہے وہ کرتا ہے یہ مطلب نامزد میل  
خدا سے سجدہ مودت تم یہ وعظ عام ہے میرا  
ہزاروں رنج پاؤں کا سخن اتمام ہے میرا  
پڑھو اب تم سمجھی دل سے یہ کلمہ نام ہے میرا

میاں میں ابن عبد اللہ بن محمد نام ہے میرا  
طرف سے حق تعالیٰ کے بقول کو توڑنے سارے  
میاں میں ہوں رسول رب تعالیٰ جانو مجھے تم سب  
کہو اللہ کیلتا ہے نہیں کوئی بھی ہمتا ہے  
کفر کی راہ چھوڑو تم نہ بت کو ہاتھ جوڑو تم  
خدا کو جو نہ مانے گا جہنم میں وہ جاوے گا  
خدا حافظ و ناصر ہے میرا ہر حال میں سنئے

نشر

حسرت ابو جہل اہل نے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا نہایت رنجیدہ و خفا ہو کر کہا کہ تمہیں نیا  
محمد کہاں سے پیدا ہوا بہتر ہے کہ اس کو کسی صورت سے مروا ڈالے اسی فکر میں تھا کہ کسی جا کے قافلہ  
کا مقام ہوا تب ابو جہل نے خدیجہ کے خدمتگار کو خوشامد کی رو سے یہ کہا ہے صاحب میرے خیال  
میں یہ آتا ہے کہ قافلہ آج یہاں تک خوش و خرم پہنچا اور سب خیریت سے ہیں اس مضمون کا کوئی  
خط اپنی ملکہ کو روانہ کیجئے خدیجہ کے خدمتگار نے یہ بات ابو جہل کی پسند کی اور کہا بہتر ہے جیسا  
تمہاری رائیں آئے ویسا ہی لکھ کر کوئی ہوشیار آدمی کے ہاتھ روانہ کرو تب ابو جہل نے نہایت خوشی  
سے خط لکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اچھا تمہیں خط لیکر خدیجہ کے نزدیک جاؤ اور جواب اس  
خط کا لیکر جلد آویہ کہ ہر ایک مست ساند ساری کے لئے بتلایا اس ارادہ پر کہ ساند آیکو راہ میں پہنچا  
کر ڈالے کہتے ہیں وہ یہ ساند آیا مست تھا کہ کسی آدمی کو اپنے قریب آنے نہ دیتا تھا کسی کی کیا مجال کہ کوئی  
اس کے قریب جاؤ اس کی گڑگڑاہٹ و غوغا سے کہتے اونٹ دشت کھا کر گر پڑے تھے انرض آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم جس وقت اس ساند مست کے قریب تشریف لے گئے کہتے ہیں اس مست ساند نے آنحضرت

کو دیکھتے ہی سراپا آپ کے قدم مبارک پر جھکا دیا اور یہ کہ اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

### قصیدہ

بَيْنَ كَتِفَيْهِ عَلَاهُ خَاتَمُ السُّلُوكِ

|                       |                     |                         |                    |
|-----------------------|---------------------|-------------------------|--------------------|
| تم حبیب کبریا ہو      | یا بنی خیر الانام   | تم نہ ہو تے کچھ نہ ہوتا | دونوں عالم یہ تمام |
| تم شریف انبیا ہو      | تم ہوا شاہ ذوالکرام | تم خلیل کبریا ہو        | تم ہمارے ہو امام   |
| آرزو تھی اتنی میری    | اے رسول نبی نام     | کوئی پا مجھ پر نہ رکھے  | جز تمھارے لاکلام   |
| اس نے مجھ پر نہ بیٹھا | آج تک کوئی انام     | اب قدم رکھو میرے پر     | آپ یا شاہ انام     |
| حافظ کمر تمھارا       |                     | ہمیں گاہیں دل سے غلام   |                    |

### نثر

الغرض یہ باتیں اونٹ کی سکر ابو جہل جہل جہل اور نہایت آزر وہ ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ شریف کی راہ لی جب اس قافلہ کی نظر سے آپ غائب ہوئے تب پروردگار نے فرشتوں کو حکم کیا کہ اے فرشتو میرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع اونٹ ابھی اسیدم مکہ شریف پہنچا دو تب فرشتوں نے حکم رب العالمین چھ گھڑی میں آپ کو پہنچا دیا اسیدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شتر کی پشت سے اتر کر خدیجہؓ کے قریب جا کر خط دیا جو میں خدیجہؓ نے خط کھولا اور پڑھا اور تاج پر خیال کیا تو بہت متعجب ہوئیں اور کہا یا محمد آپ یہ خط لیکر وہاں سے کب روانہ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا آج صبح کی نماز کے بعد یہ خط لیکر نکلا ہوں تب خدیجہؓ کو یقین ہوا کہ بیشک یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پس اسی دم یہ کہہ اے اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

### قصیدہ

|                               |                              |
|-------------------------------|------------------------------|
| آپ ہو بے شبہ حبیب خدا         | اس میں نہیں فرق ہے بالکل ذرا |
| منزل دو ماہ جو ہو سخت تر      | اور گھڑی چھ ہے کہاں واہ وا   |
| کس کی ہے جرات کہ چلے اتنی راہ | کونسا انسان ہے اس شان کا     |
| اونٹ چلے گر تو بہت میل صد     | اور ہزار کو س ہے شکل بسا     |

کام ہوا ہے یہ نہیں جڑ خدا  
آپ مولاریب شہ دوسرا  
اس کے لئے نار سقر ہے گی جا  
بلکہ ہے مداح بدل آپ کا

کچھ بھی تو ہے حکمت پروردگار  
اب تو ہوا دل سے مجھے ہے یقین  
تم یہ جو ایمان نہ لاوے عدو  
حافظ کمتر ہے غلام بنی

نثر

الغرض خدیجہؓ نے خط کا جواب لکھ دیا اور انگوٹھی واسطے نشانی کے دی اور کہا کہ جس وقت ابو جہل تمھاری بات کو جھٹلائے تب یہ انگوٹھی تبتلانا یہ لکھو وہاں سے روانہ کیا کہتے ہیں جب شہر سے آپ باہر ہوئے تب حکم رب العالمین اوسیدم فرشتوں نے قافلہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دیا بعد آنحضرت قافلہ میں تشریف لے گئے تب لوگوں کو دیکھ کر تعجب ہوا اور ابو جہل ابھل خفا ہو کر حقارت سے کہنے لگا دیکھو یہ ڈکاشا بد کوں دو کوس سے پھرا آیا ہے جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہل کے ہاتھ میں خط دیا ابو جہل خط لیکر مہنسا اور کہا دیکھو صاحبو یہ ڈکاشا مہنسا ہے مگر کر کے خط لکھ کر لایا ہے یہ لکھ کر غصے سے خدیجہؓ کے خدمتگار کو وہ خط دیا اس نے کہا واہ دایا محمد یہ کیا مہنسا آئے ہو یہ بات ہماری عقل سے بعید ہے یعنی مکہ شریف یہاں سے دو چہینے دس روز کا رستہ اور تم دو پہر بھر میں جا کر واپس جواب لیکر آئے ہو بڑے تعجب کا مقام ہے تب آپ نے جواب دیا ابو جہل کیا تجھ کو معلوم نہیں پروردگار قادر ہے بڑی قدرت رکھتا ہے کیا اس کی قدرت میں تجھ کو بڑا تعجب نظر آتا ہے خیر یہ جواب خط کا برابر ہے یا نہیں اس نے کہا یہ بات غلط ہے تب آپ نے انگوٹھی نکال کر اہل مجلس کے روبرو رکھ دی جس وقت وہ انگوٹھی خدیجہؓ کے خدمتگار نیک کردار نے دیکھی آنکھوں سے لگائی اور کہا صدقّت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ انگوٹھی میری مالکہ خدیجہؓ کی ہے تب ابو جہل نے ایک آہ سرد بھر کر شرم سے گردن نیچے کر لی الغرض اس مجلس سے ہزاروں شخص ایمان لائے اور کلمہ پڑھا اور کہا تم برحق ہو رسول خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور کئی شخصوں نے ابو جہل سے پوچھا ابو جہل یہ کیا ماجرا ہے کہ کفار شکل آئینہ حیران ہو گئے؟ کلمہ نبی کا پڑھ کے مسلمان ہو گئے۔ تب ابو جہل نے کہا صاحبو یہ جادو گر ہیں انجے ایسے کاہلوں

پر خیال مت کرو دیکھو دو مہینے دس روز کا راستہ اور آدھے روز میں جانا اور آنا بالکل غلط بات ہے العرض وہاں سے آگے کو روانہ ہوئے کہتے ہیں جس ملک میں ان کو جانا تھا وہاں کے لوگوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بیشتر سے خبر دی تھی کہ میرے بعد مکہ شریف میں ایک پیغمبر آئیں گے پیدا ہونگے اور نام اذکا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا ان سے یہ نشانیاں ظہور میں آئیں گی یعنی جو وقت وہ پیدا ہونگے اس وقت ان کا دین سب قبول کریں گے اور انھیں کا کلمہ پڑھیں گے مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال انھیں کا دین و آئین جاری ہوگا اور وہ ایک بار اس ملک میں بھی آویں گے اور پیغمبری انھیں پر ختم ہوگی اور نام ان کا تاقیامت جاری رہے گا اور کبھی کبھی ان کے جسم پر نہ بیٹھے گی اور ابرہہ پر ہمیشہ سایہ کرے گا اور زمین سے معلق چلیں گے کہتے ہیں وہاں کے لوگوں نے وہ سن دیا یہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بات یاد رکھ کر شہر سے باہر ایک برج بلند بنایا اور ایک شخص وہاں پاسبانی کو بٹھلایا کہ جس وقت کوئی مکہ شریف کی طرف سے اچھر کو قافلہ آوے تو حکم نمبر کر دینا القصد جب یہ قافلہ ان کی سرزمین میں جا پہنچا تو وہ اس گھبراہٹ کی نظر اس قافلہ پر جا کر یہی تباہی وقت شہر میں جا کر خبر دی اور یہہ کہا۔ انہم صل وسلم وبارک علی محمد

### وقعیہ

|                           |                            |                         |                          |
|---------------------------|----------------------------|-------------------------|--------------------------|
| یارو کے کا قافلہ آیا      | قول عیسیٰ کا ہم نے سچ پایا | شکر اللہ کا کرو یارو    | اپنے گھر خاتم النبی آیا  |
| جلد تعظیم کو چلو دوڑو     | مقصود ہوا آج برآیا         | شہر کے ہم قریباً ترواؤں | اہل مکہ کا قافلہ آیا     |
| شاہان ہوں ہم چیمبر        | حق تعالیٰ نے ہم کو دکھلایا | پاویں گے گزشتاں حق      | جیسا عیسیٰ نبی نے فرمایا |
| تو قہر لے کے حافظہ کا دین | ہے یہی دل سے ہم نے ٹھہرایا |                         |                          |

### نثر

یہ خبر سن کر اس شہر کے سب خاص و عام قاضی صاحب کے گھر جمع ہوئے اور مشورہ کرنے لگے کہ اب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح پہنچائیں اور وہ جہاں تھیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمائی تھیں وہ کس طرح ظہور میں لائیں تب قاضی صاحب نے کہلے صاحب بہر تویہ ہے کہ ان سب کی جہانی کرو اور اذن دیکر اپنے گھر کھانے کو بلاؤ اور فقط ایک آدمی کے جانے آنے کا راستہ رکھو تب وہ نشانیاں جس سے ظہور میں آئیں گی اسی کو جانیں گے یہی محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ مشورت کر کے چند لوگ آئے کہ ابو جہل سے ملکر عرض کئے اور کہے کہ صاحب آج آپ کے سب قافلہ کو ہمارے شہر کے مالک کے گھر کھانے کا اذن ہے تم سب لوگ وہاں سے تشریف لانا ابو جہل نے اذن اُن کا قبول کیا وہ سب لوگ وہاں واپس شہر کو چلے آئے تب ابو جہل نے سب قافلہ کے لوگوں کو جتایا کہ اے صاحب آج اس شہر کے حاکم کے گھر کھانے کا اذن ہے الغرض قاضی صاحب نے شہر کے سب مطبخیوں کو بلا کر یہہ کہا۔

| اللہم صل وسلم   | قصیدہ  | و بارک علی محمد   |
|---|--|---|
| اسی ہونو مطبخو میرا کلام<br>یعنی مزعفر و متجن لذیذ<br>کو فتنے بھونے و قبولی بلاؤ<br>جلد کرو ملکہ ہم صاحبو | اے میں گھرایے شفیق الانام<br>زرد بھی اور قورمہ بھوننا تمام<br>قلچے ونبوسے عرض و السلام<br>ایسا ہونو کہ کہیں ہونو شام | احمد مفت رکی مہمانی ہے<br>غیرنی فالودہ نہایت عجیب<br>خوب بہنر کر کے پکاؤ ابھی<br>حافظ اکبر کے اوپر نطف کر |

## نشر

الغرض جب کھانا تیار ہوا تب قاضی صاحب نے سب کو بلوایا اور خوب بخور دیکھا تو کسی کے سر پر ابر نظر نہ آیا نہ کسی کے پیر زمین سے معلق نظر آئے الغرض جس طرح حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا تھا اُس نشانی کا کوئی شخص نہیں نظر نہ آیا پس جب سب کھانا کھا کر فارغ ہوئے تب قاضی صاحب نے ابو جہل سے پوچھا کہ اے ابو جہل تم میں سے کوئی شخص باقی رہا تو نہیں اگر رہا ہو تو اس کو بھی روانہ کرو تب ابو جہل نے کہا ہاں صاحب ایک لڑکا اونٹوں کی پاسبانی کو وہاں چھوڑ کر آئے ہیں اسیں یہاں آنیکا سلیقہ نہ تھا اس لئے اُسے ہمراہ اپنے نہ لائے اسے وہیں کچھ بھیج دو کھالیکا تب قاضی صاحب نے کہا اے ابو جہل اُس لڑکے کو اوصہر بھیج دو ہمارا ہمراہ کھالیکا۔ یہ بات ابو جہل نے قبول کی اور قافلہ میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مل گیا جب حضرت شہر کی طرف روانہ ہوئے تب حکم خدا سے ابراہیم کے سر پر آیا اور سایہ کیا اور قدم مبارک زمین سے معلق ہوئے جب لوگوں نے دور سے دیکھا تو دوڑ کر آپ کے قدموں پہ آگے پہنچے اور ہزار جان سے خوش ہو کر یہہ کہنے لگے۔ اللہم صل وسلم وبارک علی محمد وعلی آل محمد

## قصیدہ

آپ میں موجود ہیں وہ یا محمد مصطفیٰ  
آپ ہی ختم البتہ اور سرور ہر دوسرا  
باعث ہر دو جہاں ہو آپ ہی صدیجا  
چلے کھانا کھائے لے شافع روز جزا  
شکر ہے اللہ کا بر آیا اپنا مدعا  
صدق سے پڑھتے ہیں ہم کلمہ عامی آپکا  
ہم کو بھی ایسا بنا دیا محمد مصطفیٰ

حضرت علیؓ نے تھا جو کچھ نشان ہم سے کہا  
آپ ہی لاریب ہو محبوب رب العالمین  
یا محمد آپ ہی کی شان میں لولاک ہے  
مطلب ل آج بر آیا ہمارا یا نبی  
آپ ہی کے واسطے تھی سب یہ تیاری حضور  
چلے اب اسلام سے حکم شرف کیجئے  
حافظ کمرہ تھارا جس طرح ہے خاک پا

## نثر

الغرض لوگوں نے اسلام قبول کیا اور کلمہ پڑھا کہتے ہیں چند مدت وہاں قافلہ رہا اور جو کچھ اسباب تجارت کا لینا تھا سب لیکر وہاں سے مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے الغرض کئی منزلیں طے کر کے مدینہ منورہ میں جا پہنچے اور خدیجہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر راستہ میں جو جہاں گذر اسب بیان کیا خدیجہؓ شکر بہت خوش ہوئیں کہتے ہیں کہ بعد چند روز کے ایک رات خدیجہؓ بستر راحت پر راحت فرماتی تھیں کہ ایسے میں آپ کو خواب ہوا کیا دیکھتی ہیں کہ گویا چاند دہن میں آیا ہے جونہیں آنکھ کھلی تو نجومیوں کو بلا کر خواب کی تعبیر پوچھی تو کسی نے کچھ کسی نے کچھ کہا مگر ایک نجومی سب منجھوں کا سردار یوسف نامی مشہور و معروف تھا اس نے خدیجہؓ کے نام سے قرعہ پھینک کر کہا اے خدیجہؓ تیری زہے قسمت اس میں تو یوں نکلتا ہے کہ تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کر گئی اور وہ محمدؐ پیغمبر آخر الزمان ہو گا اوس کا دین تا قیامت جاری رہے گا تب خدیجہؓ نے کہا اے یوسف اس محمدؐ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح پہچانوں اُن کی نشانی کیا ہے تب اُس یوسف نجومی نے یہ کہا

## جواب

حَكِيكَ الصَّلَوةَ النَّبِيِّ السَّلَامُ

سَلَامٌ سَلَامٌ سَلَامٌ سَلَامٌ

## وضیہ

محمدؐ وہ ہیں خاتم مسلاں  
کہ تا ہوز میں پر نہ سایہ عیاں

سنو لے خدیجہؓ تم اُن کا بیان  
کرے گا ابر اُن پر سایہ سدا



نہ بیٹھے گی کھٹی بدن پر کبھی  
ہو خوشبو تن پاک میں اس قدر  
وگر اُن کی پیغمبری کے اوپر  
رہے دین اُن کا قیامت ملک  
خدا اُن کا حافظ ہے ہر حال میں

زمیں سے معلق رہیں ہر زماں  
مقطر ہو جس سے تمامی جہاں  
گو اہی دیں اشجار سب بے زباں  
نہیں اس سخن پر ہے میرے گماں  
وہ محفوظ رہوینگے از دشمنان

## نثر

الغرض جب یہ باتیں اس بخوجی کی زبان سے سنیں سب بات سے اپنا دل اٹھا لیا اور اپنے والد کو بلا کر کہاے بابا جان میرے لئے قبلہ گاہ میرے میرا ایک ایسا معروضہ ہے اگر قبول کرو تو بیان کروں خدیجہ کے والد نے کہاے بیٹی تمہارا مطلب ل کیا ہے جلد بیان کر دو تب خدیجہ نے کہاے بابا جان مجھے خواب میں پروردگار نے کہاے کہ تو نکاح کر تو میں نکاح کرتی ہوں اپنی کیا خوشی ہے تب خدیجہ کے والد نے کہاے بیٹی تم کس کے ساتھ نکاح کرتی ہو کون تمہارے لائق ہے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہاے بابا جان میں نکاح جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتی ہوں باپ نے اُن کی بات بدل و جان قبول کی اور اُس وقت اسباب نکاح تیار کیا جب منہ نکاح ہوئے تہنہ میں و آسمان سے بہ ذائے تحین و آفرین آئی۔ اللہم صل علی محمد وبارک علی محمد

## قصیدہ

ہو شادی محبوب خدا سب کو مبارک  
یہہ محفل عشرت یہہ سرانجام سعادت  
لو آئمہ کے گھر میں عچی دیکھو ہے شادی  
آتی تھی فلک سے یہی احنت کی آواز  
ہر سمت نکاح شہ والا کی ہوئی دھوم  
کیونکہ نہو سرور یہہ سنکر دل مومن  
بس کرے ختم محافظ مسکین بہ صلوة

یہہ ساعت و احکام خدا سب کو مبارک  
لے مومن ہو دل سے بسا سب کو مبارک  
ہو یرم مسرت یہہ دلا سب کو مبارک  
یہہ شادی سردار غلام سب کو مبارک  
یہہ کار شہنشاہ ہداسب کو مبارک  
یہہ کار خوشی صل علی سب کو مبارک  
جو نعمت میں ہے شعر لکھا سب کو مبارک

قصیدہ در بیان عبد اللہ ام مکتوم مع نظم و نثر

کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور وہاں کئی  
حضرت کے اصحاب بھی حاضر تھے اور مکہ کے بڑے بڑے سردار و بلند شرک بھی اُس مجلس میں آئے  
تھے اور بیٹھے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن مشرکوں گمراہوں مرتدوں کو نصیحت کرتے  
تھے ایمان لانے اسلام سے شرف ہونے کو فرماتے تھے اور ارشاد کی باتوں میں مشغول و  
مصروف تھے کہ ویسے میں عبد اللہ اُم مکتوم کا بیٹا دونوں آنکھوں سے اندھا مسجد میں  
حضرت کے نزدیک آیا اور بعد سلام علیک کے دو زانو ابے بیٹھ کر عرض کیا اور کہا یا رسول اللہ  
عَلَّمَنِي حِمَا عَلَّمَكَ اللَّهُ مُعِينِي كَمَا عِدَّ اللَّهُ نَابِيتَانِي سَكْحًا وَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِرَّةً ثَلَاثِينَ وَهَاتَيْنِ أَوْرَهُ كَلَامٍ جُوسَكْحًا يَا اللَّهَ تَعَالَى نَفِي بِآپ كُوْا وَتَلَاقِنِي كُرُوْا وَجَحُّ كُوْا وَهَاتِي  
كُرُوْا وَجَحُّ كُوْا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنحضرت نے اس سے بات نہ کی منہ پھیر لیا پھر  
عبد اللہ اُم مکتوم نے کہا یا رسول اللہ عَلَّمَنِي حِمَا عَلَّمَكَ اللَّهُ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اُن کی بے ادبی کے سبب سے اور منہ پھیر لیا جواب نہ دیا عبد اللہ اُم مکتوم دونوں آنکھوں سے  
اندھے تھے نظر نہ آتا تھا حضرت کے جواب دینے اور منہ پھیرنے پر کچھ خیال نہ کر بار بار کہتے تھے  
یا رسول اللہ عَلَّمَنِي حِمَا عَلَّمَكَ اللَّهُ پھر حضرت ان سے اور منہ پھیر کر ان سرداروں سے بات  
کرنے میں مشغول ہوئے پس اصحابوں نے حضرت عبد اللہ اُم مکتوم سے کہا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

قصیدہ

کبھی بروقت فرصت آپ آؤ  
ہیں گراہوں کو فرماتے نصیحت  
بہ الفت آئے اور بیٹھے ہیں اس جا  
سعادت دولت ایمان پائیں  
سخن ارشاد کے کرتے ہیں ہر دم  
کبھی بروقت فرصت آپ آؤ  
تمہارا حافظ و ناصر ہے مولا

کہ عیسا اللہ ابھی تو آپ جاؤ  
ابھی ہیں کام میں مشغول حضرت  
سبھی سردار مشرک اہل مکہ  
انہیں فرماتے ہیں اسلام لائیں  
انہیں کرتے ہیں حضرت وعظائیں  
نہ بدو تم ابھی حضرت سے جاؤ  
سنبھل کر راہ سے تم جاؤ قیصلہ

عبداللہ! تم مکتوم یہ بات سن کر نہایت رنجیدہ و شرمندہ ہوے اور مسجد سے اٹھ کر باہر چلے

گئے اس وقت جبریل علیہ السلام آسمان سے اترے اور ایک پروہ خیب کا حضرت کے اور اُن  
سرداروں کے درمیان کر دیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن مشرکوں کی آنکھ سے چھپ گئے  
تب جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو درود و سلام  
کے بعد کہا عَسَىٰ وَتَوَكَّلْ اَنْ جَاعَهُ الْاَعْمٰی یہ نہ کر پر وہ اٹھایا اور جبریل علیہ السلام چلے گئے  
اس صورت میں عجب کلام کی نزاکت ہے یعنی عیس و توئی یہ دونوں غائب کے صیغے ہیں جیسے  
کسی کی بات کسی اور سے کہتے یعنی ترش روئی کی تیوری جڑھائی منہ پھیر لیا محمد صلی اللہ علیہ  
سلم نے جب آیا تا بنیا اندھا عبد اللہ ام مکتوم کا بیٹا نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
اور پھر التفات و مہربانی فرما کر حاضر کر خطاب کیا وَ مَا يَدْرِيكَ لَعَلَّهٗ يَنْزِلُ اَرْضًا كَرۡوۡ  
فَتَنْفَعُہُ الَّذِیْ كَرِهَ یعنی کس چیز نے بتایا تجھ کو کیا جانتا ہے تو یا محمد شاید وہ اندھا بہت پاک  
پاکیزہ ہوئے تم نصیحت کرو ہدایت کی راہ بتاؤ وہ قبول کرے تمہارے کہنے کے موافق کام کرے  
عمل کرے سب گناہوں سے پاک ہووے مقبول ہو جاوے وَ اَمَّا مَنْ سَبَّحَنِیْ فَانْتَ لَهُ تَصَدَّقْ  
کَمَا عَلَّمٰکَ الْاٰیٰتِیْ وَ وہ شخص جو دہلند ہے دنیا کا مالدار ہے ایمان لانے کی پروا نہیں رکھتا مغرور  
ہے مسلمان ہونے سے بے نیازی کرتا ہے اور پھر تو یا محمد اس کے واسطے اس کی طرف منہ رکھتا ہے  
ایمان لانے کی توقع کر کر اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کی بات سننے میں مشغول ہوتا ہے یا محمد  
جو مالدار پاک نہ ہووے ایمان نہ لاوے کفر و شرک کی نجاست میں پڑا ہے تیرے اوپر کچھ گناہ  
نہیں تجھ کو حکم پہنچا دینا چاہیے اتنا مشغول ہونا اُس کی طرف درکار نہیں وہ بے پروائی کرتا ہے  
ایمان کی دولت اُسے نصیب نہوگی وَ اَمَّا مَنْ جَاعَكَ یَسْعٰی وَ هُوَ یَحْشٰی فَانْتَ عَنْہُ  
تَلَهٰی کَلَّا اِنَّہَا تَذٰکِرٌ لِّمَنْ شَاءَ ذٰکِرٌ اور وہ شخص جو کیا تیرے پاس شوق سے شبانی  
دوڑا ہوا دین کے غلم سیکھنے کے واسطے اخلاص سے محبت سے عبد اللہ ام مکتوم کا بیٹا اور وہ درکار  
ہے خدا تعالیٰ سے اور یا محمد پھر تو اُس کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے اُس کے جواب دینے میں اور  
اُس کی تسلی بخشی کرنے میں مشغول نہیں ہوتا ان مالداروں کی طرف منہ لاتا ہے یا محمد صلی اللہ علیہ  
سلم ایمان نہ چاہیے تم کو اب جو کئے ہو گئے پھر ایسا نہ کرنا جب جبریل علیہ السلام نے یہ باتیں پڑھیں  
حضرت کو سنائیں پس اس وقت آپ نے معلوم کیا یہ عتاب ہے عبد اللہ ام مکتوم کے واسطے

اس کے سوال کا جواب نہ دیا اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی اس بات کو معلوم کر کے حضرت بیتاب ہو کر اٹھے اُس کے منانے کے واسطے اُس کی خاطر واری کیواسطے مسجد سے باہر نکل کے لوگوں سے پوچھا اور یہ کہا اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

### قصیدہ

|  |   |
|--|---|
| عبداللہ اُم مکتوم عالی و قر<br>ایسے گھبرائے کچھ خوف اللہ سے<br>ایک اندھیری آنکھوں میں تھی چھا گئی<br>ایک دیوار سے جا لگے آپ کا<br>ہیبت حق سے روتے تھے اور کانپتے<br>ہر طرف جا کے کہتے تھے یوں مصطفیٰ<br>اُو جلدی ملاقات مجھ سے کرو | کس طرف کو گیا کوئی کہد و خبر<br>حال اپنے سے بس ہو گئے بے خبر<br>اور نزدیک تھا یک بہ یک آہ سر<br>لیک حق نے بجایا وہیں فضل کر<br>ڈھونڈتے تھے ہر اک سمت خیر البشر<br>عبداللہ اُم مکتوم تم ہو کہ صہ<br>بہر حافظ کرو لطف کی اب نظر |
|--|---|

### نشر

الغرض حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ اُم مکتوم کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے راہ میں پائے ملاقات ہوئی آپ نے ہاتھ اُن کا پکڑ لیا بہت عذر کیا خاطر واری کی اور اپنے ساتھ مسجد میں لائے اور اپنی چادر بچھائی اور عبداللہ اُم مکتوم کو اپنی چادر پر بٹھلایا اور جو بوجھنا تھا پوچھا اور آپ کو جو جو فرماتا تھا فرمایا اور کہا اے عبداللہ اُم مکتوم میں جب تلک زندہ ہوں اور تم جب تلک زندہ ہو تمھارا کھانا پہننا سب میرے ذمہ ہے اور اُن کی بہت خاطر واری کے تشفی کر کے اُن کو رخصت کیا پھر جب کبھی عبداللہ اُم مکتوم آپ کے نزدیک آتے تو آپ اُن کو دیکھتے ہی خوش ہوتے اور فرماتے ہن حبیباً الذی عاقبتی فیہ ریحی یعنی خوشی ہو مجھ میں کسی کو جس کے لئے عتاب کیا میرے تئیں پروردگار میرے نے اور آپ عبداللہ اُم مکتوم کے نزدیک جاتے اور فرماتے اے عبداللہ اگر کچھ آپ کی حاجت ہو تو فرماؤ کچھ غرض ہو تو فرماؤ کچھ کام ہو تو فرماؤ میں بجالاؤں اور آپ اُن پر بہت مہربانی فرماتے تھے کہتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے جہاد کے واسطے مشرکوں کی کافروں کی تنبیہ کے واسطے باہر

کہیں تشریف لے جاتے سفر کرتے تب عبداللہؓ مکتوم کو مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ کر جاتے آپؐ اس سے  
ایسی محبت و الفت رکھتے تھے پھر آئے اُس کے قائدے اور ناواقفوں کی نصیحت میں یہ فرمایا

اللہم صل وسلم

قصیدہ

و بارک علی محمدؐ

صاحبِ دولت ہے جو کوئی بشر  
حق نے کیا تم کو ہے گر مالدار  
در پہ اگر اوے تمھارے فقیر  
عزت و حرمت سے بٹھاؤ اسے  
تم سے جو ممکن کرے کوئی بات  
حق نے فقیروں کو مقربا  
دوستو فرمائے ہیں خیر البشر  
اور نہ حقارت سے کرو تم نظر  
صاحبِ دولت سے ہے بہتر فقیر  
حکمِ خدا اور نبیؐ کا جو تھا  
مانو نہ مانو جو رضا آپؐ کی  
اب پڑھو صلوٰۃ بروحِ نبیؐ  
کر دیا حافظ نے یہاں سے تمام

عرض یہ اُس سے ہے میری سرسبز  
جھڑ کو غریبوں کو نہ تم زینہ دار  
اُس کو مدد دو وہ اگر ہو حقیر  
شاو کرو کھانا کھلاؤ اسے  
موڑ و حقارت سے نہ منہ اس کے ستا  
صاحبِ دولت پر شرف ہے دیا  
سمجھو فقیروں کو نہ تم کم قدر  
اُن پر نہ دولت کا جت و فخر  
ہاں بہ احادیثِ نبیؐ لے امیر  
حافظِ کمر نے سنا ہی دیا  
کہدیا جو کچھ کہ تھا حکمِ نبیؐ  
صدق سے آواز سے باہم بھی  
ہاں بہ نبیؐ پڑھ کے صلوٰۃ و سلام

اللہم صل وسلم

قصیدہ در بیان عکاسۃ

و بارک علی محمدؐ

روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے فرمایا بلالؓ آج  
شہر مدینہ میں منادی کرو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی کا گناہ یا کسی کی خطا  
کی ہو یا کسی کا کچھ لیا ہو یا کسی کو مارا ہو یا کہا ہو تو آج آکے مسجد میں داد خواہ ہو جسے حکم  
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بلالؓ نے شہر مدینہ میں منادی کر دی۔ اللہم صل وسلم و بارک علی محمدؐ

قصیدہ

میں نے کس کی اگر چہ کی ہو خطا لیٹ اپنا مبادلہ لبردا

سُن لو یا ربوگوں مل تم ذرا آج فرمائے یوں سول خدا

آج بس آگے مجھ سے وہ سب انتقام اپنا لے کر خدا  
یا شفیع اللہ میں تیرے میں ان کیس طرح سے کریں ہم جفا  
بلکہ آوے وہ زود بہر خدا میں اپنے کرے نہ خوف نہ  
لے لے پیوں آگے اور بے ڈر حشر کا مجھ سے ناکہ جو  
کر جس کو یہاں جو کرنا ہے پیش خالق کرے نہ شکوہ  
حافظ کروے یہ خبر ہر جا لے دنیا میں وہ اپنی جفا

میں نہ تکلیف کی کوئی ہو اگر یا کہ نیچا یا ہو کسی ضرر  
یہ نہ سمجھے کہ یہ مجھ میں سرور انبیا ہیں احمد ہیں  
یہ نہ سمجھے یہ ہیں رسول خدا ان کیس طرح اپنی میں ہم جزا  
مجھ سے کسی خطا ہوئی ہو اگر قرض یا کہ کسی کا ہو مجھ پر  
مجھ کو دنیا سے کوئی کرنا ہے سزا فردوس اب گذرنا ہے  
لکھو مارا ہو یا بڑا ہو کہا یا کسی یہ کیا ہو یہی جفا

## نثر

جب یہ شہرت شہر مدینہ میں ہوئی تمام مخلوق وہاں آکر جمع ہوئی اور سب اصحاب نبی وہاں مسجد کے  
گزر اگر دیکھتے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یا روں کے قریب جا کر فرمایا  
کہ لے بھائیو اب میری وفات قریب ہے میں اس دنیا سے دل سے رحلت کرتا ہوں اس  
لئے میں تم سب صبا جوں ہے کہتا ہوں کہ میں نے اگر کسی کا کچھ قرض لیا ہو یا کسی کو مارا ہو یا اگر  
کچھ بُرا کہا ہو تو وہ شخص آجاوے اور اپنا انتقام لیوے اگر وہ چاہے کہ میں قیامت کے روز  
اپنا انتقام لوں یہ نہ ہو گا قیامت کے روز میں خدا کے روبرو نہایت نہ اٹھاؤں یہ سننے ہی ایک  
شخص بنام عکاشہ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت کے روبرو آکر ادب سے یہ کہنا

وہ بارک علی محمد

قصیدہ

اللہم صل وسلم

اگر فرماؤ تو کہدوں بخرم یا رسول اللہ  
میں اپنا حال سب کہتا ہوں اہم یا رسول اللہ  
مبارک دست میں چاہک تھا اہم یا رسول اللہ  
ہوئی چاہک کے گتے پشت بس خم یا رسول اللہ  
تو بدلہ آپ لوں ہو کے بے غم یا رسول اللہ  
کر گیا عدل جب خلاق عالم یا رسول اللہ  
جو چاہ گیا کرے گا آپ اس دم یا رسول اللہ

میری ایک آپ ہے عرض اس دم یا رسول اللہ  
ادب سے دست بستہ ہو کہاں سرور عالم  
شتر کی پشت پر بیٹھے کہیں کو آپ جاتے تھے  
وہ کوڑا اونٹ سے بچکر لگا آشت پر میری  
منگا دو آپ وہ چاہک اگر یا مصطفیٰ محمد  
وگر نہ روز محشر آپ سے دعویٰ کروں گا میں  
خدا کے پاک عادل ہے وہ حافظ اور ناصر ہے

الارض یہ سننے ہی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمانؓ سے کہا ہے بھائی سلمانؓ

جلد جا اور فاطمہؑ سے کہہ کر لے فاطمہؑ محل میں جو چابک بھاری و دراز دھری ہے وہ دید و سلمانؑ  
 بحکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہؑ زہرا رضی اللہ عنہا کے قریب گیا اور طول و محزون  
 ہو کر کہا لے فاطمہؑ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 محل میں جو چابک بھاری و دراز دھری ہے طلب کی ہے آپ مجھ کو عنایت فرمادیں یہ سنتے  
 ہی حضرت فاطمہؑ زہراؑ نے کہا لے بھائی سلمانؑ یا یا کو اس بیماری میں چابک کا کیا کام پڑا ہے  
 سلمانؑ نے عرض کی لے فاطمہؑ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص بنام عکاشہؑ یا ر  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور و معروف ہے اُس نے منگوائی ہے باعث منگوانے کا یہ ہے  
 کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں یہ چابک سفر میں تھا اور آپ شتر  
 پر سوار تھے اور عکاشہؑ کہیں سامنے کھڑا تھا آپ نے شتر کی پشت سے چوک کر عکاشہؑ کی پشت پر کھڑا  
 مارا سو وہ آج اپنا انتقام لینے پر مستعد ہوا ہے یمن کے جناب فاطمہؑ زہرا رضی اللہ عنہا نے  
 زار زار رو کر کہا لے بھائی سلمانؑ جا اور عکاشہؑ سے کہہ کہ تو نہیں جانتا یہ محمد مصطفیٰؐ پیغمبر خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیوں سنگ و دل بنا ہے میرا باپ سب سے وفاداری کرتا تھا تو مجھے جناب  
 امام حسنؑ و جناب امام حسینؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی عکاشہؑ سے رو رو کر یہ کہا۔

| اللہم صل وسلم  | قصیدہ  | و بارک علی محمدؐ   |
|--|--|--|
| <p>اے بھائی عکاشہؑ نہیں کیا تجھ کو خبر ہے<br/>         جانے ہے تو ہیں کون یہ مت اُن پہ جفا کر<br/>         مارا ہے اگر ایک تجھے نانا نے کھڑا<br/>         لیکن نہ جفا کر کبھی نانا یہ ہمارے<br/>         ہم دونوں برادر ہیں تیرے روبرو حاضر<br/>         بیمار ہیں سلطانِ رسل و اے عکاشہؑ<br/>         حافظ کے لئے رحم کرا محمدؐ یہ عکاشہؑ</p> | <p>نانا یہ ہمارا ہے شہ جن و لیشر ہے<br/>         یہ شافع محشر ہیں تیرا ہوش کدھر ہے<br/>         لے مار ہیں دو کہ نہیں اسیں خطر ہے<br/>         تکلیف پیغمبرؐ میں تجھے دیکھ ضرر ہے<br/>         چابک لے ہیں مار نہیں کچھ یہ جبر ہے<br/>         مارے گا اگر ان کو تو بے شبہ جبر ہے<br/>         لاریب تجھے اس میں نہایت ہی اجر ہے</p> | <p>نانا یہ ہمارا ہے شہ جن و لیشر ہے<br/>         یہ شافع محشر ہیں تیرا ہوش کدھر ہے<br/>         لے مار ہیں دو کہ نہیں اسیں خطر ہے<br/>         تکلیف پیغمبرؐ میں تجھے دیکھ ضرر ہے<br/>         چابک لے ہیں مار نہیں کچھ یہ جبر ہے<br/>         مارے گا اگر ان کو تو بے شبہ جبر ہے<br/>         لاریب تجھے اس میں نہایت ہی اجر ہے</p> |

### نشر

العرض عکاشہؑ نے کہا نہ مانا کہتے ہیں کہ جب سلمانؑ نے کھڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لادیا

تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کوڑا لیکر عکاشہ سے کہا اے بھائی عکاشہ یہ چابک حاضر ہے تو ایک کوڑے کے بدلے سو مارے عکاشہ نے وہیں کوڑا ہاتھ میں لیا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جا رہے ہیں اس وقت برہنہ تھا یہ سن کر آنحضرت نے اپنے بدن مبارک کو برہنہ کیا یہ دیکھ کر سب یار و اصحاب بمقام ہو کر رونے لگے زمین و زمان میں بڑا غم ہوا عرش عظیم پر آیا فرشتے سخت حیران ہوئے العرض عکاشہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کو برہنہ پا کر اور جہنموت پر نظر کر کے دوڑ کر جہنموت پر بوسہ دیا اور نہایت شاد ہو کر ادا ہوئے

یہ کہا اللہ صلی وسلم

جواب

و بارک علی محمد

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ تَشْفِينَا فَوْقَ الْهَٰزِلِ

بِهَ الْكِتَابِ اَجِبْ دُعَائِي اِلَى مُنَادِي بِاصْطِرَاحِي

## قصیدہ

رسول مقبول آرزو تھی یہ میری اور یہی تھا مطلب  
سنا تھا میں نے جو کوئی جہنموت آنکھوں سے دیکھ لیا  
بفضل اللہ مقصودل بر آیا میرا شکر خدا کا  
یہ سن کے خیر الانام بولے کہ ناردوزخ حرام تجھ پر  
جیب خالق نے انکو دیکر دعا وہاں سے ہوئے روانہ  
درود یار و پڑھوئی پر مکان جنت میں پاؤ گئے تم

کہ دیکھوں جہنموت آنکھوں سے اور کوشاؤ دلوں میں اب  
حرام دوزخ کی آگ اس پر ہوئے شر از عنایت رب  
خوشی سے جاؤنگا خلدیں اب ہوئے لطیف رسول الغیب  
یقین ہوئی ہے یقین ہوئی ہے ہوا تو نبی خدا مقرب  
مکان کو تشریف لگئے پھر گئے ہیں آرام باخوشی تب  
سخن یہ حافظ کا یاد رکھو نہ بیٹھو خاموش تم یہاں اب

اللہ صلی وسلم قصیدہ در مدح بانی مسجد پندے نمازاں وغیرہ و بارک علی محمد

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی خانہ خدا کی یعنی مسجد کی تعمیر کرے خلوص دل سے صدق نیت سے نجات کی امید سے خالق کی رضامندی کے لئے تو پروردگار اس کے لئے جنت میں باغ فردوس میں موتیوں کا جوہر بنش قیمتوں کا خاصہ عمدہ محل و مکان تیار کرتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک روپیہ یا ایک اشرفی خرچ کرتا ہے اللہ دیتا ہے اللہ کی خوشنودی کے واسطے محبت کے واسطے تیمت کے منافع کی واسطے دوزخ سے بچ رہنے کے واسطے تو اللہ تعالیٰ اس ایک کے بدلے دنیا میں دین دیتا ہے اور آخرت میں ستر اور دوزخ سے نجات دیکر



باغ فردوس عنایت کرتا ہے جنت عطا فرماتا ہے اور پروردگار عالم مسجد کے بنانے والوں کو تیار کرنے والوں کو راستہ کرنے والوں کو تعمیر کرنے والوں کو اُس کے صلہ میں اسکی جزا میں جنت الفردوس عنایت فرماتا ہے موافق قول رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے صل وسلم علی محمد

### جواب

اللہ اللہ رَبُّنَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ حَبِيبَا اللَّهُ اللَّهُ سَيِّدُنَا رَبِّ جَمِيعٍ بِالشَّقِيعِ شَمَلْنَا

### قصیدہ

|   |  |
|---|--|
| <p>یاں کرے آراستہ مسجد اگر<br/>ہے جزا فردوس اُس کی سرسبز<br/>جو کرے راہ خدا میں صرف مال<br/>دونوں عالم میں نہ دیکھے وہ ملال<br/>راہ حق میں ایک دم جو کوئی نہ<br/>اور ستر آخرت میں بھی ملے<br/>مفت میں ملتی ہے جنت دوستو<br/>ایک کے بدلے میں دس دس ملتے ہیں<br/>کوئی بنوادے اگر خانہ خدا<br/>جنت الفردوس ہے اُس کی جزا<br/>حافظ کمتر اگر کچھ ہو سکے<br/>آخرت میں تا تجھے ستر ملے</p> | <p>باغ جنت میں رہے وہ شاد تر<br/>ہاں بقول مصطفیٰ خیر البشر<br/>باغ جنت میں ہے وہ شاد حال<br/>ہے جناب مصطفیٰ سے یہ خبر<br/>ایک کے بدلے خدا سے دس وہ لے<br/>کیا ہی سودا ہے عزیز و خوہر<br/>کیا نفع کا ہے یہ سودا دیکھ لو<br/>کیوں نفع کھوتے ہو رہ کر بے خبر<br/>جان کر اللہ کی ول سے رضا<br/>یہ احادیث نبی سے ہے خبر<br/>راہ میں اللہ کی اللہ دے<br/>جس طرح فرمائے ہیں خیر البشر</p> |
|---|--|

### نثر

اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی مسجد بناوے تیار کرے اللہ کی رضا مندی کیلئے پروردگار عالم کی خوشنودی کے لیے لاریب پروردگار اُس کے لیے جنت میں عمدہ محل تیار کرتا ہے اور جو کوئی مسجد بناوے اور اُس میں نماز پڑھے پروردگار عالم کی طاعت و عبادت نکرے مسجد کی قدر نہ جانے کل قیامت کے روز وہ مسجد سوال کرے گی آپ پروردگار

ان لوگوں نے تیری رضا مندی جان کر اپنی یہودی کے لئے مجھ کو بنایا تیار کیا۔ لیکن کسی روز مجھ میں آکر تیری یاد نہ کی تیرا ذکر نہ کیا تیرے روبرو سر نہ جھکا یا کاہلی کی سستی کی مجھ کو ویران رکھا آباد نہ کیا بنا سنوار تیار کر کے چھوڑ دیا خدا یا میں آج تجھ سے داؤ خواہ ہوں فریاد کرتی ہوں تاکہ ان لوگوں کو آج اُس کی سزا و جزا ملے اور مسجد کے ہمسایہ جو اہل اسلام تھے اور اذان نکر منہ پھیر کر چلے جاتے تھے کبھی مسجد میں قدم نہ رکھتے تھے نہ آتے تھے ان لوگوں کے لئے بھی مسجد قیامت کے میدان میں پروردگار عالم سے فریاد کرے گی اور کہے گی اے پروردگار! ان لوگوں پر میرا حق تھا انھوں نے میرا حق ادا نہ کیا نہ کبھی میرے نزدیک آئے نہ قدم رکھا نہ کبھی تیری یاد کی نہ سر جھکا یا تب پروردگار ان لوگوں سے فرما دیگا۔ اللہم صل وسلم وبارک علیہ

## قصیدہ

اپنے لئے تم نے کیا ہے بُرا  
کونسی نیت سے کرو آشکار  
چھوڑ دیا میرا مکاں کس لئے  
کیوں نہیں جاتے تھے وہاں ہو کے شاہ  
آج بہت ہو گئے یہاں خوار تم  
ان کو جہنم کا چکھاؤ مزا  
نام سے میرے انھیں انکار عفا  
ذائقہ دوزخ کا چکھاؤ انھیں  
ڈالیں گے دوزخ میں فرشتے وہیں  
پاویں گے اس وقت کئے کی سزا  
یعنی عذابوں میں سبھی بے گنا  
رکھو تو محفوظ خدائے کریم

بند و سونہ کہتی یہ مسجد ہے کیا  
تم نے جو مسجد کیا گلزار وار  
تم نے جو ویران کیا پھر اسے  
کیوں نہیں کرتے تھے کبھی میری یاد  
رکھتے تھے جو گھر سے میرے عار تم  
حکم فرشتوں کو کرے گا خدا  
انکو میرے گھر سے سدا عار تھا  
آج جہنم میں یجاؤ انھیں  
حکم سے اللہ کے وہ بالیقین  
نار جہنم میں جلیں گے سدا  
سمجھیں گے دوزخ میں ہمیشہ وہاں  
حافظ بکتر کو زنا رحیم

## نثر

دوستو اب غور کرنا کیا مقام ہے یعنی تخم نیکی کے بونا اور ثمر بد دنیا یہ کام عقلمندوں کا نہیں یعنی

مسجد بنانی بہت زیب و زینت سے سنوارنی تعمیر کرنی پھر اُس میں نماز پڑھنی نا فرمانی کرنی یہ بات عقل سے بعید ہے یعنی مسجد سے منہ پھراننا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرنا نہایت بُری بات ہے بلکہ ان باتوں پر ایسے لوگوں پر ہیبت ہے ان کاموں سے دوزخ میں نا جہنم میں سخت دکھ اور عذاب میں رہنا جلنا ہو گا پروردگار اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے  
 مَنْ عَمِلْ صَالِحًا حَلَلَ نَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلِمَ أَنَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ  
 کوئی بدی کر گیا بدی پاؤں گیلے صاحبِ جس طرح نیکی کے کام کئے ہو کرتے ہو ویسا ہی نماز پڑھتے عبادت کرنے سے سر جھکانے ذکر الہی کرنے کا شوق و ذوق رکھ کر اہل وسعتی نہ کرو جو نماز نہیں پڑھتے عبادت نہیں کرتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُن کے گھر کھانے نہ جاؤ بلکہ اُن کا سلام نہ لو اُن کو جانوروں سے بدتر جانو یعنی بے نمازوں سے جانور افضل ہیں بلکہ بے نماز کا فرسے بدتر ہے نفوذِ یا اللہ نہایت کام نہ کرنا چاہیے یا اللہ ہم سب بھائی مومن مسلمانوں کو نماز پڑھنے عبادت کرنے کا شوق و ذوق تیری محبت اور تیرے حبیب کی الفت میں ہمیشہ صبح و شام شاد کام رکھ اور تیرا ذکر نصیب کر آمین یا رب العالمین اللہُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ

### قصیدہ

تو ایسا شوق ہے کہ عبادت کیا کریں  
 بے یا د تیری ہم نہ کوئی دم رہا کریں  
 تیرا ہی نام دل سے ہمیشہ لیا کریں  
 اور تجھ سے مغفرت کی سدا التجا کریں  
 جز تیرے کس پہ مطلب دل اپناوا کریں  
 غفار تو ہے جز تیرے کس سے دعا کریں  
 وہ اور ہم بھی دل سے خدا ہی خدا کریں

یا رب ترا جو فرض ہے دل سے ادا کریں  
 دے ایسی تیری حُب و ولا ہم کو یا اے  
 تیرے ہی ذوق و شوق میں دن رات ہم رہیں  
 اور روبرو جھکاویں تیرے سر بجز ہم  
 پر جرم ہم ہیں بخش دے اے کبریا ہمیں  
 یا رب گناہ بخش محمد کے واسطے  
 حافظ کو ایسا عشق ہے اے میرے ذوالجلال

و بارک علی محمد

قصیدہ در احوال محشر مع نظم و نثر

اللہم صل

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز جب نیکی اور بدی تو لی جائے گی اگر نیکی ذرہ نیکی برابر کم ہو گی تب پروردگار فرما دے یہاں تو تھوڑی

نیکی کم آتی ہے اگر تھوڑی اور نیکی ہو تو تیرا تول پورا ہو اور تو عذاب سے دوزخ کے رہائی پا کر جنت کے قابل ہوتا ہے اسی وقت بندہ عرض کرے گا خدا یا اور نیکی تو میرے نزدیک کچھ نہیں میں تیری دست ہوں اگر مجھ کو ایک لحظہ بھر کی فرصت ملے تو اس میدان میں جا کر اپنے بھائی بند ماں باپ جن کے ساتھ دنیا میں نے بہت سی نیکی کی ہے اور ان کی خاطر بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائی ہیں تھوڑی نیکی ان سے مانگ لاؤں حکم ہو گا لے فرشتہ تو میرے لئے چھوڑ دے تاکہ میرے اپنے لگانوں بیگانوں سے تھوڑی نیکی مانگ لاؤں کہتے ہیں وہ بندہ وہاں سے نکل کر پریشان حال حیران و سرگردان اس میدان قیامت میں آویگا اور ڈھونڈ مٹھنے ڈھونڈ مٹھنے پہلے اپنے باپ کو پیاویگا جب باپ کو دیکھے گا دیکھتے ہی اس کے دل میں بڑا بھروسہ بندھیں گا اور بہت شاد و فرحان ہو گا اور کہیں گا اب میرا بیڑا پار لگا اب اپنے منزل مقصود کو پہنچوں گا یہ خوشی کرتے ہوئے باپ کے روبرو جا کر نہایت عجز و انکساری سے یہ عرض کرے گا اور کہے گا۔ اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم۔

### قصیدہ

میں ہوں فرزند آپ کا پیارا  
تم نے دنیا میں مجھ کو تھا پالا  
جان پر سہم کے اُن نہ فرمایا  
مجھ پہ غصہ کبھی نہ فرمایا  
اسیں راضی تھے تم بھی لے با با  
ڈھونڈ مٹھتے تھے دما صبح و ساء  
کام آؤ کرو نگاہ عطا  
تو میرا غم سے ہووے چھٹکارا  
نیکی رشید مجھ کو دید و ذرا  
آپ کے روبرو ہوں میں آیا  
کام آؤ میرے برائے خدا

اے میرے بابا جان لے قبلہ  
کیسی شفقت سے اور محبت سے  
میری خاطر ہزاروں تکلیفیں ڈ  
سب سے افزود پیا ر تھا مجھ پر  
تھا خوشی جس میں اور میں راضی  
میرا آرام اور راحت تم  
بابا جان اب بھی لطف فرماؤ  
اک ذرا دو مجھے اگر نیکی  
کر کے الطاف مجھ پہ بابا جان  
ہو کے محتاج تھوڑی نیکی کا  
بہر حافظ کرو میرے یہ کم

## نشر

یعنی کہیگا ای بابا جان میرے لے قبلہ میرے میں آپ کا فرزند دلیندہ ہوں جگر گوشہ ہوں  
دنیا میں سب سے زیادہ آپ مجھ کو عزیز رکھتے تھے سب سے مجھ کو زیادہ پیار و محبت کرتے تھے  
جہیں میں راضی تھا اس میں آپ بھی راضی تھے ہمیشہ میرا آرام اور میری خوشی چاہتے تھے  
ہر طرح کی آفتوں سے کھبانی کید کرتے تھے گودی سے کبھی زمین پر نہ سلاتے تھے ہمیشہ ناز و نعت  
سے پالتے اور سنبھالتے تھے لے بابا جان اس وقت ایک ذرا نیکی کا محتاج ہو کر آپ کے روبرو  
آیا ہوں اگر ہر بانی فرما کر ایک ذرا نیکی مجھے عنایت فرماؤ تو اس قیامت کی سختی سے بچوں  
نجات پاؤں نہیں تو جہنم میں ڈالا جاؤں گا باپ بیٹن کر کہے گا لے شخص تو کون ہے کیا بکنا  
ہے میں تجھ کو نہیں پہچانتا میں تیرا باپ نہیں تو جا اور کہیں دوسری جائے جا کر ڈھونڈ لے  
تب وہ بیچارہ محزون و ملول مایوس و ناامید ہو کر وہاں سے پھر گیا اور کہیگا ہائے افسوس آج وہ  
وقت ہے کہ باپ نے باپ پنے سے اپنے انکار کیا حیرتا اب کہاں جاؤں کون ہو وقت مذکار مرگا  
پھر خیال آئیگا کہ بھلا چلو ماں کے قریب جاویں دیکھیں ماں کیا سلوک کرتی ہے یہ سوچ کر ماں  
کو ڈھونڈتا پھر گیا جب وہ نظر آئیگی اس کے پاس جا کر کہیگا لے ماں تو میرے پیدا ہونے  
کے لئے ہمیشہ دعا مانگتی تھی جب میں پیدا ہوا میرے پالنے میں کیا کیا دکھ اور تکلیفیں اٹھاتی  
تھی رات دن میرا ہی آرام چاہتی تھی اپنا کھانا پینا میرے آرام و راحت کے لئے بھول جاتی تھی  
لے ماں اب میں ذرا سی نیکی کا محتاج ہو کر تیرے پاس آیا ہوں اگر تو وہی نظر مجھ پر رحمت کی کر کے تھوڑی  
سی نیکی دلو نیکی تو میں آج کی سختی سے بچوں گا اور جہنم بھر تیرا احسان مانوں گا نہیں تو جہنم میں  
ڈالا جاؤں گا مان یہ باتیں سن کر اس کو یہ جواب دیگی۔ اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

## قصیدہ

ماں کس کو کہہ رہا ہے دیوانہ ہوا ہے کیا  
ماں کس لئے بناتا ہے تجھ کو ہوا ہے کیا  
کیا دونوں کسی کو پاس میرے اب نہا ہے کیا  
یہ وقت آشنا کوئی کس کا ہوا ہے کیا

لے شخص کون ہے تو یہاں بک رہا ہے کیا  
میں کسکی ماں ہوں نامیرا فرزند ہے کوئی  
میں خود ہوں اپنے حال میں حیران و غم  
لے شخص جانہ چھیڑ مجھے ایسے وقت میں

میں آپ اپنے حال میں خوار و ذلیل ہوں  
یہ وقت وہ ہے بھائی کو بھائی نہ آئے کام  
حافظ اسی کے واسطے حقیقی استوار لے

ناحق نہ چھیڑ مجھ کو کسی پر جفا ہے کیا  
کوئی بھی ایسے وقت ہوا آشنا ہے کیا  
ہشیار ہو سمجھ لے بھلا اور برا ہے کیا

نشر

وہ شخص مانباپ کے جب ایسے کلام سنے گا نا امید ہو جائیگا اور دل میں پختیا و یگیا کہ میگا بائے  
اب میں کہاں جاؤں کس سے اس مصیبت کے وقت مدد مانگوں ماں باپ کی برابر کون ایسا دوست  
ہے جو اسے اپنا حال سناؤں کہ وہ ایسے وقت میں کام آوے اور مجھ غریب عاجز کو اس بلا اور  
عذاب سے بچھڑا دے افسوس جن کی رضامندی کی واسطے میں نے اپنی عمر گنوائی آج وہی لوگ میرے  
کام نہ آئے پس نہایت طول و محزون ہو کر کہیگا بھلا چلو بہن کے قریب جاؤں دیکھیں بہن کیا  
سلوک کرتی ہے دھونڈھتے دھونڈھتے بہن طجائیگی جب بہن کو دیکھے گا کہے گا لے بہن دنیا  
میں تو مجھے بہت چاہتی تھی بھائی بھائی کہا کرتی تھی پیار اور محبت رکھتی تھی میری خوشی خدا  
سے مناتی تھی دکھ کے وقت چھاتی اور گلے سے لگاتی تھی میری تسرتی اور آرام چاہا کرتی تھی  
لے بہن یہاں قیامت کے میدان میں ایک ذرائیگی کے واسطے پھنسا ہوں اگر تو وہی محبت کی نظر  
کر کے مجھے تھوڑی نیکی عنایت کرے تو میں تیرے سبب اس مصیبت سے مخلصی پاؤں جنت میں  
چلا جاؤں اور تیرا احسان ہوؤں بہن کہیگی لے شخص تو کون ہے کیا بکتا ہے مجھ سے اس وقت  
نہ بول میں اپنی پریشانی میں آپ گرفتار ہوں کیونکر دوسرے کی مدد کروں آخر تم مایوس ہو کر  
بھائی کو ڈھونڈھیگا جب بھائی نظر آوے گا کہیگا لے پیارے بھائی دنیا میں ہم تم اکٹھے مل کر  
رہا کرتے تھے ایک دوسرے کے مددگار رہتے تھے آپس میں پیار اور محبت کی چال چلتے تھے میری  
خوشی سے تجھے خوشی تھی میری غمی سے تجھے غمی تھی لے بھائی اس وقت صاب کی جائے مجھ کو لے  
ہیں سو ایک ذرا بھرنی کم آئی ہے اگر ایک ذرائیگی مجھے لے تو میرا صاب پورا ہو جاوے اور  
ورود دکھ سے نجات پاؤں بہشت میں جاؤں و دوزخ سے بچوں نہیں تو جہنم میں ڈالا جاؤں گا  
بھائی بھائی پتے سے منکر ہو گا کہیگا لے شخص تو کون ہے کس کو بھائی بنانا ہے میں تیرا بھائی نہیں  
اور کہیں ڈھونڈھ لے بھائی اس کی آواز پر خیال نہ کرے گا پھر عورت کے پاس جائیگا کہیگا

اے یار جانی وائے دوست روحانی میں تیرا خاوند ہوں دنیا میں تیری خوشی کی واسطے میں اپنے ماں باپ خولش و اقارب سے ہمیشہ لڑا کرتا تھا تیرے آرام کے لئے کیا کیا دکھ اٹھاتا تھا مانیباپ کو تیری خاطر چھوڑ کر الگ رہا تھا جس میں تو راضی تھی وہی کام کرتا تھا اب نیکی بدی توئی جاتی ہے حساب کا وقت ہے سو ایک ذرا نیکی کم آئی ہے اگر تو اپنے پاس سے تھوڑی نیکی مجھے دے تو میں تیرا احسان مند رہوں اور تیرے سبب عذاب سے چھوٹوں عورت یہ بات سن کر اس کو یہ جواب دیکھی

انتم صل وسلم

قصیدہ

و بارک علیہ

|   |   |
|---|---|
| <p>دنیا میں خاوند کے کوئی دم<br/>جھوٹے نہ کر ایسے کبھی تو کلام<br/>کس کی نہ عورت ہوئی میں آج تک<br/>ایسے نہ نے آن کے مجھ کو فریب<br/>کس لئے پھسلاتا ہے لئے شخص تو<br/>میں نہیں عورت ہوں تری لئے بشر<br/>کس سے طلب کرتا ہے نیکی یہاں<br/>میں نہیں پہچانتی تو کون سے<br/>جھوٹ نہ یک ایسے یہاں تو کلام</p> | <p>اپنا بنائی نہیں اے ذی فہم<br/>مجھ پہ نہ تہمت تو لگا لے انا م<br/>نام لے یو نہیں نہ میرا ایک بیک<br/>جو روپتے کا نہ لگا مجھ کو عیب<br/>ایسے سخن مجھ سے نہ کر پھر کبھو<br/>اور کہیں ڈھونڈھ لے تا ہو خیر<br/>میری تجھے ہیگی ٹری اے جواں<br/>اپنی چلا جا تو کہیں راہ لے<br/>مجھ کو نہ حافظ کے سوا کچھ ہے کام</p> |
|---|---|

الغرض عورت بھی یو نہیں صاف صاف جواب سنا دیگی یعنی لئے شخص تو کون ہے کیا کہتا ہے میں کسی کی عورت نہیں بنی نہیں نے کسی کو اپنا خاوند بنایا ایسے جھوٹے کلام ناحق نہ کہہ یہاں سے چلا جا ایسے فریب کی باتیں نہ کر اسی طرح ماں باپ بھائی بہن عورت سب اپنا اپنا پیچھا پھراویں گے عرض جب اس کی طرف سے اس ٹوٹ جا دیگی تب ناامید شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں جانہ سلیگا کہے گا افسوس میں اپنے خاوند کو کیا منہ دکھاؤں ہاتھ خالی کیونکر جاؤں جن جن سے امید رکھتا تھا آج وہ لوگ میرے کام نہ آئے میری اس مصیبت پر کسی نے رحم نہ کیا ہاں میں کہہ جاؤں اپنے دل کا حال کس کو سناؤں اب سو میرے خالق و مالک کے کون اس میرے حال پر نظر رحمت کی کرے اور دریائے غم سے مجھ

ڈوبتے کو یا رنگائے یہ کہہ کر بڑی عاجزی اور کمپنی سے سر جھٹکا کر غمگین ہو با تھ اٹھا کر پاک  
 پروردگار کی جناب میں عرض کر گیا اور کہیں گائے میرے مالک تو سب جانتا ہے تجھ سے کچھ پوشیدہ نہیں  
 الہی جنتا مجھ سے ہو سکا اتنا خوب دوڑا کہیں کسی نے نہ پوچھا ماں باپ جو روڑکے بھائی  
 بہن کوئی کام نہ آئے سب نے صاف صاف جواب بنا دیا اب تو ہی اپنا فضل و کرم کر خدا یا تو غفور الرحیم  
 ہے تیرے سوا اب کوئی وسیلہ نہیں تب پروردگار فرما دیا گائے بندے تو نے جن کی رضا مندی میں  
 اپنی عمر گنوائی جس جس کی خاطر بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں حرام و حلال کا کچھ خیال نہیں کیا بھلے  
 بڑے پردھیان نہ لگایا اللہ اور رسول کے حکموں کو جن کی خاطر چھوڑ دیا انھیں کی خوشی پر دوڑا  
 کیا خلاف شرع کام کرتا رہا اب وہ کہاں میں کیوں نہیں ایسے بڑے وقت میں کوئی تیرے کام  
 آتا ہے تب وہ بیچارہ شرمندہ ہو چا گیا اللہ تعالیٰ فرما گیا ہے بندے میرے دنیا میں حکم ہوا  
 تھا کہ میری طاعت و عبادت کیجو تو نے اپنے لوگوں کی خوشی کے واسطے مجھ کو بھول گیا اپنے  
 بیگانوں کی خوشی چاہی اُن کے کاموں میں حاضر رہا عبادت میں غفلت کی اگر تو مجھ کو رحیم و کریم نہ  
 جانتا تو ہرگز میری طاعت میں میرے حکم میں نہ کرتا میری خوشی ڈھونڈتا وہی میری خوشی  
 آج تیرے کام آتی اب میرا اختیار ہے چاہوں بخشوں چاہوں سزا دوں چنانچہ ایسا ہی ہو گا پروردگار  
 جس کو چاہے گا بخشے گا جس کو چاہے گا سزا دے گا الہی ہم کو نیک کاموں کی توفیق دے اور سب کی محبت دل  
 سے اٹھا کر تیرے حبیب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب کر آمین آمین

یارب العالمین اللہ صل

قصیدہ

وسلم و بدارک علی محمد

|   |   |
|---|---|
| <p>دنیا نے دُنیائے یار و یہ مردار ہے<br/>         ہر حال و ہر دم ہر لحظہ مادام تم<br/>         ماں باپ و برادر کوئی کسی کو ہے نہیں<br/>         سہا پنا جھٹکائے ہرے یہ ہمیشہ صاحبو<br/>         جو یہاں پہ کرو گے حقیقی میں پاؤ گے وہی<br/>         ہے بد سے یدھی کا آخر خمرہ دوستو<br/>         کر ذکر خدا ہر وقت ہمیشہ حافظ</p> | <p>مت دامن میں آو اس کے یہہ مکار ہے<br/>         نیکی ہی کرو تو آخر بیڑا پار ہے<br/>         دنیا کی یہ بالکل جھوٹی الفت پیار ہے<br/>         جو عابد ہے خالق کا صریح دلدار ہے<br/>         نیکیوں کے لئے فرو دس وہاں تیار ہے<br/>         مجرم کے لئے دوزخ کی دہکتی تیار ہے<br/>         یہ بہتر سب سے تیرے لئے اذکار ہے</p> |
|---|---|



## قصیدہ در بیان وفات سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مع نظم و نثر

روایت ہے کہ جب عمر شریف سرور کائنات مفخر موجودات رحمت عالمیان و صفات آدمیاں و تتمہ دور زمان احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم کی ترسٹھ برس کو پہنچی اور ماہ ربیع الاول تاریخ بارہویں روز و شبند آغاز تھا بعضوں نے لکھا ہے کہ دوسری تاریخ روز و شبند تھا غرض تاریخ وفات میں آپ کی اختلاف ہے مگر صحیح روایت یہ ہے کہ جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین حبیب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہویں تاریخ روز و شبند کو دنیا سے رحلت فرمائی قَالُوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ راویان فصیح اللسان یون بیان فرماتے ہیں کہ ماہ ربیع الاول تاریخ بارہویں روز و شبند ملک الموت حکم سے پروردگار عالم کے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے درقدس پہ آیا اور دستک دیا اور کہا السلام علیکم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یہہ آواز آپ کے گوش مبارک میں پہنچی آپ نے جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا اے فاطمہ جاؤ خبر لو کون شخص دروازہ پر آیا ہے اور کیا چاہتا ہے یہہ سنتے ہی جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازہ پر آئیں اور کہا اے شخص تم کون ہو کیا کام رکھتے ہو ملک الموت نے کہا یا نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ کی طرف سے آیا ہوں پروردگار کا بھیجا ہوں اگر اجازت ہو تو مکان میں آؤں وگرنہ پھر جاتا ہوں یہہ سنتے ہی جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے یہہ خبر اپنے بابا جان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائی اور کہا اے بابا جان کوئی ایک شخص بزرگ نیک صورت دروازہ پر آیا اور کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا آیا ہوں اگر تمھیں رضا ہو تو میں مکان میں آؤں وگرنہ کہو تو یہیں سے پھر جاتا ہوں یہہ سنتے ہی جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب زہرا سے یہہ کہا۔ اللہم صل وسلم وبارک علیہ

### جواب

کس سے محمد خدا بیاں ہوو ہر سر پر مولد گر زباں ہوئے وعدہ لاشر یک بخت ہے جن کا احکام کن کھاں ہوئے

### قصیدہ

مرد وہ جو کہ در پہ آیا ہے اُس نے پیغام رب کا لایا ہے

شریبت موت اس نے لایا ہے  
موت کہتے جیسے وہی ہے یہاں  
حکم اللہ سے وہ آیا ہے  
تفرقہ جو ہے ڈالتا بھاری  
اس نے عہدہ اسی کا پایا ہے  
بے پدر آج ہوگی تم دردا  
آج کیا غم نے منہ دکھایا ہے  
تم سے ہوتا ہوں میں جدا بس اب  
ابر غم کیا ہی سر پہ چھایا ہے  
چھوڑ دینا ملو گی مجھ سے آ  
رنج کیوں تم نے دل پہ لایا ہے  
نلیگوں غم سے آسماں ہے عیاں  
جیسا فرقت میں دل جلایا ہے

جلد لے فاطمہ بلا لو اسے  
وہ فرشتہ ہے کچھ نہیں انسان  
زود اس کو بلاناؤ تم یہ مکاں  
باپ بیٹوں میں فاطمہ پیاری  
یہ وہی موت سخت ہے کاری  
آج تم سے کرے گا مجھ کو جدا  
ہوگی امت بھی بے بنی لے وا  
آج حق نے کیا ہے مجھ کو طلب  
بے بنی ہوگی آج امت سب  
چند مدت میں تم بھی لے زہرا  
سب کو اک روز ہیکہ ہونا فنا  
حافظ اس غم سے ہے سیاہ جہاں  
کیا صحابوں کے پھر ہو غم کا بیاں

یہہ سنتے ہی جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے مغموم و محزون ناچار و راقس کھول دیا  
اور فرمایا لے ملک الموت علیہ السلام آئیے تشریف لائیے بابا جان آپ کو بلاتے ہیں  
یہہ سنتے ہی عزرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے جس وقت قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پیچھے اسی دم ادب سے سر جھکا لیا اور یہہ کہا۔ اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

### قصیدہ

دو جہاں کے وصی سلام علیک  
بعد صلوة حق نے فرمایا  
باغ جنت کی دیکھو صل کے فضا  
تو مجھے کر دو یا رسول خبر  
جو رضا ہو سنا و شاہ ام

اے خدا کے نبی سلام علیک  
حکم اللہ سے ہوں میں آیا  
چھوڑ دینا کو یا رسول خدا  
آپ کو خواہش جہاں ہو اگر  
پھر کے جاتا ہوں ابھی اس دم

حکم رب ہے حبیب میرے کی  
حکم کر ہو تو روح قبض کروں  
کہکے فرمان بس یہہ حفظ کا

ہو رضا جس میں بھی ہوں راضی  
ورنہ جاؤں چلا جو کہے کہوں  
جلدے عزرائیل سوئے سما

نشر

العرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہہ باتیں ملک الموت کی زبان سے سنیں اس وقت اپنے اپنے لب معجز بیان شیریں لسان سے یوں فرمایا لعزرائیل علیہ السلام جس میں میرے پروردگار کی رضا ہے اس میں میری رضا جس میں میرے معبود کی خوشی ہے اس میں میری خوشی ہے ملک الموت جس طرح میرے خالق بے نیاز کا فرمان ہے اسی طرح کا کام کر یعنی میری روح قبض کر کہتے ہیں کہ جب ملک الموت علیہ السلام نے آپ کے جسم مطہر سے روح قبض کی اس وقت زمین و زمان میں ایک ماتم برپا ہو گیا ہے یارو اصحاب بقیع لڑ ہوئے، صدقات غنچہ دلفگار ہوئے، اور جناب فاطمہ زہرا و جناب امام حسنؑ اور جناب امام حسینؑ رورو کر یہہ کہنے لگے۔ اللہم صل وسلم وبارک علی محمدؐ۔

قصیدہ

نانا نہیں تنہا نہ یہاں چھوڑ کے جاؤ  
آویگا بجز آپ کے کیونکر ہمیں آرام  
کہتی تھیں سدا فاطمہؑ اظہر بھی یہہ دوزدا  
بابا مجھے اب قرب میں تم زود بلا لو  
کیا حال صحابان نبیؐ میں کروں تحریر  
خون آنکھوں سے روتا تھا ہر اک غم میں نبیؐ کے  
اس روز تولدے صاحبو برپا تھی قیامت  
تحریر ہو کب حال و فاقہ شہ عالم

اور وہ غم ہجر میں اپنے نہ رولاؤ  
رہو گیا بسا دلو قلی ہجر میں مدام  
کس طرح ہوں ہجر میں بابا کے میں زندا  
دینے دنی سے مجھے اب جلد اٹھا لو  
ہر ایک غم ہجر میں تھا آپ کے دلگیر  
مغموم تھا فرقت میں ہر اک سرخشی کے  
پر غم تھے ہر اک خورد و کلاں غم سے نہاتا  
حافظ غم احمدؑ میں میرا دل تو ہے پر غم

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در بیان فرزند ان جابر رضی اللہ عنہم

روایت ہے کہ ایک روز حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دل میں ارادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی بھائی کیجئے یہ ارادہ دل میں مصمم ٹھہرا کہ جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین حبیب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک آئے اور بد سلام علیکم کے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپ کو مجھ خاکسار کے گھر کھانا بیکہ اذن ہے آپ قبول فرمائیے اور میرے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرما کر زیب و زینت بخشے تو عین نوازش ہو گئی آپ نے اذن کا قبول کیا اور حضرت جابرؓ سے فرمایا اے جابر آپ جاؤ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقرر دیا ہے اتنا ہی پکاؤ زیادہ تکلیف مت کرو یہ سنتے ہی حضرت جابرؓ خوش ہو کر واپس سے مکان کو تشریف لائے اور آتے ہی مکائیں ایک بکری کا بچہ اچھا موٹا قریب و تیار و تازہ تھا اس کو ذبح کیا اور پوست اس کا کھینچ کر جدا کیا اور گوشت کو قیمہ کر کے پکانے میں مشغول ہوئے کہتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دو فرزند سادات مذہب تھے وہ بھی ذبح کرتے وقت واپس حاضر تھے جس طرح بکری کا بچہ اُن کے والد نے ذبح کیا وہ کھڑے ہوئے سب کچھ تھے الغرض جو وقت حضرت جابرؓ کھانا پکانے میں مشغول ہوئے اس وقت اپنے بچوں سے بالکل بے خبر ہو گئے کہتے ہیں بڑے بھائی کا نام قاسم تھا اس کی عمر نو برس کی تھی اور چوتھے بھائی کا نام محمود تھا اس کی عمر سات برس کی تھی اس وقت بڑے بھائی اپنے چھوٹے بھائی محمود سے یہ کہا۔ اللہم صل وسلم و

بارک

قصیدہ

علی محمد

اک بات میں کہتا ہوں سنو اس کو بڑل زود  
یہ کہکے چڑھے دونوں اسی وقت خوشی ہو  
اک بات میرے دلیں عجب آئی ہے ناؤ  
ویا میں کروں تم کو کرو تم مجھے اس جا  
جس کھیل میں تم خوش رہو میں نہیں ہوں سرو  
اور تیز چھری حلق پہ بھائی کے چلا یا  
اور خون رواں بھائی کا بھائی نے جو دیکھا  
کوٹھے سے گرائیچے وہیں پیر جو سر کا  
حافظ ہوئی تب حضرت جابرؓ یہ مصیبت

اے بھائی میرے آپ رادھ آئیے محمود  
کھیلیں گے ہم ملے چلو کوٹھے پہ دونو  
محمود سے قاسم نے کہا سنئے برادر  
مذہبوح کیا باپ نے جس طرح سے بچہ  
چھوٹے نے کہا تم جو کہو ہے مجھے منظور  
یہ کہہ کر بڑے بھائی نے چھوٹے کو سلا یا  
جس وقت جدا ہو گیا سرتن سے دریغ  
بھائی کے تئیں دیکھ کے بس خوف جو کھایا  
بس گرتے ہی وینا سے کیا اس نے رہ و ملت

نہ

جس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑے فرزند کو کوٹھے کے نیچے گرا ہوا بے جان پایا دوڑ کر اس کے نزدیک آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ فرزند ارجمند دنیا سے روئے ملک لقا ہو کر بیجان پڑا ہے نہایت غمگین ہوئے جب یہ خبر ان کی بی بی کو ہوئی دوڑی آئیں اور نہایت گریہ وزاری کرنے لگیں پس جب خیال اپنے چھوٹے فرزند کا آیا تب ان کو ڈھونڈنے لگیں نہ پایا پس جو وقت کوٹھے پر چڑھ کر دیکھا تو کیا دیکھتی ہیں کہ چھوٹا فرزند محمود خون آلودہ سرتن سے جدا پڑا ہوا ہے تب تو نہایت غم والہ ہوا اور انکی بی بی بھی نہایت آہ وزاری کرنے لگیں اُس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی بی بی سے کہا اے بی بی ہم وقت رونے کا نہیں صبر و شکر کا وقت ہے اللہ تعالیٰ کو ایسا ہی کرنا منظور تھا ایسا ہی امر تھا ایسی ہی خوشی تھی اُس کی رضا پر راضی رہنا چاہیئے اور آج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں ہیں ایسی تشریف لادیں گے اگر یہ حال آپ کو معلوم ہوگا تو آرزو ہو جائیں گے کھانا نہ کھائیں گے اپنا کام اپنی محنت سب بے فائدہ ہو جائیگی لے بی بی کچھ غم نہ کھاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں پر اپنے دونوں بچے قربان ہیں حضرت جابر نے ایسی ایسی باتوں سے بی بی کو تسنی دیا سمجھایا۔ الغرض جابر نے اپنے دونوں فرزندوں کو مکان کے گوشہ میں پکی نیچا کر سلا دیا اور اپنی بی بی سے کہا لے بی بی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے مکان پر تشریف لادیں اور بچوں کو یاد کریں تو کہہ دینا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچے مکان میں حاضر نہیں کہیں باہر کھیلے ہوں گے آپ کھانا تناول فرمائیے وہ پھر ہمارے ہمراہ کھائیں گے اسی طرح اپنی بی بی کو سمجھا جتا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تشریف لگیں اور یہ کہنا

و بارک علی محمد

قصیدہ

اللہم صل وسلم

یا رسول خدایا سلام علیک  
کھانا تیار ہو چکا چلے  
عرض خدمت میں اپنی لایا ہوں  
بخشنے آپ زینت اور زینت

یا نبی مصطفیٰ سلام علیک  
یا حبیب خدایا کرم کیجئے  
کر کے پختہ طعام آیا ہوں  
چل کے میرے مکان کو یا حضرت

اور پہنچے جو گھر یہ ان کے جا  
اور کہے السلام شاہ اُمم  
بعد صلوة حق نے فرمایا  
کر گئے ہیں جہان سے رحلت  
اور انھیں آپ زندہ فرماؤ  
زندہ دونوں وہ ہوں گے باختم  
چل دے جبریل سوئے سما

الغرض جب چلے رسول خدا  
آئے تب جبریل وہاں اُس دم  
حکم اللہ سے میں ہوں آیا  
بچے جاؤں کے دونوں یا حضرت  
دونوں بچوں کو پاس بلواؤ  
نام لڑکوں کا لے پکارو تم  
کہہ کے قرآن جو تھا حافظ کا

جبوقت جبریل علیہ السلام سے یہ باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنیں نہایت آزر  
ہوئے الغرض حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپ کے دست مبارک دھوا کر فرش  
بچھایا اور کھانے کا طشت بھر کر آپ کے روبرو لار کھا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کھانا تناول فرمائیے آپ نے زبان مبارک سے فرمایا لے جاؤ آپ بھی آئیے اور اپنے  
دونوں صاحبزادوں کو بھی بلا دیجئے تاکہ وہ بھی ہمراہ میرے کھانا کھالیں یہ سن کر حضرت  
جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرزند ہمارے دونوں اسوقت مکان میں  
حاضر نہیں کہیں باہر کھیلنے گئے ہیں آپ کھانا تناول فرمائیے وہ ہمارے ہمراہ کھالیں گے  
تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لے جاؤ اور آپ کے فرزند جہاں کہیں کھیلے ہوں گے  
وہاں سے ڈھونڈ لائیں یہ سن کر حضرت جابر رضی اللہ عنہ مکان سے باہر گئے اور بعد  
تھوڑے عرصے کہ مکان میں آئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سب جالے  
دیکھا آیا ہوں غرض اسوقت وہ کہیں ملے نہیں آپ کھانا تناول فرمائیے پھر سرورِ عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے کہا لے جاؤ آپ جاؤ اور وہ جہاں کہیں کھیلے ہوں گے وہاں سے انھیں  
ڈھونڈ لائیں ان کے میں کھانا نہ کھاؤں گا جب حضرت جابر نے یہ کلام آنحضرت کی زبان  
مبارک سے سنا تب تو نہایت آزر وہ و لول ہو کر یہ کہا - اَللّٰہُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

قصیدہ

مطلبِ لسنے میرا یا بنی  
آپ سے جس وقت رضائیں نے لے  
آتے ہی اک بکری کا بچہ وہیں  
بچے بھی حاضر تھے میرے دونوں  
کھیل سمجھ دوںوں نے کوٹھے پہ جا  
خون کے دیکھے سے وہ جو ہے ڈرا  
گرتے ہی بے جان ہوا یا بنی :-  
دونوں کو گوشہ میں سلاشاہ دیں  
صبر یہ حافظ کی رضا میں کیا

کہتا ہوں احوال از اوّل سبھی  
آیا جو گھر اپنے کو میں دیکھنے  
کر دیا مذبوح سنو بالیقین  
دیکھتے تھے خون غم کا رواں  
چھوٹے کو مذبوح بڑے نے کیا  
کوٹھے سے بس وہ بھی زیں پر گرا  
گذری ہے کل دیکھو حقیقت یہی  
آیا بخدمت تھا سنو بالیقین  
شکر کیا ماں بخدا مصطفیٰ

## نثر

اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابرؓ کی زبان سے یہ باتیں سن کر کہا اے جابرؓ آپ کے  
فرزند کہاں ہیں ان کو یہاں اٹھالائے تب حضرت جابرؓ نے دونوں بچوں کو لاکر حاضر کیا تب  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچوں کا نام لیکر پکارا پس اسی دم وہ دونوں بچے  
زندہ ہوئے اٹھ بیٹھے حضرت جابرؓ اور ان کی بی بی یہ ماجرا دیکھ کر بہت خوش ہوئیں انرض  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو اپنے ہمراہ لیکر کھانا تناول فرمایا جب کھانا کھا کے  
فارغ ہوئے تب حضرت جابرؓ اور ان کی بیوی کو اور ان کے صبر و شکر پر بہت تحین و آفرین  
کی اور فرمایا واللہ یحب الصابرین یعنی اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے صابروں کو پس پیچھے  
حضرت جابرؓ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا - اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم

## قصیدہ

معجز بیان ہو تم یا محمدؐ  
بحرِ سخا ہو ہر عطا ہو  
محبوب رب ہو لارِ وہیں ہو  
اللہ خود ہے و اصف تمھارا

فیض اللسان ہو تم یا محمدؐ  
فخرِ زماں ہو تم یا محمدؐ  
شاہِ جہاں ہو تم یا محمدؐ  
وہ خوش بیاں ہو تم یا محمدؐ

|                             |                            |
|-----------------------------|----------------------------|
| جشن و گے تم لاریب حق سے     | صاحب اماں ہو تم یا محمد    |
| ظاہر میں لاکھوں اعجاز تم سے | کیا ذی نشاں ہو تم یا محمد  |
| بچے ہمارے زندہ کئے تم       | کیا خوش زباں ہو تم یا محمد |
| صبح و مسا اور ہر لحظہ ہر دم | ہاں ہر زماں ہو تم یا محمد  |
| حافظ یہ اپنے دونوں جہانیں   | تم حمد باں ہو تم یا محمد   |

اللہم صل وسلم علی محمد  
و علی آلہ

### مذاق قصیدہ در بیان فاختہ و باز مہ نظم و نثر

راویان فیصح اللسان یوں بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ اپنے یاروں کے مدینہ منورہ کی سبزی میں بیچھک کچھ غلط و نصیحت فرماتے تھے کہ ویسے میں ایک فاختہ ماندر بید کے لرزتی ہوئی بے ہوش و حواس رو رہی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر گھر پڑی آنحضرت نے اس فاختہ نیم جان کا حال پُر ملاں و کچھک زبان مبارک سے یہ فرمایا

اللہم صل وسلم      وقصیدہ مرنج      وبارک علی محمد

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| کہے اس سے جیب خدا اس دم        | کیوں لرزتی ہے کس نے کیا ہے ستم |
| تیرے دل میں ہے یا کہ کسی کا غم | جو ہے حال دل اپنا کہ اس دم     |

#### بند ۲

|                               |                            |
|-------------------------------|----------------------------|
| کہی فاختہ تب از حکم خدا       | سُتو حال جیب خدا میرا      |
| مجھے باز نے گھر سے کیا ہے جدا | ہے اسی کا نہایت مجھ کو الم |

#### بند ۳

|                             |                                   |
|-----------------------------|-----------------------------------|
| ہوئے تین دن اپنا چھوڑ مکاں  | ہوئیں حال پریشان اور حیراں        |
| میرے دو ہیں بچے شہا جو وہاں | نہ میں جانوں وہ ہو گئے کہاں پر غم |

#### بند ۴

|                             |                               |
|-----------------------------|-------------------------------|
| نہیں اُن کو وسیلہ سوائے خدا | نہ میں حال سے واقف مَن کے ذرا |
| وہ کہاں پہ پڑے ہوں گے دردا  | ہوں نہایت اسی غم سے پُر غم    |



## بند ۵

میرے بچوں سے مجھکو ملا دیجئے  
مجھے دستِ عدو سے رہا کیجئے  
میرا جان شیریں بجا دیجئے  
کرو سرورِ عالم اتنا کرم

## بند ۶

تمہیں رحمتِ عالم حق نے کیا  
کرو مجھ پہ کرم اب لے آقا  
نہیں کوئی وسیلہ مجھ تم سا  
کرو لطفِ برائے حافظ تم

## نثر

جس دم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فاختہ حالِ حزین سے یہہہ ماجرا سنا کر خاموش رہ گئے بعد اُس کے جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین حبیب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ اہلی اللہ علیہ وسلم نے اس فاختہ سے کہا اے فاختہ وہ باز جس نے تجھکو صید کیا وہ کہاں ہے یہہہ آپ زبانِ مبارک سے فرماتے تھے کہ اسی وقت وہ باز حاضر ہوا اور باادب دستِ بستہ ہو کر یہہہ کہا۔ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم

## قصیدہ

ویسے میں باز آ کے وہ حاضر  
باز نے تب کہا رسولِ اُمم  
بھوک سے میں ہلاک ہوں بھی  
اُس کو بیجا کے میں بھی کھاؤنگا  
سن کے تب یہہہ کہے رسولِ خدا  
آسرا اس نے پکڑا ہے میرا  
باز نے تب کہا پیغمبر سے  
بھوک سے حال ہے میرا ابتر  
تب کہے اُس کو یوں رسولِ خدا  
چھوڑ دے فاختہ کو تو اس دم  
تھا جو گوشت میں ہو گیا ظاہر  
فاختہ مجھکو دو کرو یہہہ کرم  
فاختہ دے دو مجھکو یا احمد  
اپنے بچوں کو بھی کھاؤنگا  
رحم کر اس کے حال پر تو ذرا  
چھوڑے باز اب نہ اس کو تارا  
یعنی شافع بہ روزِ محشر سے  
اسکو چھوڑوں میں زندہ اب کیونکر  
رحم کر اس پہ از برائے خدا  
حال پر اس کے کر ذرا تو کرم

مان کہنا نہ رنج ہے اس کو

چھوڑ حافظ کے واسطے اس کو

### نثر

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سمجھایا اور منایا مگر آپ کی بات اُس نے نہ مانی تہیہ بھی اپنے خفا نہ ہو کر اور نہایت نرمی و آہستگی سے فرمایا اے باز اس فاختہ بکس کو چھوڑے اس کا نام نہ اس کے دو بچے جنگل میں بھوکے پیاسے خدا جانے کہاں پھرتے ہوں گے اگر نہ جاوگی تو انھیں ڈھونڈ کر سنبھال لیگی اس پر احسان کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والے کو اگر تجھ کو ایسی ہی گوشت کی خواہش ہے تو کتنا کھاتا ہے کھائیں تجھے گوشت منگوا دیتا ہوں۔ اللہم صل وسلم علی محمد و آل محمد و بارک وسلم علیہ

### قصیدہ

تجھے دیتا ہوں میں فی الحال منگوا  
اسی کا خاص خواہاں دل سے میں ہوں  
میں اس کے گوشت بن کس کا نہ کھاؤں  
مگر ہرگز نہ مانی بات اُس نے  
وسیکن نام مست لے فاختہ کا  
کہے تب یہہ سخن حضرت نے اس کی  
کہا دو گوشت رخاروں کا اپنے  
تمامی یار دوزے پاس آئے  
تجھے لے گوشت میں دیتا ہوں اپنا  
حذر کر گوشت سے خیر اور ارا کے

تو کتنا گوشت اب کھاوے گا بتلا  
وہ بولا دوسرے کا گوشت کیوں لوں  
شکار اپنا لئے بن میں نہ جاؤں  
بہت سمجھایا اس کو شاہ دیں نے  
کہے پھر گوشت میں دیتا ہوں اپنا  
قبولا باز نے تب اس سخن کو  
تو کہہ دوں گوشت میں کس جا کا اپنے  
چھری جب گال کو حضرت لگاے  
کہے یوں باز سے صدیق نے آ  
اوب کر بہر حافظ مصطفیٰ سے

### قصیدہ

یہ سن کر باز نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے خلیفہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس بات میں کچھ نہ دخل دیجئے گا مجھ کو تو سوائے گوشت فاختہ اور کسی گوشت سے مطلب نہیں اگر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں رخاروں کا گوشت عنایت

فرماویں تو اس فاختہ کو زندہ چھوڑوں وگرنہ کوئی ہزار لذیذ گوشت لاوے مجھے کسی سے مطلب نہیں یہہ شکر حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہہ فرمایا۔ اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

## قصیدہ

تمھارا گوشت میں ہرگز نہیں لونگا بجز سروے  
تجھے بھی چاہیے کہ بات اسدم میری رکھ لینا  
میری اس بات میں اب یا عمر نہ باطل نہ ماروم  
میرا تو گوشت نے اے باز میں دیتا ہوں اب تجکو  
تمھارا گوشت کا سائل نہیں کچھ میں ہوا ہوں یہاں  
رسول اللہ سے لیکن نہ دعویٰ لحم کا کریوں  
میں کچھ تم سے نہیں سائل ہوں سلطان ذی جہت  
تم حافظہ کی ہے یا شیر حق یہہ شوق ہے اپنا

کہا تب حضرت یو بکرؓ سے یوں باز نے آکر  
کہا حضرت عمرؓ نے گوشت لے دیتا ہوں میں اپنا  
کہا ہرگز نہیں خاموش ہو تم چپ رہو ہنم  
کہے من بعد آکر حضرت عثمانؓ نے اُس کو  
کہا تب باز نے تم چپ رہو حضرت عثمانؓ  
کہا حضرت علیؓ نے پھر کہے میں گوشت دیتا ہوں  
کہا حضرت علیؓ کو بھی کہ تم خاموش ہو حضرت  
جو یوں تو فاختہ ہی یوں وگرنہ گوشت احمد کا

## نشر

الغرض حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے اس باز کی بہت عجوبہ و انکساری کی لیکن اس نے نہ مانا اور  
کہا اے شیر خدا و اے داماد مصطفیٰ میں بجز اپنا شکار لے یہاں سے نہ جاؤں گا یا عرض فاختہ کے  
گوشت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں کا تب فاختہ کو روک کر کہیں کہ میں نے کائنات صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اے اصحاب میرے تم سب خاموش رہو میں خود اپنا گوشت دیتا ہوں یہہ کہہ کر تیز چھری  
ماتھ میں لیکر آئے باز سے کہا اے باز تو کہہ کہ تجھے گوشت میں اپنے جسم سے کہاں کا دوں یہہ شکر

و بارک علی محمد

## قصیدہ

باز نے کہا۔ اللہم صل وسلم

تاسرور دنیا و دیں یہہ فاختہ جی سے بچے  
لیکن تو دعویٰ چھوڑے اس فاختہ بیکس اب  
اس بات میں مت بات تم ہرگز کرو دیگر کوئی  
جو چاہتے تھے کاٹنے آیا نہ بیٹھا ہاتھ پر  
کوئی نہیں دنیا میں ہے نامورے کا تم ساسخی

کہنے لگا تب یا نبیؐ دو گوشت تم منھ کا مجھے  
بولے میں پھر خنین اے تو ہمارا گوشت سب  
خنین سے یوں باز پھر بولا کہ اے سبط نبیؐ  
حضرت نے تب لیکر چھری جدم لگائی گال پر  
حضرت سے بولا اس گھڑی بیشک ہو تم جتنی نبیؐ

حق سے بسا مرغوب ہو طالبا لہ خدا مطلق ہو  
بھیجا سخاوت آ زمانے آپ کی رہا جلیل  
یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ دیکھا کسی کو نہ سنا  
تم مالک کون و مکان ہو بالیقین اویں گیا  
تا فضل سے اللہ کے سب دور ہو و دور و غم  
اُس کا خدا کے واسطے بر لا اول کا مدعا

اللہ کے محبوب ہو تم مسلوں سے خوب ہو  
میں باز عزتیں ہوں اور فاختہ ہے پیریل  
تم سا کوئی ابر سخا تم سا کوئی ابر عطا  
تم ہو نبی آخر زماں تم ہو شفیع انس و جان  
یا رسول پاک پر بھیجو درو دیں دمیدم  
حافظ ہے خادم آپ کا یا حضرت خیر الورا

### قصید در بیان عبد اللہ المعروف ابو شحمہ ابن حضرت عمر رضی اللہ عنہ لمعلم و نثر

نقل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفے تھے عدالت  
میں مشہور و معروف ان کا ایک لڑکا تھا جس کا نام عبد اللہ المعروف ابو شحمہ نہایت خوبصورت  
و نیک سیرت و خوش گلو تھا قرآن شریف بہت عمدہ قرات و خوش محنی سے پڑھتا تھا یہاں تک  
کہ جب اصحابوں کو قرآن مجید فرقان مجید سننے کا شوق و ذوق ہوتا تو ابو شحمہ سے سنتے اور  
خوش ہوتے اتفاقاً ایک روز وہ بیمار ہوئے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونکی صحت و  
تندرستی کے لئے پروردگار عالم کی نذر مانی کہ لے خالق بے نیاز اگر میرا فرزند ارجمند اس بیماری  
سے شفا پائیگا تو میں ایک چھینے کے روزے رکھوں گا الغرض اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے  
اس کو شفا بخشی تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پروردگار عالم کی نذر ادا کی جب عبد اللہ المعروف  
ابو شحمہ تندرست ہوئے تب ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر تشریف  
لے گئے پس یہ خیر شہر میں مشہور ہوئی کہ آج جس کو قرآن شریف سننے کا شوق و ذوق ہو  
تو وہ روضہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر آوے یہ خبر مسرت اثر سن کہ بہت سے لوگ  
آئے اور جمع ہوئے کہتے ہیں کہ جب ابو شحمہ نے تلاوت قرآن مجید شروع کی تب ہر طرف سے

یہ آواز آئی اللہم صل وسلم

و قصید

مرجاء زہے نیک تر مرجا  
ہے یہ قرات بھی کیا پراثر مرجا

سواہ شاباش ابن عمر مرجا  
کیا ہے آواز خوش کیا ہے شیریں لسان

ای ابو شحمہ کس منہ سے مدح و ثنا  
کیا سی دلچسپ تم نے ہے قرأت پڑھی  
عاشقوں کو سنا کر کلام خدا  
مرجا مرجا مرجا مرجا  
لجن داود حافظ نے بخشا تھیں

آپ کی ہم کریں سرسبز مرجا  
حرف کر کے ادا کس قدر مرجا  
شاد تم نے کیا خوب تر مرجا  
لاکھوں ابن عمر آپ پر مرجا  
بایقین سرسبز سرسبز مرجا

نثر

یہ کہہ کر سب خاموش رہ گئے تب ابو شحمہ سب صحابوں سے رخصت لے کر مکان کی طرف روانہ ہوئے تب انارواہ میں ایک یہودی سے ملاقات ہوئی کہتے ہیں وہ یہودی طبیب تھا طبابت کے کام میں مشہور و معروف تھا ابو شحمہ کو دیکھتے ہی کہنے لگائے ابو شحمہ آپ ابھی بیماری سے کچھ کچھ صحت پائے ہو رنگ تمہارا زرد ہو رہا ہے آج تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر قرآن شریف پڑھنے کو تشریف لے گئے تھے اس طرح اگر آپ محنت کیا کرو گے تو بھرا اور بھرا ہو جاؤ گے میں نے آپ کے لئے ایک مصلحت بھرائی ہے اگر آپ سنو اور قبول کرو تو اس میں آپ کی بہتری ہے آئیے فرمایا وہ کیا ہے بیان کرتے ہیں اس

یہودی نے یہ کہا۔ اللہ صل

قصیدہ

وسلم بارک علیٰ نمر

ابو شحمہ چلو میرے مکان کو  
شراب اس کا اسم ہر جا ہے شہر  
جو کچھ ہووے گی بیماری جسم میں  
بدن کی دور سب ہووے گی سستی  
بہت قوت بدن کو ہوگی حاصل  
بڑھیکا تن میں نول پینے سے اس کے  
نہایت ہی مجرب یہ دوا ہے  
نہ دل میں لاؤ اندیشہ کوئی تم  
صحت کیسی تمہیں دیتا ہے حافظ

بنائی ایک دوا ہے میں نے شب کو  
ذرا چل کر خوشی سے پی لو اس کو  
وہ ہوگی دور کل پیئے ہی اس کو  
خوشی لاریب حاصل ہوگی مشکو  
نظر آوے گی فرصت جان و تن کو  
یہ کھو وے گی تمہارے غم الم کو  
ذرا پی لو خوشی سے چل کے اس کو  
زباں پر رکھ کے دیکھو تو دوا کو  
ذرا سا آزما دیکھو تو اس کو

## نشر

یہ سن کر ابو شحمہ نے کہا نوحو با شد منہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کا بیٹا ہوں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کیونکر کروں اے شخص خبردار یہ بات مت کہہ اگر یہ حال میرے والد حضرت عمرؓ کو کہوں تو تیرا کیا حال ہو تجھ کو اپنی جان بچانی مشکل ہو جاوے یہ سنتے ہی اُس یہودی نے بڑی عجز اور انکاری کی اور سمجھایا کہ اے ابو شحمہ میں تمھارے بھلے کو کہتا ہوں محبت کی رو سے یہہ دو اپلاتا ہوں وگرنہ یہہ چیز ڈھونڈھے نہیں ملتی تمھاری زہے قیمت کہیں خود آپ کی بہتری کے لئے یہہ دو ادیتا ہوں اور پلاتا ہوں تاکہ تم کو صحت کملی حاصل ہووے اگر آپ کو نشہ کا خیال ہو دوسری اسیں ایسی چیز ملا دیتا ہوں کہ اس کا نشہ جاتا رہے الغرض ایسی ایسی باتوں سے اُن کو پھسلایا اور شیطان نے بھی ورغلا یا تب اُس کے ساتھ اس کے گھر کو جا کر آپ نے کئی پیالے شراب کے پئے جب نشہ چڑھا تب اس یہودی نے گھر سے باہر نکال دیا پھر شیطان علیہ اللعنة نے آدمی کی صورت بن کر ابو شحمہ کے گمراہ کرنے کو آیا اور راہ میں ابو شحمہ سے بلکہ کہا اے ابو شحمہ ایسے نشہ کی حالت میں گھر کو جانا آپ کو مناسب نہیں چلو طرف میدان کے سیر کرو جب نشہ اُتر جاوے تب آپ اپنے مکان کو تشریف لے جاؤ کہتے ہیں کہ وہاں بنی خنجر کا ایک باغ نہایت عمدہ مشہور تھا انہیں وہاں لے گیا اس باغ میں ایک جوان عورت خوبصورت بستر راحت پر راحت کرتی تھی ابو شحمہ کو نشہ وستی کی حالت میں شہوت کا جوش ہوا بیٹ کر بوسہ لیا بوسہ دیتے ہی وہ عورت خواب سے جاگ اٹھی اور مکان خلوت اور جوان خوبصورت دیکھ کر خاموش رہ گئی القصد ابو شحمہ نے اس سے نشہ کی حالت میں فعل بد کیا شیطان علیہ اللعنة یہہ ماجرا دیکھ کر بہت خوش ہوا لہذا اس کے جب ابو شحمہ کو ہوش آیا نشہ جاتا رہا تب آپ اپنی اس نالایق حرکت کو دیکھ کر بہت ناوم و پشیمان ہو کر یہہ

کہنے لگے۔ اللہم صل وسلم

قصیدہ

و بارک علی محمد

بیشک خطا کی ہے میں نے یہہ آہ  
یارب خطا یہہ دے بخش میری  
تو جانتا ہے یارب کہوں کیا

استغفر اللہ استغفر اللہ  
یہہ عرض تجھ سے ہے میری ہر گاہ  
مجھ کو کیا تھا شیطان نے گمراہ

|  |  |
|--|--|
| مونا نہ تھا یہ اور ہو گیا ہے<br>اپنی خطا پر نا دم ہوں اب میں<br>مالک ہے تو اور تخت رہے تو<br>رو رو کے تجھ سے کہتا ہوں ہر دم<br>حافظ تو ہی ہے ناصر تو ہی ہے | بس بخش مجھ کو لے میرے اللہ<br>کہتا ہوں ہر دم استغفر اللہ<br>تو میرا حاکم ہے اور ہے شاہ<br>کہ رحم مجھ پر لے رب ذیجاہ<br>نشر کر عفو عیساں سب میرے اللہ |
|--|--|

بعد اس عورت سے ابو شحمہ نے کہا لے عورت شیطان کے وسوسے سے یہ حرکت بد مجھ سے ہوئی لیکن اب میں تجھ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ تو اس بات کو کسی سے فاش نہ کرے اور مجھ کو رسوا نہ بنا دے یہ کہہ کر اس کی بہت منت و معذرت کر کے مکان کو تشریف لائے انقض تمام شب نیند نہ آئی بلکہ نالہ و زاری میں تمام رات گزاری اور درگاہ ذوالجلال میں توبہ استغفار کرتے رہے اسی طرح ہر روز آہ و زاری کیا کرتے اتفاقاً اس عورت کو حمل رہ گیا بعد مدت حمل کے اس عورت کو ایک بچہ زینہ پیدا ہوا یعنی لڑکا جنی جب اس کو لڑکا پیدا ہوا تب اس کے خولیش و اقارب اس پر طعنہ زنی کرنے لگے اس سبب وہ عورت ہمیشہ فکر رہتی اور کہتی کہ اب کیا کروں اس بچے کو کیونکہ چھپاؤں آخر اس کو یہی سوچا کہ جس کا نطفہ ہے اس کے باپ کے پاس ظاہر کروں ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں وعظ فرماتے تھے اتنے میں وہ عورت لڑکے کو گود میں لئے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رو برو آ کر یہ کہی

و بارک علی محمد

قصیدہ

الکرم صل وسلم

|  |  |
|--|--|
| اے خلیفہ مصطفیٰ کے نامدار<br>حکم ہو کر آپ کا تو میں کہوں<br>سن کے حضرت نے کہا عورت سے یوں<br>تب کہی عورت نے یا حضرت عمرؓ<br>یہہ جو بچہ ہیگا میری گود میں<br>سن کے یہہ فرمے تب حضرت عمرؓ<br>یہہ حرامی یا سلمانی افضل ہے | عرض یہ سن لو میری تم ایک بار<br>حال دل اپنا بھی اس دم بیکار<br>تیرا مقصد کیا ہے کر دے آشکار<br>سن لو عرض حال میرا ایک بار<br>ہے ابو شحمہ کا نطفہ ذی وقار<br>حال کر سب اپنا مجھ پر آشکار<br>کیا ہے کہہ دے جلد تو مجھ سے بیکار |
|--|--|

ہے راجی لے بنی کے دستدار  
 بولے سچ یا جھوٹ ہے کہ اشتہار  
 تب اٹھے حضرت وہاں سے بمقرر  
 کھانا کھاتا ہے پیر عالی وقار  
 سر جھکا رو رو کہے تب زار زار  
 زرد چہرہ کیوں ہوا ہے بے شمار  
 بخوش حافظ کے لئے اب ایک بار

تب کہی عورت نے یہ بے شبہ و شک  
 اس سے یہہ سنتے ہی حضرت نے کلام  
 بولی حضرت سے وہ تب باقسیمہ  
 گھر میں آکر دیکھتے حضرت میں کیا  
 باپ کو غصے میں اپنے دیکھ کر  
 خیر تو ہے کیوں خفا ہو با با جان  
 گر ہوئی ہو مجھ سے کوئی صناد در خطا

### نثر

یہ سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا بات کر کھانا جلد کھالے اب قیامت کا سفر تجھ کو درپیش ہے  
 تب ابو شحمہ نے کہا لے با با جان کیا سبب ہے آپ نے فرمایا تو غلام نے روز غلامی تا بیخ حضرت  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک میں قرآن شریف کی تلاوت سے فایز ہو کر  
 کہاں گیا تھا سچ بیان کر تب ابو شحمہ نے کہا لے با با جان میں قرآن شریف کی تلاوت سے  
 فراغت پا کر مکان کی طرف آتا تھا راہ میں ایک یہودی سے ملاقات ہوئی اُس نے مجھ کو  
 بہکا بھسلا کر شراب پلائی اس بیہوشی کی حالت میں غلام نے باغ میں ایک عورت سوتی  
 تھی اُس دم شیطان کے ور غلام نے سے میں نے فعل بد اُس عورت کے ساتھ کیا الغرض ہمیشہ  
 توبہ متعذر کرتا ہوں اور غفور الرحیم سے اپنی خطا کی مغفرت چاہتا ہوں حضرت عمرؓ نے یہ  
 باتیں سن کر نہایت خفگی کے ساتھ سر کے بال پکڑ خونی کی طرح گھسیٹے ہوئے اُن کو گھر سے باہر  
 لائے اور فرمایا لے ابو شحمہ تو نے تابعداری نفس و شیطان کی کی اور اس قہار و جبار کے قہر  
 و غضب سے نہ ڈرا اور تو نے بیگانی عورت سے حرام کاری کی اب اس کے بدلے میں سو  
 ڈرے تجھ کو کھانا پڑے گا موافق قول حق تعالیٰ کے قوله تعالیٰ اَلَّذَانِیۡتَہُ وَ اَلَّذِیۡنِیۡ  
 خَالِجِلۡہُ فِی کُلِّ وَ اَحَدٍ مِّنۡہُمَا مَآئِلَہُ جَلَدٌ ؕ اَبُو شَحْمَہ نے کہا لے با با جان میں اللہ تعالیٰ  
 کے تابع فرمان ہوں جو چاہو سو کرو مگر لوگوں کے سامنے بے جا کر مجھ کو ذلیل و رسوا نہ کرو  
 تب حضرت عمرؓ نے فرمایا لے بٹیا تو نے اللہ تعالیٰ سے شرم نہ کی اور قیامت کی رسوائی سے



خوف نہ کیا اب دنیا کی رسوائی سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زانیوں کو سزا چاہیے  
مسلمانوں کے سامنے تاکہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو اور ایسے کام سے باز آئیں یہ سن کر  
ابوشحہ خاموش رہ گئے حضرت عمرؓ ان کو مسجد کے دروازے پر لائے تب تمام شہر میں اس بات  
کا شہرہ ہوا کہ آج حضرت عمرؓ نے زنا کرنے کے باعث اپنے بیٹے پر حد شرعی جاری کرتے ہیں یہ  
سن کر تمام لوگ وہاں اکڑ گئے ہوتے کہتے ہیں ابوشحہ سے لوگوں کو بہت محبت تھی سب لوگوں  
نے ملکر حضرت سے عرض کئے اور کہے یا حضرت عمرؓ ابوشحہ کی اتنی خطا برائے خدا عفو فرماؤ اپنے  
جواب دیا اے بھائیو پروردگار عالم کا جس طرح حکم ہے اس موافق مجھ کو کام کرنا چاہیے ظنان  
شرع کام کیونکر کروں خدا و رسولؐ کے حکم سے کیونکر سر بھراؤں حضرت عمرؓ نے کسی کی بات نہ  
مانی کہتے ہیں ابوشحہ کا بدن مثل گلاب کے پھول کے تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے  
افلح نام جلا دیا کہ یہ کہتا تھا۔ اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا و مولانا محمد

| و یارک  | قصیدہ  | و سلم |
|---|--|-------|
| <p>افلح بنام ایک تھا جلا دے رحم<br/>کیرے اوتار جلدی سے شحہ کے ہن گھٹی<br/>اور ماروڑے اس کے جسم پر برود زور<br/>کہتے ہیں جند کوڑوں کے لگتے ہی پشت پر<br/>یہ حال دیکھ رونے لگے آہ مار ب<br/>ہاتھ سے یہ نہا ہوئی اس وقت آیکو<br/>ابیں ہوں اس کا حافظ و ناصر صباح و شام</p> | <p>فرمائے اس کو اپنے لئے صاحب فہم<br/>بے حمتی یہ اس کی نہ کر کچھ ذرا شرم<br/>افلح نہ اس کے حال پہ بالکل تو کر رحم<br/>بیہوش ہوزیں یہ گرے آپ ایک دم<br/>فریاد و غل تمام لگے کرنے لہ ہم<br/>اُحسنت یا عمرؓ نہ کیا اس پہ تو رحم<br/>کچھ دل میں یا عمرؓ نہ کرو آپ اس کا غم</p> |       |

نشر

حضرت عمرؓ نے پھر اپنے مکان کو اکر دو گنا نہ شکر کا ادا کیا بعد کتے دنوں کے ابوشحہ نے دنیا  
دون سے رحلت فرمائی قَالُوا نَا لَہٗ وَاِنَّا لَیُنۡہٗ دَلِجۡوۡنَ تب حضرت عمرؓ نے ابوشحہ کو  
خواب میں دیکھا کہ وہ بشت میں داخل ہے زیب و زینت کے اسباب سے آراستہ ہو کر  
بادشاہوں کی طرح تخت پر بیٹھا جواہر کا تاج سر پر دھرا ہوا حوریں خدمت

میں حاضر ہیں تمام نعمتیں بہشت کی رو برو دھری ہیں اسوقت حضرت عمرؓ کو دیکھ کر ابو سحیحہ نے یہ کہا

والہم صل وسلم  
و بارک علی محمد

قصیدہ

|  |   |  |
|--|---|--|
| اسلام علیک بابا جان<br>نار دوزخ سے تم دلا آماں<br>پس ندامت سے شر کی مچھک<br>ہو گیا ہے نصیب من و اہل<br>چین و آرام میں یہاں ہوں<br>تم سلام علیک کرنا یہاں | اسلام علیک اہل آماں<br>تم نے مجھ پر کیا نہایت رحم<br>بے بجا یا تمہیں نے بابا جان<br>خدمت مصطفیٰ میں رہتا ہوں<br>غم کا بالکل نہیں ہے نام و نشان<br>حال آرام مغفرت میرا | تم یہ ہو رحمت خدا نازل<br>تم نے مجھ کو دلایا خلد و ملک<br>قبر کے بھی عذاب سے بالکل<br>روز شب شاد اور ہوں فحلا<br>میری جانب سے مال کی خدمت میں<br>یہ بھی کہہ دیتا اُن سے بابا جان |
|--|---|--|

فصل حافظ سے سنا دہوں میں یہاں حق نے مجھ کو بنا دیا ذیشان

نثر

جب وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ خواب سے بیدار ہوئے تب یہ احوال ابو سحیحہ کی والدہ سے اظہار کیا وہ سُن کے بہت خوش ہوئیں بعد اُس کے حضرت عمرؓ نے سب لوگوں کو جمع کر کے یہ احوال خواب کا بیان کیا اور کہائے صاحبو خوب سمجھو ہشیار ہو جاؤ گناہوں سے باز آؤ یعنی گناہوں کے کفارہ کی فکر اسی جگہ کرو اور وہاں کے عذاب سے بچو توبہ کرو پھر گناہوں کی

طرف رجوع ہو۔ اللہ صل وسلم  
و بارک علی محمد

قصیدہ

|   |   |
|---|---|
| خدا کے پاک کی جس کو ہدایت ہو تو ایسی ہو<br>نہ بیٹے کی محبت کی نہ مانا انکساری کو<br>عدالت کو ذرا حضرت عمرؓ کی دوستو دیکھو<br>بچا یا اپنے بیٹے کو عذاب نار دوزخ سے<br>جہنم سے بچا یا باغ حیات میں کیا داخل<br>ہوا بسا بھی راضی اور ہوشیور حافظ بھی | موتے فرمان رب پر جو شہادت ہو تو ایسی ہو<br>کیا اللہ کو راضی فرات ہو تو ایسی ہو<br>نہ چھوڑا اپنے بیٹے کو عدالت ہو تو ایسی ہو<br>یقین اپنے یگانوں پر عنایت ہو تو ایسی ہو<br>عنایت ہو تو ایسی ہو درفاقت ہو تو ایسی ہو<br>عدالت ہو تو ایسی ہو صداقت ہو تو ایسی ہو |
|---|---|

نثر

بھائیو حضرت عمرؓ کی عدالت کا بیان تم نے شباب و لیس سوچو اور یقین جانو کہ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ ایسے ہی عادل تھے کہ دین کے کاموں میں کسی کی خاطر و محبت نہ کی یہاں تک کہ اپنے پیارے بیٹے کو آپ نے سزا دی یعنی اُن پر حد شرعی جاری کی اب لازم ہے کہ جو کوئی دنیا میں خلاف شرع کام کرے اُس پر حد شرعی جاری کرنی چاہیے تاکہ آخرت کی سوائی اور زلت سے بچے اور شرمندگی نہ اُٹھاوے اور عذاب و سزا سے نجات پاوے یا اللہ ہم سب کو نیک کاموں کی توفیق عنایت کر اور بد کاموں سے دور رکھ۔ اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

### قصیدہ

اللہ کو ہرگز نہ کرو اپنے خفاتم  
توبہ کرو اور پھر نہ کرو یار و خطاتم  
جانو اُسے وہ حاضر و ناظر ہے بجباتم  
خود بیٹے کو کس طرح دیا اپنے سزا تم  
باز آؤ زنا کرنے سے ہر صبح و ساتم  
آمین کہو یار و بھی اب وقت جہاتم  
صلوات پڑھو نام محمد بہ سدا تم  
سب مل کے کہو صاحب صل علی تم

اے صاحبو نیکی کے کرو کار سدا تم  
باز آؤ گناہوں سے یہی عرض ہے میری  
ہر وقت ڈرو قہر سے اور اس کے غضب سے  
اور دیکھو عمر صاحب عادل کی عدالت  
زانی کی سزا کے لئے ہے حکم الہی  
نیکی کی ہر ایک شخص کو توفیق دے یا رب  
اس محفل میلاد میں خاموش نہ بیٹھو  
حافظ نے کیا قصہ ابو شحمہ کا اب ختم

### معجزہ شق القمر مع نظم و نشر

روایت ہے کہ ایک روز ابو جہل اہل نے ایک یہودی کو اپنے ہمراہ لیکر بڑی خوشی و فرحت کے ساتھ رات کے وقت جناب رسالتا ب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اگر عرض کیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اگر تجھے پیغمبر ہو تو اس وقت ہم جو معجزہ آپ سے طلب کرتے ہیں نہیں تملایے اگر نہ تملائے گے تو یقین ہے کہ اس تیغ بیدریغ سے ابھی اسی دم آپ کا سر مبارک جدا کروں گا یہ سن کر آپ نے فرمایا ابو جہل تو کیا معجزہ طلب کرتا ہے اور کیا عجائب غرائب کہتے چاہتا ہے بیان کرتے وہ مرد یہودی اور ابو جہل مردود نے انہیں

اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

مشورت کر کے یہ کہا۔

بولا یہودی اس گھڑی یوں بوجہل سے کھاتم  
 اُن سا جہانیں اندنوں کوئی نہیں چاہے یہاں  
 بوجہل اب ایسی کوئی تدبیر کیجئے اس گھڑی  
 ایسا طلب ہو معجزہ دشوار جو ہو وے ذرا  
 تب اس یہودی نے کہا بوجہل سے یوں شاد ہو  
 بھڑائی میں نے بھائی جالیوں مصلحت ہے دلیں ہاں  
 یوں کرتے باہم مشورت اگر وہ نزد مصطفیٰ

لاریب جادو میں بہت ہشیار میں شاہ ام  
 میں سخت جادو گر لقیں اس سرور عرب عجم  
 جس میں چلے نازور کچھ جادو کا اُن کے ایک  
 عاجز ہوں جس میں مصطفیٰ اکھل جا کسب ان کا بھرم  
 لے بھائی جو تو نے کہا لاریب سچ ہے از فہم  
 یعنی سما پر بیگیاں ہوتا ہے زور سحر کم  
 بولے لے حافظ کے بنی سن لو بیان کرتے ہیں تم

نثر

تب ابوجہل نے نہایت خوش ہو کے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ بہت بڑے جادو گر ہو یہ  
 بات سب میں مشہور و معروف ہے الغرض آپ کا سحر آسمان پر چلنا نہایت مشکل ہے سو آپ سے  
 ہم کہتے ہیں کہ آپ ہیں چاند کو آسمان پر دو ٹکڑے برابر کر کے بناؤ تب ہم سچ جانیں گے کہ آپ  
 برحق پیغمبرِ خرا زمان ہو جادو گر نہیں ہو پس ہم اور کئی یہود آپ پر ایمان لا کر کلمہ طیب سے  
 مشرف ہوں گے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم رب الجلیل آسمان کی طرف انگلی  
 شہادت کی اٹھا کر چاند کی طرف اشارہ کیا پس انگلی کا اشارہ کرنا تھا کہ خدا کے حکم سے چاند  
 اسی وقت شق ہو اپنی دو ٹکڑے برابر ہو کر آدھا اپنی جائے پر رہا اور آدھا دوسری جائے پر گیا یہ  
 بات بہت مشہور ہے کس لئے کہ تمام مخلوق نے چاند کو دو پارہ دیکھا تھا اور کلام الہی سے بھی  
 اس معجزہ کا ثبوت ہے

قصیدہ

اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

معجزہ عارف ہو یا شاہ عالم  
 کوئی ہو اسے اُن سانہ ہو گا  
 صل علی انگلی کے اٹھاتے  
 کیا مرتبہ ہے فخر بشر کا  
 یاراں حضرت یہہ دیکھتے ہی  
 صد شکر رب نے ایسا عیب

لاریب و شک ہو سبے مکرم  
 محبوب رب ہیں سردار عالم  
 شوق ہو گیا ہے ماہ مکرم  
 کیا وصف کیجئے تحریر ہنوم  
 کہنے لگے سب ہوشاد و خرم  
 ہم کو دیا ہے اپنا معظم

حافظ ہے اپنا شافع محشر

کیونکہ ہو محشر کا جھکوا بعم

نشر

جب یہہ معجزہ بفضل خدا ظاہر ہوا تب ابو جہل نے یہہ دیکھ کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جانتا تھا کہ آپ کا زور جادو آسمان پر چل نہ سکے گا مگر آپ بڑے جادوگر ہو تم سا حرا ج تک دنیا میں کسی کو دیکھا نہ تھا تم اپنے جادو کے زور سے یہ کام کرو کھائے ہوا الغرض آپ نے جو یہہ کام کئے ہو مجھے خوب معلوم ہے کہ جادو کے زور سے کئے ہو میں کبھی اس کو سچ نہ جانوں گا ہاں مگر سچ جب جانوں گا کہ آپ اس کو اور ایک جادو کی طرح کر دو تب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انگلی کا اشارہ فرمایا پس اُسیدم وہ دونوں کڑے آپس میں مل گئے تب بھی ابو جہل نے یہہ دیکھ کر کہا۔ اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ

یہہ سحر ہے یہہ جادو کا سب اسرار ہے  
لاریب یہہ جادو ہی کا سارا کار ہے  
تم ہا تو نہ کوئی یا احمد ہشیار ہے  
معلوم ہوا سب آپ کا مجھ کو کار ہے  
تھا مخفی جو کچھ کہ وہ بھی ہوا انہار ہے  
دل میرا تمہارے دین سے بس بزار ہے  
حافظ کا بہت ہی شاید تم پر پیار ہے

اس دم بھی کہا ابو جہل نے کہ انکار ہے  
ماؤنگا نہ ہرگز اس کو سچ میں یا نبی  
باندھا ہے ہماری آنکھیں سحر کر آپ نے  
میں تو نہ کبھی لاؤں گا ایساں آپ پر  
ساحر ہو بڑے کیتائے زماں میں جان گیا  
ہرگز نہ پڑھوں گا کلمہ تمہارا یا نبی  
جادو سے کئے ہو تم نے تم کو شق حضرت

نشر

پھر ابو جہل اجل یہہ کہنے لگا کہ یہہ بات اور یہہ ماجرا کوئی غیر آدمیوں سے اور کوئی مسافر  
سے چکر تحقیق کیا چاہیے اس نے کئی شخصوں سے اور کئی مسافروں سے پوچھا سب نے کہا  
ہاں ہم نے فلا نے روز فلانی تاریخ چاند کو شق ہوتے ہوئے دیکھا تھا بہت لوگوں نے گواہی  
دی تب بھی ابو جہل آپ پر ایمان نہ لایا اور کہا یا محمد آپ بیشک جادوگر ہو لیکن وہ بیڑی  
جو ابو جہل کے ہمراہ آیا تھا وہ اور کئی شخص یہہ معجزہ دیکھ کر آپ پر ایمان لائے اور بولے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ

### قصیدہ

|   |  |   |   |
|---|--|---|---|
| آخر ابو جہل اتر<br>آپ کو سحر نہایا<br>اور اس بیڑی نے اُس آن<br>یہ معجزہ دیکھ اُس م<br>یار و درویش بڑھو تم<br>حافظ بکیں تمہارا | بولا ہوسا حرسر اسر<br>لیکن وہ ایمان نہ لایا<br>لاکر پیڑ پر ایساں<br>لاکھوں یہودی بخرم<br>دل سے بر شاہ دو عالم<br>ہے سنج اور غم کا مارا | میں تو کبھی یا تمیہ<br>کفر سے دل نہ پھرایا<br>داخل جنت ہوا ہاں<br>شوق سے دل سے اسیدم<br>لاریب جانو سبھی تم<br>محشر میں دیتا سہارا | لاؤں گا ایمان تم پر<br>یو نہیں گیا آخرش مر<br>آکے وہ دین نبی پر<br>لائے ہیں ایمان نبی پر<br>جاؤ گے جنت میں خوشتر<br>اس کو رسول تمیہ |
|---|--|---|---|

قصیدہ در بیان امام حسین رضی اللہ عنہ و دختر یمنیہ کہ بر خون آلودہ ظم و نثر

روایت ہے کہ نثر العیاض سے جو معتبر کتاب مشہور و معروف ہے راوی لکھتا ہے کہ ایک یہودی اپنی قوم کا بڑا سردار صاحب عدت تھا اُس کی ایک لڑکی نہایت حسین و خوبصورت و نیک سیرت تھی یعنی وہ ایسی حسین مہ جین تھی کہ ماہ مہین اُس کے آگے چل تھا اور پریاں اُس کو دیکھتی تھیں سو جان سے مست ہو تی تھیں الغرض اُس کی حسن و خوبی کی جو تعریف کیجئے وہ کم ہے اور اگر لباس زرین کا بیان لکھوں تو یقین ہے کہ ایک داستان ہو جاوے الغرض وہ غیرت خورشید و منہ حکم الہی سے ایسی بیمار ہو گئی کہ بالکل ناچار ہو گئی۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ

### قصیدہ

|   |  |
|---|--|
| بیمار بھی تو کیسی بیمار ہو گئی وہ<br>رورو کے درد و غم میں صبح و ساعزیزو<br>آنکھوں سے اُس کی بالکل جاتی رہی بصارت<br>اور گوش بے سماعت جیا دونوں ہو گئے ہیں<br>پس حکم ربے ہر دو پا اُس کے ہو گئے تنگ<br>اور جسم میں تما جی ہونے لگا جو لرزہ | صدے سے اُس کے سجد ناچار ہو گئی وہ<br>آنکھوں کی روشنی سے بیمار ہو گئی وہ<br>افس و لکھنے سے ناچار ہو گئی وہ<br>تب تو زیادہ بچید غمخوار ہو گئی وہ<br>جینے سے اپنے پھر تو بیزار ہو گئی وہ<br>یہ حال دیکھ اپنا پس زار ہو گئی وہ |
|---|--|

سب جسم گل چکا تھا باقی تھے استخوان ہا | امر جانے کو تھی حافظ تیار ہو گئی وہ

نثر

الغرض اُس مجین کے باپ نے اُس کے لئے بہت سے معالجے کئے ہزاروں حکیم علاج کر کر کے لا علاج ہوئے جب اُس لڑکی کے باپ نے اپنے دل سے یوں مشورت کی کہ اب کسی طرح اس کا علاج ہو نہیں سکتا بہتر ہے کہ اس کو اپنے باغ میں بیجا کر چھوڑ دیجئے اور اس کے لئے آبِ نمان وہیں پہنچا دیا کیجئے شاید اُس جا کی آب وہو اُس کو مفید ہو اور صحت حاصل کرے کہتے ہیں کہ شہر سے باہر اس کا ایک باغ تھا اُس یہودی نے اُس بیمار لڑکی کو وہاں سے اٹھا کر اُس باغ میں لے گیا اور اُسکی ہمیشہ خیر رکھتا یہاں تک کہ اُس کی بیماری میں تمام پیسہ خرچ کر ڈالا لیکن کچھ اُس کو صورتِ صحت نظر نہ آئی وہ لڑکی مارے درد کے ہمیشہ آہ و زاری کیا کرتی اور وہاں بڑی رہتی اور اُس کا باپ اُس کو وہاں چھوڑ کر برائے فکر معاش جاتا اور کچھ لے آتا اس کو بھی کھلاتا آپ بھی کھاتا الغرض بدستور ایک روز اُس بیمار لڑکی کو وہاں چھوڑ کر شہر میں گیا اس روز اُس کو کچھ کام زیادہ مل گیا اس سبب اُس کا وہیں رہنا ہو گیا بلکہ تمام شب وہیں رہا الغرض یہ لڑکی درد کی مبتلا درد کے مارے ہمیشہ آہ و زاری کرتی اور بقیار رہتی وہ لڑکی کہتی ہے کہ وہ شب جوں کی توں گزر گئی جب صبح ہوئی اور ٹھنڈی ہوا چلی تب تمام پرندے جھپانے لگے الغرض ایک پرندہ کی آواز دردناک میرے گوشِ ہوش میں آئی ناگاہ میرے دل میں ایک الم پیدا ہوا مجھ میں طاقت رفتار و گفتار تو نہ تھی غرض بڑی ہمت کر کے اُس کی آواز کی سراغ سے اُس جھاڑ کے نیچے آ بیٹھی جس پر وہ پرندہ پُر الم بیٹھا تھا الغرض دل میں تو بہت شوق و ذوق تھا کہ اُس پرندہ کو کس طرح دیکھوں کہ یہ پرندہ پر الم کیسا ہے اور کس کے درد و غم میں مبتلا ہے آنکھوں سے دیکھ تو سکتی نہ تھی لیکن بعض آرزو سرانیا اونچا کیا جو نہیں سراونچا کرنا تھا کہ اُس پرندہ نے اپنا پر جھٹکا مسیوقت اُسکے پروں سے ایک قطرہ خون کا میری آنکھ میں آگرا وہ قطرہ گرنا تھا کہ میری ایک آنکھ روشن ہو گئی تو کیا دیکھتی ہوں۔

اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

قصیدہ در بحر طویل

اک مرغِ خویش تر تر | ناشاد بھیٹا در شجر | بر آن و ہر لحظہ پہر | کہتا ہے یہ فریاد کر



|                       |                        |                      |                      |
|-----------------------|------------------------|----------------------|----------------------|
| افسوس زہرا کا جگر     | شیر غضنفر کا پسیر      | از دست افواج شمر     | پایا شہادت سرسیر     |
| جس حلق پر شاہ زماں    | دیتے تھے بوسے نر زماں  | اُس پر کئے خنجر رواں | ہیں دشمنوں نے بیگیاں |
| افسوس کیا کیجئے بیاں  | ہے خاک اور خنیں تیاں   | دشتِ بلا میں وہ جواں | بے سر پڑا ہے باوقر   |
| ہے ہوا وہ تشنہ لب     | سبطِ نبی شاہِ عرب      | سالارِ دیں عالی نسب  | وہ مفخر والا حب      |
| لے میرے رب امیرِ عرب  | ہیگی بڑی جانے عجب      | وہ انکی امت ہو کے سب | اور یہ کئے جور و جبر |
| حکمت تیری یہ ہے خدا   | تو خوب ہیگیا جانتا     | لیکن لظاہر ہے جفا    | ان اہل کیں کی بس بجا |
| وہ بھی تھے صابر و ادب | اموال کیا اولاد کیا    | سرتک فدا تو کر دیا   | راہِ خدا میں سرسیر   |
| ای امتانِ مصطفیٰ      | سو جو تو اب دلیں زرا   | وہ دلبرِ خیرِ لورا   | اتنا سہا جور و جفا   |
| کس کے لئے یہ کار تھا  | سمجھو یہ کیا اسرار تھا | امت پہ کیسا پیار تھا | ہے حال یہ حافظِ نثر  |

نثر

الغرض اُس لڑکی نے یہ تمام گفتگو سنی تب اُس کا جی چاہا کہ کچھ اور تھوڑا خون لیکر اپنی دوسری آنکھ میں بھی ڈالوں اور اپنے تمام بدن پر بھی ملوں شاید اُس خون کی برکت سے صحت کئی حاصل ہو یہ خیال دلیں مستحکم کر کے دونوں ہاتھ پھیلائے جب کچھ اور قطرے خون کے گرے تب اس نے کچھ اپنی دوسری آنکھ میں بھی ڈالی اور باقی تمام اپنے جسم پر مل دی بس وہ قطرہ خون آنکھ پر اور بدن پر ملتے ہی اُس کی دوسری آنکھ بھی روشن ہو گئی اور تمام جسم بھی اول سے زیادہ درخشاں ہو گیا اور چہرہ اشک حور نور علی نور ہو گیا اور حسن اُس کانٹے سر سے بدر کمال رشک ہلال ہو گیا اور بیماری تمام دفع ہو گئی ویسے میں اُس کا باپ آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ نہ وہ بیمار لڑکی ہے نہ آواز بخوار ہے تب تو نہایت پریشان ہو کر باغ میں چہار سمت دیکھنے اور ڈھونڈنے لگا بس ناگاہ اُس باغ میں کیا دیکھتا ہے کہ کوئی نازنین جہیں رشک چین کھڑی ہے مگر اُس کو پہچان نہیں کہ یہ میری لڑکی ہے تب تو نہایت آزرده و لگیر ہو کر اس نازنین مر جہیں سے یہ کہا۔

اللہم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم

جواب

عجل بالنصر و بالفرج

یا رب بہد و بالہم



|   |   |
|---|---|
| <p>کہیں دیکھا ہو تم نے میری زخستہ<br/>         اسی باغ میں چھوڑ گیا تھا اسے<br/>         دونوں آنکھوں سے وہ معذور بھی تھی<br/>         بے سماع ہوئے تھے گوش اس کے<br/>         اُس میں طاقت و تاب نہ تھی بالکل<br/>         اپنے جیسے ہاتھ تھی بیٹھی اٹھا<br/>         نہ میں جانوں کہاں وہ گئی یہاں سے</p> | <p>قصیدہ<br/>         تو بتا دو مجھے او پری سپکر<br/>         وہ یہاں سے نہ جانوں گئی ہے کدھر<br/>         دونوں پا بھی تھے بچ اُس کے اکثر<br/>         جسم بھی تھا ہوا لاغر و اتر<br/>         استخوان فقط آتے تھے اُس کے نظر<br/>         مبتلائے الم تھی وہ شام و سحر<br/>         نہیں کل سے ہے حافظ اُس کی خیر</p> |
|---|---|

## نثر

یہہ سنتے ہی اُس لڑکی نے نہایت عاجزی سے کہا اے بابا جان کیا میں آپ کی لڑکی نہیں ہوں آپ نے مجھ کو بیچا نا نہیں میں وہی مجروح دل ہوں جسے آپ یہاں بیمار چھوڑ گئے تھے تب اس کے والد نے پوچھا اے بیٹی یہہ تیری کونسی صورت سے یہہ صورت ہوئی جلد مجھ سے بیان کرتی اُس لڑکی نے اُس پرندہ کا تمام ماجرا بیان کیا اور وہ پرندہ بھی وہیں چھا پر بیٹھا ہوا تھا اُسے بتلایا تب اُس کے باپ نے اُس پرندہ کو خون میں تر دیکھ کر اُس مرغ سے یہہ کہا اے مرغ کار ساز تو کسی ولی کی روح ہے یا کوئی فرشتہ ہے یا کسی بچہ باز سے چھوٹ کر آیا ہے یا کسی عارضہ میں مبتلا ہے یا کسی کے غم میں خون روتا ہے جو تیرے خون میں اس طرح کا اثر ہے کیا ہے جلد بیان کرتی اُس پرندہ نے پروردگار عالم کی درگاہ میں عا کی اے پروردگار تجھ کو گویا کرتا کہ میں اُس سے کچھ بات کروں پروردگار عالم نے اُس کو گویا کیا

|                              |      |                    |
|------------------------------|------|--------------------|
| اُس نے یہ کہا۔ اللہم صل وسلم | جواب | وہ بارک علیٰ الخیر |
|------------------------------|------|--------------------|

|  |   |
|--|---|
| اللہ ہو اللہ اللہ اللہ ہو اللہ ہو ربنا | اللہ ہو اللہ اللہ اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو حبننا |
|--|---|

## قصیدہ

|  |  |
|--|--|
| <p>اے شخص میں ملک نہ ولی ذی وقار ہوں<br/>         او شخص کیا کہوں تجھے اپنا بیان میں<br/>         سُن گوش دل سے اب تو ذرا ماجرا میرا</p> | <p>آل نبی آپہ دل سے ولیکن نثار ہوں<br/>         آل نبی کے غم میں سدا شکبار ہوں<br/>         کہتا میں تجھ سے حال دل اب ایکبار ہوں</p> |
|--|--|

|   |   |
|---|---|
| میرے پروں میں خون یہ آل عبا کا ہے<br>مست حال پوچھ اس دل منجمود کا تمام<br>کا ناز ہے یہ تھے جھٹاتے رسولِ خاں جیسے<br>رویائے خون چرخ بھی خون اُس کا دیکھ کر<br>سب سرخ کر بلائی زمیں خون سے مونی<br>جس خلق کو تھے جو متے ہر وقت مصطفیٰ | مجرور دل ہے غم سے وہ میں زار زار ہوں<br>روتا میں خون غم سے سدا بار بار ہوں<br>زخمی ہوا وہ اُس کے لئے بیستہ ر ہوں<br>اُس خونیں تربت ہوں اسی غم سے زار ہوں<br>کیا کہنے اس الم سے سدا دل فگار ہوں<br>حافظ اُسی کے غم میں سدا بیستہ ر ہوں |
|---|---|

## نثر

جب اُس یہودی نے اُس پرندہ کی زبان سے یہ باتیں سنیں ایک بار گئی آہ سرد بھر کر رو دیا  
اور افسوس و غم کر کے اس مرغ سے کہا اے مرغ برائے خدا مجھے کہہ کہ وہ رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم کون ہیں جن کے نواسوں پر ایسا ظلم و ستم ہوا یہ سن کے اُس مرغ نے ایک آہ سرد کی اور کہا  
اللہم صل وسلم

## قصیدہ مربع

و بارک علی محمد

اون کا احم ہے اسم سید ابراہیم وہ  
صاحب حلم و کرم مطہر انوار ہیں وہ  
سرور عالی اسم مخزن اسرار ہیں وہ  
ہیں بنی فیض اتم احمد تختا رہیں وہ

## بند ۲

اُن کو کہتے ہیں رسولِ عربی جن و بشر  
اُن کو کہتے ہیں ملک ہر کے تاجی خوشتر  
اُن کو محبوب خدا کہتے ہیں سب پیغمبر  
گو ہر بحر کرم وین کے سردار ہیں وہ

## بند ۳

حق نے اُن کے لئے تیار کیا دو نو جہاں  
حق نے اُن کے لئے تیار کیا کون و مکاں  
حق نے اُن کے لئے تیار کیا ارض و سما  
ہیں و سلطان اُم قاتل کفار ہیں وہ

## بند ۴

شان میں ان کی ہے اللہ نے بولا کہ  
اُن کی لے شخص کہوں نعت میں تجھ سے کیا کیا  
اور قرآن بھی نازل جو کیا اُن پہ کیا  
ہیں وہ شاہ کرم و رحمت غفار ہیں وہ

## بند ۵

اُن سے محبوب خدا ہے نہ کوئی ہو گا دیگر  
حافظا شکر تو کر ایسا ملا بیغیر

ہیں وہ سرتاجِ رسل فخرِ جہاں فخرِ بشر  
یعنی سلطانِ رسل شافیِ بیمار ہیں وہ

نشر

تب وہ یہودی کہنے لگاے مرغ تو کچھ غم نہ کروہ اگر راہِ خدا میں ظلم و ستم اٹھا رہے ہیں  
تو کیا مگر زندہ تو ہیں یہ سُنکڑا س مرغ نے ایک آہ سرد بھر کر یوں کہاے شخص اگر فرزند  
علی زندہ رہتا تو مجھ پر اتنا غم و الم کیوں ہوتا واحترام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
کا تو اساتین دن کا پیاسا تیغ جفا سے شہید ہوا یہ اُس کے خون میں ترمیرے پر ہیں تب  
اُس یہودی نے بعد غم یوں کہاے مرغ براے خدا کہہ کہ تجھ کو یہ حال کیونکر معلوم ہوا تب اس

پرندہ نے ایک آہ کی اور یہ کہا **قصیدہ** اللہم صل وسلم وبارک علی محمد

سُن لے لے شخص اک روز کا ہے بیاں  
بیٹھے چر چگ کے ایک جاہل بہم  
کرتے تھے سب خوشی کے سخن ایک دگر  
الغرض دھوپ کی گرمی شدت سے تھی  
سایہ میں ہم تھے سب بیٹھے کھائے ہوا  
شکر رب بیٹھے کرتے تھے باہم سبھی  
شوق سے کرتے تھے حواظ کی ہم

چرتے تھے ہم پرندے سبھی بیگیاں  
مشورت کرتے آپس میں تھے سب ہاں  
رنج و غم کا نہ تھا دل پہ بالکل نشان  
تاب چلنے کی لاتے نہ تھے انس و جاں  
دل پہ ہر اک کے فرحت تھی شاداں  
ذکرِ خالق سے مسرور تھے ہم و ہاں  
اور تھے نعت سے بھی بہت شاداں

نشر

الغرض دھوپ سے بٹیاب ہو کر ہم تمام پرندے کسی سایہ دار درخت پر بیٹھے ٹھنڈی ہوا  
کھا رہے تھے اور آپس میں مرغوں کے خوشی سے اپنی بولی بول رہے تھے کوئی اپنے آپے دا  
کی بات کرتا تھا کوئی اپنے سیر کی بات کرتا تھا الغرض وہاں ہم سب یکدیگر خوشی میں آکر  
باتیں کرتے تھے کہ ویسے میں یہ آواز غیب سے آئی۔ اللہم صل وسلم وبارک علیہ

**قصیدہ**

لے مرغ چمن سُن لو یہ اظہار ہمارا  
مقتل میں پڑا ہے جگر افکار ہمارا

اور ترپے ہے وہاں دھوپ میں دلدار ہمارا  
اور حال تمہیں کچھ نہ ہوا ٹھسار ہمارا  
وہاں بھوکا پیاسا رہے غم خوار ہمارا  
زخموں سے وہاں چور ہے دلدار ہمارا  
وہاں دھوپ میں جلتا ہے وہ سوار ہمارا  
فرزند بلا میں ہے گرفتار ہمارا

تم چین سے سایہ میں یہاں کرتے ہو آرام  
مظلوم حسین ابن علی دشت میں ترپے  
تم آب و دانہ سے کرو دل کو یہاں شاد  
تم پیٹے ہو سرد آب یہاں عیش ہو کرتے  
لا سکتے نہیں دھوپ کی یہاں تاب ذرا تم  
حافظ کے لئے جاؤ خیر جلد بود و درو

نثر

الغرض جب ہم نے یہ صدائی جسم میں ہر ایک کے لرزہ آگیا اور وہاں سے ہم سب اڑ کر کربلا  
محلے کے قریب جا پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہمارا سردار شاہ علی شہید کربلا جناب  
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسا تین دن کا پیاسا مذبح ہو کر خاک اور خون میں غلطان  
پڑا ہے اور گردا گرد ان کے فرزند خولیش و اقارب تیروں سے مجروح خون آلودہ پڑے  
ہیں یہ دیکھ کر ہر ایک بے قرار ہو کر سر پٹنے لگا اور لاشہ مبارک پر لوٹنے لگا پھر وہاں سے اڑ  
کر ہر ایک ایک طرف چلا گیا کسی کو کسی کی خبر نہ رہی اسی طرح میں بھی مغموم و پرالم اس  
جھاڑ پر آ بیٹھا پھر کہنے لگا اے شخص یہ خون اسی زخمی تن و لبند جگر گوشہ رضیٰ نور چشم  
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ہے پس یہ کہہ کر وہاں سے اڑ گیا تب وہ یہودی وہاں سے اپنی دختر  
کو سیکر شہر میں آیا اور اپنے سب خولیش و اقارب سے یہ بیان اٹھا کر کیا یہ سن کر اس کے خولیش  
واقارب نے دین نبی اختیار کیا اور بصدق دل کلمہ پڑھا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

قصیدہ

اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

احوال زندہ یہ کہہ کر  
اور کہنے کے جمع سب خولیشوں  
ہے خونیں جسکے اثر ایسا  
حسین کے نانا احمد میں  
یہ کہہ کر اکٹھے کاڑھا  
پس اڑ گیا وہاں محفوظ  
سب طال کیا اس نے اظہر  
وہ کیوں جیب رب ہو تر  
ماں فاطمہ والد میں حید  
ایمان وہ لائے احمد پر  
آخر کہ یہودی اس جاکے  
یہ سن کے یہاں بے ہوش  
ہم سب کو یہی اب لازم ہے  
ہیں الاحباب و عالی سب  
از بہر محبت یا اللہ  
دختر کوئے آیا اپنے گھر  
یوں دل سے کہا خوش ہو ہو کر  
احمد کا پڑھیں کلمہ اکثر  
بشیر بھی اور دویم بشیر  
حافظ کو ملے جنت میں گھر



از پے حافظ ذرا عرصہ نہ کیجئے شہا

گھر میں جو کچھ ہو دھوا جلد منگا دو ہیں

نشر

یہ سنتے ہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت رنج ہوا پس آپ نے جناب مامون و جناب مامین رضی اللہ عنہما سے فرمایا اے فرزند و پسند اللہ تعالیٰ کا شکر کرو صبر کرو بے صبری نہ کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے اِنَّمَا يُوفِّى الصَّالِحِينَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنی صبر کرو اے اپنا اجر بے شمار پاویں گے پھر وہیں جاتا ہوں اور تمھارے لئے کچھ کھانا لاتا ہوں اس طرح ان کو تسلی دے کر آپ وہاں سے روانہ ہوئے اس امید پر کہ کہیں کسی کی کچھ بھی مزدوری کر کے اسکی اجرت سے بچوں کے لئے کچھ کھانا بیچاؤں کہتے ہیں آپ شہر سے باہر تشریف لے گئے تو کیا دیکھے ہیں کہ ایک اعرابی اونٹوں کو پانی کوئے سے کھینچ کر پلاتا ہے یہ دیکھ کر آپ اس اعرابی کے قریب تشریف لے گئے اور فرمایا اے شخص مجھ کو بھی کچھ مزدوری ہو تو بتا کہ میں کچھ کر کے اپنا پیٹ بھروں اس اعرابی نے کہا ا صاحب مزدوری تو کچھ نہیں مگر اس کوئے سے پانی کھینچ کر اونٹوں کو اگر پلاؤ گے تو ہر ڈول کے بدل میں آپ کو چار کھجور دوں گا آپ نے قبول کیا کہتے ہیں آپ نے ایک ڈول کھینچ کر اس کی چار کھجوریں لیکر دیں کھالیا پھرا اور پانی کھینچے میں مشغول ہوئے جب چار پانچ ڈول اور کھینچے تب یکایک سنی آپ کے ہاتھ سے ٹوٹ گئی اور ڈول کوئے میں گر گیا جب اس اعرابی نے دیکھا کہ رستی ٹوٹ گئی اور ڈول پانی میں گر گیا تب تو نہایت خفا ہو کر غصے سے آپ کے رخسار مبارک پر ایک ایسا تماچہ زور سے مارا کہ اچکا گال سرخ ہو گیا آپ نے کچھ نہ کہا بلکہ منہ سے اُٹ نہ فرمایا اپنے اس کا ڈول پانی سے نکال دیا اور اپنی اجرت کی کھجوریں لیکر جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لائے اور وہ کھجوریں اپنے دونوں صاحبزادوں کو دیں کہتے ہیں اس اعرابی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر و شکر پر بڑا افسوس آیا اور نہایت رنجیدہ خاطر و طول ہو کر کہا یا اکہ میں نے ناحق تماچہ مارا بڑا غضب کیا اسی وقت ہاتھ اپنا پیچھے سے کاٹ لیا اور اپنی والدہ کے نزدیک آیا اور تمام احوال بیان کیا مان نے یہ سنتے ہی اپنے فرزند سے یوں کہا ۔ اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم بعد کل ذرقہ

قصیدہ

کام افسوس تو نے کیا یہہ بُرا

بونی بیٹے سے اپنے یہہ مان نے بھرا

اپنے غصے کو مارا نہ صدحیف تو  
کون ہیں وہ انھیں تو نے جانا نہیں  
اُن کو مارا کیا ہائے تو نے غضب  
ہیں خدا کے پیہم یہ وہ ختم النبی  
حق نے ان کو کیا خاتم المرسلین  
انکی تعریف کیا کیا کروں میں رقم

ان کو مارا یہ کی سخت تو نے خطا  
ہیں محمد بنی وہ حبیب خدا  
حق سے کیا جانے کیا آوے تجھ پر بلا  
اور شاہِ رسل سرور انبیاء  
اُن سب گانہ ہوگا کوئی دوسرا  
ان کا مداح حافظ ہے ہر حاجب

نثر

جب اس اعرابی نے یہ باتیں اپنی ماں سے سیں نہایت رنجیدہ و ملول ہوا اور پچھانے لگا  
اور کہا افسوس یہ میں نے بڑی سخت خطا کی مجھ کو معلوم نہ تھا کہ یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
ہیں اگر مجھ کو معلوم ہوتا تو میں کبھی ایسی حرکت بجا نہ کرتا کہتے ہیں وہ اپنا ہاتھ گٹا ہوا لیکر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر گیا اور دشاکی دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر  
تشریف لائے اس اعرابی نے آنحضرت کو دیکھتے ہی آکے قدموں پر سر جھکا کر یہ کہا۔

وہ مبارک علیہ

جواب

اللہم صل وسلم

صلِّ یا ربِّ علی زینِ علی زین العباد احمد ہادی محمد محمد مصطفیٰ

قصیدہ

لو خبر میری خدا را یا محمد مصطفیٰ  
ہو گئی لاریب شک مجھ سے خطا یا شاہ دیں  
تھا نہ یہ معلوم مجھ کو آپ ہو ختم النبی  
آپ کے قدموں کو جاؤں جھوڑ کر میں اب کہاں  
آپ کو ختم النبی حق نے کیا ہے یا بنی  
ہاتھ پہنچے سے یہ اپنا میں لیا ہوں کاٹ اب  
تم ہو حافظ کے تمہارا ہنگامہ حافظ کبریا

نام یو اہوں تمہارا یا محمد مصطفیٰ  
بخشد و مجھ کو خدا را یا محمد مصطفیٰ  
آپ کو ناحق ہوں مارا یا محمد مصطفیٰ  
ہے کہاں تم سا سہارا یا محمد مصطفیٰ  
کون ثانی ہے تمہارا یا محمد مصطفیٰ  
کردو بہتر یہہ دو بار یا محمد مصطفیٰ  
کون تم بن ہے ہمارا یا محمد مصطفیٰ

نثر



یہہ سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی سے کہا اے شخص اس میں تیرا کچھ قصور نہیں تو کچھ اپنے دلیں آزرہ نہو جا میں نے تیری خطا برائے خدا معاف کی تب اس اعرابی نے سر اٹھا تھا کہ یہہ کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب میں کہاں جاؤں یہہ ہاتھ کٹا ہوا کس کے پاس بجاؤں کون اس کو اچھا کرے گا آپ نے فرمایا اے اعرابی کہ تیرا مقصد کیا ہے اس اعرابی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ میرا کٹا ہوا درست کر دیجئے یہہ سنتے ہی آپ نے اس کے ہاتھ سے وہ کٹا ہوا بیچیا ملا دیا اور لب لگا کر پروردگار عالم کی جناب میں دعا کی اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا مقبول کی میں ہاتھ اس کا اول کے موافق جٹ گیا وہ اعرابی نہایت خوش ہوا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کلمہ طیب پڑھائیے اور اپنے دین سے مشرف فرمائیے آپ نے اس کو مشرف اسلام سے مشرف فرمایا تب اس نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی

### قصیدہ

شفیع روز جزا میں محمد عربی  
امام شاہ و گدا میں محمد عربی  
عمیم فیض و عطا میں محمد عربی  
مگر یہہ سب سے سوا میں محمد عربی  
یہہ ماہ جو دو و سخا میں محمد عربی  
عجب یہہ ماہ ہدا میں محمد عربی  
یقین راہ نما میں محمد عربی  
جناب صل علی میں محمد عربی  
جیب مل و علی میں محمد عربی

یقین جیب خدا میں محمد عربی  
خدا کے خاص پیغمبر میں سرور عالم  
کوئی ہوا ہے نہ ہو گا بنی و گرا ایسا  
بنی خدا نے کئے ہیں ہزار ہا پیدا  
انہوں کی شانیں لولاک حق نے فرمایا  
عجب یہہ صابر و شاکر ہیں راہ خالق میں  
دکھائے راستہ اسلام کا ہیں اگر  
درو و دل سے یثرب و دست و بنی یہہ دما  
کہیں نہ اور سمجھ دل ہے ایک جو حافظ

### قصیدہ در بیان بخشش امت مجرمہ معہ نظم و نثر

روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت شب بستر راحت پر راحت فرماتے تھے کہ ویسے میں حکم خالق ہوا ہے جبرئیل جا اور میرے جیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد



دُور و سلام کے کہہ کر لے جیب میرے آپ کیا غفلت میں اپنی امت سے بے خبر سوتے ہو آپ کی امت نہایت گناہوں میں غرق ہو رہی ہے پروردگار کا اس پر قہر و غضب نازل ہوتا ہے جب یہ وہی جبریل لیکر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے اور حجرے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کرادے دیکھئے یہی جواب نہ آیا تب جبریل علیہ السلام نے جانا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے ہیں اندر جا کے آپ کے قدم مبارک کو چومتے ہی آپ خواب سے جاگ اٹھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام آکر دست بستہ کھڑے ہیں آپ نے فرمایا اے عبا بن جبریل اللہ تعالیٰ کا کیا امر لائے ہو کیا حکم ہے جبریل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو درود و سلام کے آپ کو کہا ہے لے میرے جیب آپ کیا بے خبر سوتے ہو آپ کی امت نہایت گناہوں میں مبتلا ہے کچھ اپنی امت مجرمہ کی نجات و بخشش کی تدبیر کرو تا کہ آپ کی امت عامی گناہوں سے پاک ہو سکے اور عذاب دوزخ سے رہائی پاوے یہ سنتے ہی آپ نہایت مبہر ہو کر یہ کہنے لگے۔ اللہم وسلم و

|                                   |                             |                             |
|-----------------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| بارک                              | قصیدہ مریح                  | علیہ                        |
| سن کے جبریل سے یہ رسول خدا        | کہہ اٹھے کہ صد اُمتی اُمتی  | ہے یہی ابجا اُمتی اُمتی     |
| بخش دے میری امت کو لے کبریا       |                             |                             |
| بند ۲                             |                             |                             |
| کر ان کے گناہوں پہ یارب نظر       | نفل کر نفل کر نفل کر نفل کر | بخش دے لے خدا اُمتی اُمتی   |
| میری امت ہے عاجز بہت بے خبر       |                             |                             |
| بند ۳                             |                             |                             |
| نام تیرا ہے غفار یا ربنا          | مخفت کر نظر کر نہ سوتے غفار | دل سے بھی ہے صد اُمتی اُمتی |
| ہیگا امت کا غم مجھ کو صبح و سوا   |                             |                             |
| بند ۴                             |                             |                             |
| تجھ سے ڈرتا ہوں کیونکہ تو قہار ہے | پر ہے امید یہ کہ تو غفار ہے | بس یہی ہے دعا اُمتی اُمتی   |
| مخفت کر تو بیڑا سبھی پار ہے       |                             |                             |
| بند ۵                             |                             |                             |

کر تو امت پہ میری خدا یا کرم  
دل سے نکلے ہی ہے صدا و مہم  
ہیگا امت کا مجھ کو نہایت ہی غم  
حسرتا حسرتا اُمّتی اُمّتی

## بند ۶

تو نہ بخشے گا امت کو جب تک میری  
رستہ راحم کر از برائے بنی  
سر بھی سجدہ سے میں نہ اٹھاؤں کبھی  
عرض ہے یہ سدا اُمّتی اُمّتی

## بند ۷

تو ہے حافظ تیرا نام ستار ہے  
ڈھانپ عیبوں کو سب تجھ پہ اظہار ہے  
حفظ میں رکھ ہی عرض ہر بار ہے  
ہے ہی مدعا اُمّتی اُمّتی

## نثر

یہ کہتے اور زار زار روتے ہوئے ننگے پیر مکان سے باہر نکل کر جنگل میں ایک پہاڑ پر سراپنا  
سجدے میں رکھ فریا و زاری کرنے لگے کہتے ہیں جب اس طرح تین شبے روز گزرے تب مدینہ منورہ  
میں یہ شہرت ہوئی کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم آج تین روز ہوئے معلوم نہیں مکان سے باہر  
کہاں تشریف لے گئے ہیں جب یہ خبر تمام اہل مدینہ میں ہوئی سب یار و اصحاب بے قرار ہو کر روتے  
ہوئے آپ کو ڈھونڈنے نکلے مگر کہیں کسی جا آپ کا پتہ کسی کو نہ ملا پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
جنگل کی طرف آپ کو ڈھونڈنے چلے جاتے تھے راہ میں جو شخص ملتا پوچھتے اے صاحب آپ نے  
ہمارے سردار سیدالایرا احمد مختار کو کہیں دیکھا ہے کوئی نہیں کہتا تھا کہ ہم نے دیکھا ہے  
مگر جنگل میں وہاں ایک اعرابی دھنگر چرواہا بکریاں چراتا تھا اس کے قریب جا کر حضرت علی شیر خدا

یہ کہا۔ اللہم صل

## قصیدہ

او شخص تم نے احمد مختار کو کہیں  
ہے بادشاہ کون و مکاں وہ ہمارا خاص  
دیکھا ہو تو کہو شہ ابراہ کو کہیں  
بتلا دو جلد سید ابراہ کو کہیں  
یارب لا دے قافلہ لار کو کہیں  
بتلا دے جلد شافی بیار کو کہیں  
یارب ملا دے قلزم ذخار کو کہیں

سو جان سے جاں ان پر نہیں بھی فدا  
شام و بیکہ ابنی ہی بس ہے التجا  
گر دیکھ لوں میں اس مرے غنچہ کو کہیں  
حافظ ملائے ستیہ بارہ کو کہیں

نثر

کہتے ہیں جب اس اعرابی نے حضرت علی شیر خدا سے یہ باتیں سنیں تب یہ کہائے صاحب  
آج تین روز ہوئے کہ میری بکریاں چار ماہ نہیں کھاتیں نہ پانی پیتی ہیں معلوم نہیں کیا سبب ہے  
مگر اتنی تو خبر ہے کہ اس پہاڑ میں ایک شخص سر اپنا زمین پر رکھ کر نہایت زار زار روتا ہے اور بار بار  
اُمتی اُمتی کہتا ہے آپ جاؤ انھیں پہاڑ لو یہ سن کر حضرت علی شیر خدا اس پہاڑ کی طرف روانہ ہوئے  
دور سے کیا دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا سجدہ میں رکھے ہوئے زار زار روئے  
ہیں اور اُمتی اُمتی بکارتے ہیں یہ دیکھ کر حضرت علی شیر خدا دورے اور حضرت کے قریب جا کر ادب سے سر جھکا  
کر یہ کہا۔ اللہم صل وسلم

قصید

و بارک علیہ

|                            |                         |                            |                         |
|----------------------------|-------------------------|----------------------------|-------------------------|
| جیب خدا السلام علیک        | امام الورا السلام علیک  | اٹھاو برائے خدا ایناں      | شیفیع الورا السلام علیک |
| یہ کیا حال ہے آج کیا نئی   | کہو اب دورا السلام علیک | نہ غم اتنا اُمت کا ابھائیے | شدہ دوسرا السلام علیک   |
| شیفیع الام حق ہے تم کو کیا | عیم العطا السلام علیک   | کر گنا نہ دوو تمھارا رسول  | مجیب الدعا السلام علیک  |
| جو کہتے ہو کرتا ہے بقول نب | تمھاری دعا السلام علیک  | نہ دل اپنا اس طرح مضطرب    | برائے خدا السلام علیک   |
| و حافظ ہے کرا حفاظت ہی     | و ہی ہے خدا السلام علیک |                            |                         |

نثر

بعد سلام علیک کے کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر میری جان و مال قربان آپ کا یہ  
کیا حال ہے آپ اتنی گریہ و زاری کیوں کرتے ہو اور بار بار اُمتی اُمتی کیوں فرماتے ہو آپ اپنی اُمت  
مجرمہ کا کچھ غم نہ فرمائیے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مجھ کو ولایت و شجاعت بخشی ہے اگر یہ ورد گار عالم  
تمام اُمت آپ کی اس کے عوض میں بخشا ہے تو میں بھی سب بخش دیتا ہوں مگر آپ سر اٹھائیے یہ سنتے  
ہی آپ نے سر اٹھایا اسی دم جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور لید صلوة و سلام کے کہایا رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگلو آپ اپنے دونوں نواسے جناب امام حسن اور  
جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت قبول کرتے ہیں تو میں آپ کی تمام اُمت مجرمہ

کو بخشہ تیا ہوں یعنی آپ اپنی امت کی مخلصی چاہتے ہو تو اپنے پیارے نواسوں کو اللہ کی راہ میں تیغ جفا سے شہید ہونے پر اقرار کرو صحیح کرو یہ کہہ کر جبریل علیہ السلام چلے گئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی شیر خدا سے یہ حال ظاہر کیا اور کہا اے شیر خدا اللہ تعالیٰ کا اس طرح فرمان ہے ایسا امر ہے ایسی رضا ہے آپ کیا فرماتے ہیں اس گفتگو میں تھے کہ جناب حضرت امام حسن و جناب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما بھی روتے ہوئے فراق نانا میں ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہاں تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں صاحبزادوں کو زار زار روتے دیکھ کر اپنے گلے لگایا اور بڑے پیار و محبت سے دونوں صاحبزادوں کو دونوں پر بھلایا اور ان کی بہت تسفی کی اور سمجھایا پھر وہاں سے مکان پر تشریف لائے اور جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما اور حضرت علی شیر خدا اور جناب امام حسن و جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنے پاس بلایا اور کہا اے جان بابا وائے جگر گوشہ مصطفیٰ اولے داماد خیر اور اس چاہتا ہوں کہ میری امت نہایت گنہگار گناہوں میں غرق ہو رہی ہے ان کو کوئی صورت رہائی کی نہیں وہ کسی طرح عذاب و دوزخ سے رہائی پاوے آج ان بابا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم اپنی امت کی مخلصی چاہتے ہو تو اپنے دونوں صاحبزادوں کو میری راہ میں نذا کرو ان کے شہید ہونے پر رہنی ہو تو میں آپ کی تمام امت کو بخشہ تیا ہوں آپ کی کیا مرضی ہے کیا خوشی ہے جناب فاطمہ زہرا نے اور حضرت علی شیر خدا نے کہا یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس خدا اور خدا کے رسول کی رضا اس میں ہماری رضا پس حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما سے یہ حال ظاہر کیا انھوں نے بھی اس بنا پر راضی ہو کر لب و لہجہ خوشی یہ کہا اللہم صل وسلم و

بارک

قصیدہ

علیہ

لو برضاے خدا دیتے ہیں ہم اپنا سہم  
راضی ہیں سو جان سے آپ نہ کیجئے فکر  
دونوں برادر خدا کرتے ہیں ہم اپنا سہم  
ربنا دیتے ہیں ہم سر تیرے فرمان پر  
امت نانا سبھی بخش و لے سر بسر  
ہے غم امت بہت نانا کو شا و سحر

راضی ہیں ہم نانا جان آپ کے فرمان پر  
آپ نہ غمگین ہوں بہر خدا نانا جان  
امت نانا کو سب بخش دے یا رب میری  
راضی ہیں بابا بھی اور نانا بھی ہم بھی بہم  
لاکھ جفا ہم پہ ہو سہر نہ پھر ادیں گے ہم  
ربنا نانا یہ کچھ صدمہ نہ امت کا ہو

حشر کی آفات سے رکھ تو بچا لے کریم  
جنت فردوس کرب کو عطا یا خدا  
بہر حسین و حسن لے میرے جل و علا

عرض ہے تجھ سے یہی صبح و ساہر بہر  
اور نہ دکھلا کبھی صورتِ نار سقر  
خدا سے حافظ کوئے ایک رکاں خوبتر

نثر

یہہ سنتے ہی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت شاد و فرحاں ہوئے پس اسی  
دم حضرت جبریل علیہ السلام حکم خدا سے نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تو اللہ تعالیٰ نے بعد درود و سلام کے آپ کو فرمایا ہے اے حبیب میرے آپ اپنے پیارے نواموں  
کو لائے امت عامی سرفدا کرنے پر بخوشی راضی ہو تو اس محضر پر اپنا دستخط کرو و اور حضرت  
علی شیر خدا اور جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ اور امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہم کے بھی دستخط کرو  
کیونکہ کل قیامت میں جناب فاطمہ زہرا اپنے فرزندوں کے جو روئے ظلم سے مائے جانے اور تکلیف  
اٹھانے پر داو خواہ بنو دیں یہہ شکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ویسا ہی کیا آپ نے اور حضرت  
علیؑ نے اور فاطمہؑ زہراؑ نے اور جناب امام حسن اور جناب امام حسین رضی اللہ عنہما نے اپنا اپنا اس  
محضر پر دستخط کر دیا کہتے ہیں جس وقت حضرت امام حسنؑ نے خط تحریر کیا تو خدا کی قدرت سے خط  
آپ کا نیز رنگ ہو گیا اور جب حضرت امام حسینؑ نے خط تحریر فرمایا تو سرخ رنگ ہو گیا تب جناب  
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہا لے یا با جان یہہ خط سبز اور سرخ ہونے کا کیا باعث ہے یہہ سنتے ہی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور کہا لے فاطمہؑ یہہ حال مت پوچھ مجھ سے کہا جاتا  
ہے میں نے غم حسین و حسن میں بھرا تا ہے جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہا لے یا با جان مجھے بھی اس  
بات سے مطلع فرماؤ تاکہ تھک سکوں بھی آگاہی ہو یہہ شکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ وسلم

و بارک علیہ

وقتی شدہ

نے یہ کہا۔ اللہم صلی وسلم

بن کہے غم بھی دلیں سہا تا نہیں  
سرخ اور سبز یہہ خط جو ہیکہ لکھا  
سم سے پہلے حسنؑ ہووے گا غم جان  
ٹکڑے ٹکڑے اسی میں کرے گا سقر

کیا کہوں کچھ کہا مجھ سے جاتا نہیں  
وائے افوس افوس لے فاطمہؑ  
سبز خط کا جو ہے اس کے اندر نشان  
یعنی ہو گا زہر سے حسنؑ کا جگر

مرخ یہ جو علامت ہے لے فاطمہ  
یعنی تیغ جفا سے یزیدوں کے بس  
خاک اور خون میں لوٹے گا نورِ نظر  
فاطمہ سن کے تب یوں کہی بابا جان  
اپنی امت کی اب مخلصی کے لئے  
رنج بچوں کا دل پر نہیں کچھ ذرا  
دوستو دیکھو از بہر امت ذرا  
تم بھی ان پر فدا جان اور دل کرو  
اور صلوة و سلام ان پہ بھیجوسا  
کر دیا یہاں سے حافظ نے اس کو ختم

ہے شہادت حسینؑ شہ کربلا  
ہو گا مجروح دوڑیں گے اس پر فرس  
تشنہ لب ذبح ہو گا ہمارا پیر  
ہے خوشی بہر امت مجھے ہر زمان  
بایا جاں بچے یہہ میں نے قربان کئے  
لیکن امت کو بخشے ہماری خدا  
کردے آپ نے اپنے بچے فدا  
یا وہی میں ہمیشہ انھوں کی رہو  
جان و مال اپنا اُن پر کرو تم فدا  
سب پڑھو مل کے صلوة اب دمدم

### فیض در بیان خدمت مادر و پدر مع نظم و نثر

نقل ہے ایک شخص نے جناب سالتاب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کی یا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں پر بھی بہت ضعیف و ناتوان ہو گئی ہے اُٹھا بیٹھا چلا پھرا  
جاتا نہیں میں اپنے ہاتھوں سے کھانا پکاتا ہوں تو اے تاجک اس کو کھلاتا ہوں طہارت کروانا ہوں  
غلاط صاف کرتا ہوں اُٹھاتا ہوں ہمیشہ خدمت میں سر و چشم حاضر رہتا ہوں جو فرماتی ہے  
بجالاتا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ماں کا حق مجھ سے ادا ہوا یا نہیں آپ نے  
فرمایا اے شخص اس طرح اگر تو سو برس تک اپنی ماں کی خدمت کرتا رہے گا تو بھی ماں کا حق تجھ سے ادا نہ  
ہو گا لازم ہے جھکو کہ توجہ تک جیتا رہے ماں کی خدمت سے کوئی دم غافل نہ رہے اللہ تعالیٰ رحم  
کے تو جھکو بخشے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ماننا پ کی رضامندی سے ملی ہوئی ہے جو کوئی ماں  
باپ سے نیکی کریگا اللہ تعالیٰ اس شخص سے راضی رہیگا اور جو کوئی انباپ کے منہ پر پیار و محبت  
کے ساتھ نظر کریگا دیکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو حج مقبول کا ثواب دیگا اور جو کوئی مانباپ کی قبر  
پر زیارت کو جائیگا ثواب پہنچائیگا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں حج و عمرہ کا ثواب لکھیگا اور فرمایا  
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانباپ کے دس حق ہیں اول تو یہ کہ مانباپ اگر بھوکے ہوں تو

کھانا کھلاوے دو شرک تنگے ہوں تو کپڑا پہناؤ تیسرا عزت و حرمت انکی بجا رکھے چوتھا  
جب بلا میں بلا عذر جاوے یا نجواں ان کا حکم اوروں کے حکم پر مقدم رکھے یعنی ان کا حکم سب  
پہلے بجا لاوے اگر ان کے کہنے میں کچھ شرک و بدعت اور رسوم جاہلیت یا خلاف حکم خدا اور  
رسول کے ہو وہ بجا نہ لاوے چھٹا کڑوی بات اُن سے نہ کہے ساتواں بے شرمی کی بات اُن سے  
نہ برے اٹھواں ان کا نام لیکر نہ پکارے نواں رستے میں اُن کے آگے بڑھ کر نہ چلے دسواں ان کے حق  
میں دعا خیر کرتا ہے یہہ دین حق مانباپ کے فرزند پر اس اور فرزندوں کے مانباپ پر حاجت  
ہیں اوٹل یہ کہ جب لڑکا پیدا ہو تو نام اس کا اچھا رکھے دوسرا احکام شریعت سکھاوے تیسرا قرآن شریف  
پڑھاوے اور خدمت کراوے چوتھا اگر مقدور ہو تو کسی نیک عورت کے ساتھ شادی کر دیوے  
اے بھائیو مانباپ کو کبھی تکلیف مت دو آزر دہ مت کرو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّهَاتِکُمْ یعنی بہشت ماں کے قدم کے نیچے ہے سوائے  
بھائیو مانباپ کی خدمت میں کبھی غفلت مت کرو ہمیشہ خدمت میں بسر و چشم حاضر رہو موافق اس نظم کے

### جواب

بمولى یا مولى صاحب محمد ميارسول الله

بمولى یا مولى مولا بمولى یا مولى الله

### قصیدہ

حدیثوں سے بھی پایا ہے بہشت ماں کے قدم نیچے  
سمجھووصاف ہے اظہر بہشت ماں کے قدم نیچے  
نہ تو تم بد دعا ان کی بہشت ماں کے قدم نیچے  
عجب تھا حال تن من کا بہشت ماں کے قدم نیچے  
جو فرماوے بجاؤ تم بہشت ماں کے قدم نیچے  
عذابوں سے نہو خالی بہشت ماں کے قدم نیچے  
رکھو مانباپ کو راضی بہشت ماں کے قدم نیچے  
بھلائی ہے سمجھو ہمیں بہشت ماں کے قدم نیچے  
قدم ان کے سدا چو بہشت ماں کے قدم نیچے

کلام رب میں آیا ہے بہشت ماں کے قدم نیچے  
کلام اللہ کے اندر لکھا اُف وَلَا تَنْهَضُ  
کرو خدمت سدا ان کی ہمیشہ ہو دعا ان کی  
نہ بھولو حال بچپن کا نہ بالکل پریش تھا تن کا  
نہ دل مانکا دکھاؤ تم بلاوے جب وہ جاؤ تم  
جو مانباپوں کو فگانی محمد اس کی بنے کالی  
نہ سن کر بات عورت کی ہو تم مانباپ سے باغی  
رہیں مانباپ خوش جیسے خدا بھی خوش رہے ہیں  
جہاں مانباپ کو دیکھو انھیں تم دیکھو خوش ہو

نہ کپڑے سے انھیں ترسانہ آتش ظلم کی برسا  
جر تو کھا وہ کھلا ان کو جو مانگیں وہ دلا ان کو  
سب تو ماں کے جنت میں رہیگا شاد و عرت میں  
اگر ان کو ستاویگا یقین و وزخ میں جاوے گا  
نہ دل حافظ دکھا مانگا خوشی رکھ دل سدا مانگا

نہ رکھ حال ان کا ابتر سا بہشت ماں کے قدم نیچے  
کبھی تو مت جلا ان کو بہشت ماں کے قدم نیچے  
نہ غفلت کر تو خدمت میں بہشت ماں کے قدم نیچے  
نہ کلمہ منہ یہ آویگا بہشت ماں کے قدم نیچے  
جو حق ہے گرا داماں کا بہشت ماں کے قدم نیچے

نشر

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت کے وقت میں ایک شخص نمام  
علقمہ بڑا نیک بخت اور پرہیزگار تھا ہمیشہ صدقہ دیتا تھا کہتے ہیں خدا کی قدرت سے وہ اچانک بیمار ہو گیا  
یہاں تک کہ حالت جاںکدنی کو پہنچا ان کی بی بی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا خاوند نہایت ہلاکی کو پہنچا ہے بلکہ مرگ کے  
قریب ہے جان کدنی کی حالت پہنچی ہے یہ نہ سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کو  
یعنی حضرت علی شیر خدا و حضرت عثمان غنی و حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا اور کہا علقمہ  
کے نزدیک جاؤ اور یقین کرو کہ شہادت کا سناؤ یہ سکر تینوں صاحب وہاں تشریف لے گئے  
کیا دیکھتے ہیں کہ علقمہ بڑی سخت حالت میں گرفتار ہیں حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے نزدیک  
جا کر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ علقمہ نے بہت  
چاہا کہ کلمہ طیب ادا کروں لیکن زبان نے یاری نہ دی منہ بند ہو گیا کئی مرتبہ کوشش کی ارادہ کیا کہ کلمہ  
طیب بان بر لاؤں مگر کچھ فائدہ نہ ہوا تب وہ تینوں صاحب وہاں سے پھر خراب رسالتاب محمد  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام احوال علقمہ کی زبان سے کلمہ نہ نکلنے کا بیان  
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر بہت متعجب ہوئے اور فرمایا اے بھائیو کیا علقمہ کی ماں زندہ  
ہے یا نہیں لوگوں نے عرض کی کہ ہاں زندہ ہے آپ نے حضرت بلالؓ کو حکم کیا کہ لے ہلائی جاؤ اور میری  
طرف سے علقمہ کی ماں کو بعد سلام کے کہو اے علقمہ کی ماں آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ہے کہ آپ مکان تک تشریف لاؤ اگر تم نہ آؤ گی تو میں وہاں آؤنگا یہ بات سکر علقمہ کی ماں نے کہا  
اے جان رسول اور مرال و متاع و اولاد! آپ پر یا شہ ابراہیم صدق سب ہے میری کیا مجال



ہے کہ میں حاضر نہ ہوں یہ کہہ کر اٹھیں اور عصا ہاتھ میں لیکر ٹیکتی ہوئی حضور میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے یہ کہنے لگیں۔ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم علیہ

### قصیدہ

وے نور عین حافظ امت سلام لو  
لے پیشوائے اہل کرامت سلام لو  
لے شاہ دو جہاں بنایت سلام لو  
لے مجرموں کے بحرِ حمایت سلام لو  
لے رہنمائے دین بنایت سلام لو  
فخرِ بشر ہو شافعِ امت سلام لو  
لے بادشاہ فیض و ہدایت سلام لو

ای افتخار ماہ ہدایت سلام لو  
آئی ہے در پہ نو مذی یہ حاضر ہے ایک  
فرماؤ امر جو ہو بجا لاؤں سر سے میں  
اللہ نے کیا ہے تمہیں شافعِ اہم  
باعث تمہارے ہو گئی ظلماتِ کفر و دور  
شاہِ رسل ہو مہرِ عرب ہو مہِ عجم  
حافظ کی بھی طرف سے کڑیوں ہزار

### نثر

حضرت نے جن دم علقمہ کی ماں کو دیکھا بڑی ان کی عزت کی اٹھ کر انہیں نظم سے اپنے پاس بلایا اور بٹھلایا اور پوچھا لے علقمہ کی ماں تمہارا بیٹا علقمہ کیسے کام کرتا تھا کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بیٹا بہت نیک تھا نماز و روزہ خوب ادا کرتا تھا صدقہ و خیرات بہت دیتا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علقمہ کی سب باتیں اچھی تھیں مگر مجھ کو ناخوش رکھتا تھا میری رضامندی نہیں چاہتا تھا عورت کو خوش رکھتا تھا عورت کے کہنے پر مجھ کو لول و آزرہ رکھتا تھا اس نے میں اس سے ناخوش تھی حضرت نے خیال کیا کہ یہی سبب ہے جو علقمہ کے منہ سے کلمہ نہیں نکلتا آپ نے اسی دم حضرت بلال کو حکم کیا کہ لکڑیاں جمع کرو علقمہ کو اس میں جلانا ہو گا علقمہ کی ماں نے جب یہ بات حضرت کی سنی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا مال جان سب آپ پر قربان میرے بیٹے کی کیا ایسی تقصیر ہے جو آپ ایسا حکم فرماتے ہیں آپ نے کہا لے علقمہ کی ماں میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں اس کو جلاؤں جو عاقبت کی آگ سے اس کو تھوڑی مخلصی ملے اور علقمہ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب تک تم علقمہ سے خوش نہ ہو گی راضی نہ ہو گی تب تک خیر خیرات روزہ نماز علقمہ کا علقمہ کے کچھ کام نہ آوے گا یہ بات

سن کر علقمہ کی ماں نے یہ کہا اللہم صل وسلم وبارک علیہ

### قصیدہ

|   |  |
|---|--|
| <p>اچھا ہے یہ یا ہے بُرا علقمہ<br/>         بہر خدا لے شہ ہر دوسرا<br/>         آپ نے جو نام لیا آگ کا<br/>         میں نے بڑی چاہ سے پالا اُسے<br/>         آپ نہ کھا اس کو کھلاتی تھی میں<br/>         میں نے کبھی دکھ نہیں اس کو دیا<br/>         گود میں پالی ہوں اُسے یا نبیؐ<br/>         میں نے کبھی اس کو ستائی نہیں<br/>         عفو کرو اس کی خطا یا رسولؐ<br/>         اُس نے اگر مجھ کو ستایا بھی ہے<br/>         اُس کا نہیں جانتی ہوں انتقام<br/>         اُس کو جلاؤ نہ برائے خدا<br/>         حافظ کمر کے لئے احمدؐ</p> | <p>نور نظر پر ہے میرا علقمہ<br/>         اس میرے بیٹے کو نڈا لوجہلا<br/>         کانپ گیا سن کے کلیجہ میرا<br/>         لاکھوں مصیبت سے سنبھالا اُسے<br/>         کہتا تھا جو وہ ہی دلاتی تھی میں<br/>         اس نے جو مانگا اُسے وہ لے دیا<br/>         آگ میں اس کو نہ جلاؤ کبھی<br/>         دل کو کبھی اس کے دکھائی نہیں<br/>         بہر خدا دو نہ سزا یا رسولؐ<br/>         اور جلا یا بھی رُلا یا بھی ہے<br/>         رحم کرو اس پہ شفیع الانام<br/>         لطف کرو اس پہ شہ دوسرا<br/>         کر لو یہ مقبول میری التجا</p> |
|---|--|

### نشر

پھر علقمہ کی ماں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ گولہ رہیں میں نے علقمہ کی تقصیریں  
 برائے خدا معاف کیں اور اس سے راضی ہوئی یہ کلام علقمہ کی ماں نے سننے ہی آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے انہی تینوں صاحبوں کو علقمہ کی طرف روانہ کیا وہ تینوں صاحب ہاں  
 تشریف لے گئے اور رکائیں پہنچے بھی نہ تھے کہ باہر آواز آئی کہ علقمہ کلمہ شہادت اچھی طرح  
 باوازیں دے رہا ہے اسے اسی دم کلمہ شہادت پڑھتے پڑھتے جاں بحق تسلیم ہوئے حضرت  
 رسالتا ب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی آپ وہاں تشریف لائے اور نماز جنازہ  
 ادا کی اور بعد دفن کے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے بھائیو خبردار ہو جاؤ ہشیا رہو جاؤ

جو شخص اپنی عورت یا اور کسی کی خاطر مانباپ کو اذیت دیتا ہے بیشک وہ خدا کے تہر وغضب میں گرفتار رہتا ہے اور اس کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی جہاں تک ہو سکے مانباپ کی خدمت کیا کرو موافق اس نظم کے اللہم صل وسلم وبارک علیہ :

### وصیہ

مانباپ سے رکھ دوستی مانباپ پھرتے کہاں  
دولت ملے عورت ملے عزت ملے حرمت ملے  
دنیا میں جو چاہو اگر ملتا ہے وہ تو بیشتر  
کراچی خدمت تو سدا دل ان کا ہرگز مت کھا  
جیسا کہیں تو کر وہی مت کر خفا ان کو کبھی  
جانب بلاویں وہ تجھے جو وہ کہیں نہ تو لے  
مانباپ کی خدمت اگر جو کوئی کرے دل سے بہر  
مانباپ ہوں جسکے خفا اس سے خفا ہو کہ خدا  
خدمت میں ان کی لے انہی ہرگز کرومت کاہلی  
بھولے سے مت جھڑکاؤ تم جب وہ بلاویں جاؤ تم  
ان کی ہمیشہ بوضر پہنچاؤ مت ان کو ضرر  
منہ سے برا بولو نہ تم عیب ان کا کچھ کھو نہ تم  
طوفان مت ان پر کرو بہتان کچھ مت ان پر  
مانباپ کا دیکھو ذرا احسان ہے کتنا بڑا  
مقدور ہو تو دوستو حاجت روا ان کی کرو  
عورت کی خاطر بھانجیاں مانباپ کو مت دہریا  
مانباپ کے آداب کا قصہ بقرآن خود خدا  
ان کی بڑی قیمت ہے جو کرتے ہیں خدمت دوستو  
لے حافظ مکر خدا مانباپ کی تم کو دعا

مت ہو خفا ان پر کبھی مانباپ پھرتے کہاں  
نعمت ملے راحت ملے مانباپ پھرتے کہاں  
لیکن اسے او بے خبر مانباپ پھرتے کہاں  
مت بول کچھ ان کو برا مانباپ پھرتے کہاں  
رکھ ان سے ہر دم دوستی مانباپ پھرتے کہاں  
کر کام ان کا دور کے مانباپ پھرتے کہاں  
اس کو ملے جنت میں گھر مانباپ پھرتے کہاں  
دور خ ہے سمجھو اس کی جا مانباپ پھرتے کہاں  
فرمایا حق نے اور نبی مانباپ پھرتے کہاں  
روٹھے ہوں تو سمجھاؤ تم مانباپ پھرتے کہاں  
ان کی کرو دل سے قدر مانباپ پھرتے کہاں  
تخم بدی بولو نہ تم مانباپ پھرتے کہاں  
یہ بات میری تم سنو مانباپ پھرتے کہاں  
کیسے تھے تم ہم اب ہیں کیا مانباپ پھرتے کہاں  
مانباپ کو مت چھڑو مانباپ پھرتے کہاں  
عورت بیگنی پھر بھی یہاں مانباپ پھرتے کہاں  
اُف ولا تنھر لکھا مانباپ پھرتے کہاں  
یہ بات سچ ہے دیکھو لو مانباپ پھرتے کہاں  
اس میں تمھارا ہے بھلا مانباپ پھرتے کہاں

## قصہ ایک درویش مفلس پارسا کا مع نظم و نثر

نقل ہے ایک درویش بڑے پارسا نیک کار نیک سیرت تھے ہمیشہ اللہ کی یاد میں رہا کرتے تھے اپنی عمر اسی کے ذکر میں اس کی حمد میں شبے روز مصروف کیا کرتے تھے لیکن مفلس و ناچار تھے انکی روزی کا دروازہ ان پر تنگ تھا ہمیشہ مع عیال و اطفال فاقہ کشی کیا کرتے ان کی بی بی ان سے ہمیشہ خرچ و اخراجات کے لئے قضیہ و فساد کیا کرتی وہ درویش بیچارہ اسی تنگدستی کے باعث اکثر پریشان خاطر رہتا اپنی تکلیفوں پر صبر و شکر کرتا کہتے ہیں ایک روز مکان سے ارادہ کر کے نکلا کہ کہیں کسی کی کچھ بھی مزدوری کر کے کچھ لاؤں تاکہ اپنی بی بی کے قضیہ و فساد سے بچوں رہائی پاؤں بارہا میں جا کر جہاں مزدور لوگ اکٹھے ہو کر کھڑے ہوتے تھے وہاں جا کر نہیہ بھی انہیں شامل ہو بیٹھے القصہ بہت لوگ گئے اور دو سو مزدوروں کو اپنے اپنے احتیاج و حاجت کے موافق لے گئے مگر اس درویش پارسا نیک سیرت کو کسی نے کچھ نہ پوچھا نہ بلایا ایک ساعت اسی انتظار دی میں وہ کھڑے رہے جب کوئی ان کی طرف نہ آیا تب یہ درویش ناچار ہو کر جنگل میں میدان کی طرف چلے گئے اور وہاں جا کر ایک گوشہ میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اور بندگی میں مشغول ہوئے جب دن آخر ہوا آفتاب غروب ہوا تب وہ مرد درویش وہاں سے اٹھ کر مکان کو آئے ان کی بی بی نے جاننا تھا یہ صبح سے مزدوری کو گئے تھے کچھ ضرور لائے ہوں گے تب مارے خوشی کے اپنے خاوند سے ہمراہی

نثر

لائے ہو کیا آپ کہا کر میاں  
تکتے کھڑے راہ تھے ہم سب میاں  
دید و جو اُجرت میں وہاں پائے ہو  
میں نے جہاں جا کے ہوں محنت کیا  
کل تمہیں دو روز کے دو تنگا ملا  
دو تنگا بہم لا کے خفا ہو نہ اب  
صبر کرو کس سے نہ شکوہ کرو  
مالک و رزاق ہے وہ رزق کا

صبح سے جا کر کئے محنت جہاں  
بھوکے ہیں کل صبح سے خور و کلاں  
لاؤ جو کچھ آپ کہا لائے ہو  
سنکے کہا بی بی کہوں تم سے کیا  
وعدہ کیا اس نے بھی اس طرح کا  
دونوں دنوں کے تمہیں کل پیسے سب  
آج کی شب یوں ہی سبھی سو رہو  
راضی رہو سب برضاے خدا

حافظ و ناصر ہے بہر حال وہ کروے ابھی چاہے پُر اموال وہ

نشر

بی بی بہ باتیں اُن کی سُن کر خاموش رہ گئی کہتے ہیں وہ درویش اور اُن کی بی بی اور بچے سب کے سب شب کو ناکھینچ کر سو گئے جب صبح ہوئی اُنھ کو نماز فجر کی ادا کر کے وہ درویش نیک اندیش موافق دستور کے اُسی جائے بازار میں جا کر کھڑا ہوا اس امید پر کہ کئی بھی مزدوری کو بلاوے الغرض اس روز بھی ایسا اتفاق ہوا کہ کسی نے ان کو نہ بلایا بہت دیر تک مزدوروں کے مقام پر کھڑے رہے کبھی نے نہ پوچھا نہ بلایا پس ناچار ہو کر اسی میدان میں جہاں پہلے روز عبادت میں مشغول ہوئے تھے گئے اور حق سبحانہ و تعالیٰ کی طاعت و عبادت میں مشغول ہوئے جب شام ہوئی بدستور مکان کو آئے جب بی بی نے دیکھا کہ میاں آئے ہیں تب دوڑ کر مائے خوشی کے یہ کہہ کر - اللہم صل وسلم وبارک علیہ

جواب

هو الله هو قادر هي يا ربنا هو الله هو قادر هي يا حبينا

ادھر لاؤ کیا تم کمالے ہو جو مزدوری میں اپنے پائے ہو تڑپتے ہیں بچے برج و ملال بہت بھوک سے ہیں پریشان حال کہا سُن کے درویش بی بی سے یوں خفا ہو نہ بی بی تو تم سے کہوں جہاں میں تھا مزدوری کرنے گیا بڑا وہ غنی ہے بڑا بے ریا سخی بھی ہے ایسا کہ بیکتا ہے و غنی جس کو چاہے تو کرتا ہے وہ نہیں اس کی دولت کا کچھ شمار اُسے دیکھ کر اس طرح کا غنی طلب اس سے پیسل کی میں نے کیا تمہیں مانگ کر کل بھی دوں گا لا کرو آج بی بی مجھے تم معاف بڑی باتیں مجھ کو سناؤ نہ تم مجھے آج ناحق سناؤ نہ تم مجھے مانگتے اُس سے آئی حُصیا حساب اس سے کروں گا میں صاف صفا کرو شکر حافظ کا اور سورد ہو کرو صبر خاموش چپ ہو رہو

نشر

بی بی اپنے خاوند سے ایسی ایسی باتیں سن کر دل میں آندزدہ ہو کر چپ ہو رہی بڑکے بالوں سمیت سب کے سب بھوکے سو رہے جب صبح ہوئی وہ درویش اُٹھ کر نماز صبح ادا کر کے پھر اسی مقام میں جا کھڑے ہوئے اور سوچنے لگے اور میں بہت پیتا نے لگے اور شکر مند ہو کر کہنے لگے اگر آج بھی کہیں کچھ

مزدوری نہ ملی تو شام کو خالی ہاتھ مکان کو اگر جاؤں تو بی بی آج بہت خفا ہوگی پھر کیا غدر کروں  
کیا حیلہ بناؤں جو اُس کے طعنے سے بچوں کہتے ہیں صبح کو چلتے وقت بی بی نے اپنے خاوند کو ایک تھیلی  
سی کر دی تھی کہ آج تین دن کے جو پیسے ملیں گے تو اس تھیلی میں اچھی طرح مضبوط باندھ کر مکان کو لانا  
کہتے ہیں وہ تھیلی اُن کے نزدیک تھی وہ درویش تھیلی لئے ہوئے مزدوروں کے مقام پر منتظر کھڑے ہے  
کہ کوئی بھی بلاوے تو جاؤں مگر جو صاحب کا رتھے وہ وہاں آئے اور ان کو لے گئے مگر ہم درویش  
بیچے وہیں کھڑے کے کھڑے ہے کوئی اُن کی طرف متوجہ نہوا آخر ش لاجپور کو واپس کہا آج تیرا  
روز ہے کہ کسی نے مجھے مزدوری کو نہ بلایا اب بیفائدہ کیوں یہاں اپنی اوقات ضائع کروں بہتر ہے کہ  
چل کر اُسی جائے پر اپنے معبود حقیقی کی یاد میں رہوں عبارت کروں اور اُسی سے اپنا مطلب لے لیا  
کروں یہ سوچ کر وہاں سے نکل کر اُسی مقام پر آئے اور عبادت میں مشغول ہوئے پھر جب شام ہوئی تو  
دل میں خیال کیا کہ آج یہ حیلہ کیا چاہئے کہ جس سے بی بی کے طعنے سے بچوں وہاں سے اٹھ کر  
اُس تھیلی کو ریتی سے بھر کر ہاتھ میں لئے ہوئے مکان کی طرف روانہ ہوئے اور کہے جب بی بی  
اس تھیلی کو کھولے گی اور دیکھے گی تو میں کہوں گا لے بی بی اُس شخص نے مجھ سے دغا کیا میں کیا کروں  
تھیلی اُس نے بالو سے بھر کر میرے حوالے کی خیر آج بھی صبر کر سہو ہر کل اُس سے خوب سمجھ لوں گا اور یہی  
وقت اپنے پیسے کھڑے کھڑے اُس سے لے لوں گا اس طرح آج کا روز توکل جائیگا پھر کل کا اللہ تعالیٰ رحیم  
و کریم ہے یہ مصالحت نہیں ٹھہرا کر تھیلی بالو سے بھری ہوئی ہاتھ میں لیکر مکان کو آئے جو یہ مکان  
میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بی بی بہت خوش و خرم بیٹھی ہے رکے بالے کھانی کر آسودہ ہو کر کھیل  
رہے ہیں یہ حال دیکھ کر اُس درویش نے اپنی بی بی سے یہ کہا۔ ! اللهم صل وسلم وبارک علیہ

## قصیدہ

|                                   |                                  |                                   |
|-----------------------------------|----------------------------------|-----------------------------------|
| پوچھا بی بی سے کیا آج سے باجرا    | تم جو بے شاد و خرم ہو بیٹھے بھلا | واہ وا کیا ہے قسمت ہماری بُری     |
| آج فرماں تمہیں دیکھتا ہوں کھڑی    | یہ سخن مٹن کے بی بی نے خاوند کے  | یوں کہا کیا کہوں تم جو فرماتے تھے |
| شخص لاریب ہے وہ بُرا ہی سخی       | جس کے گھر تم نے دورِ مزدوری کا   | ہے وہ لاریب پر زور تو نگر بُرا    |
| تم جو کہتے تھے سچ ہے نہیں شکِ ذرا | بالیقین صاحب مال ہے اور غنی      | اُس کو دولت کی بانگ نہیں ہے کی    |
| واہ وا کیا ہے اہلِ مروت بشر       | صاحبِ رحم لاریب ہے مہربان        | آج دوڑا جو تھا اُس نے تم سے کہا   |

وعدہ اُس نے وہیں اپنا پورا کیا ایسا بے مثل کیا ہے اور بے ریا اس کی تحریر حافظ سے کب ہوئی

## نثر

بنی نے کہا اے میاں جو آپ فرماتے تھے کہ میں جس شخص کے مکان پر کام کرتا ہوں وہ شخص بڑا مالدار ہے اور بڑا سخی وغنی ہے آپ نے سچ فرمایا اس میں کچھ شک و شبہ نہیں اُس نے ایک بوڑھے شخص کے ہاتھ ایک تھیلی بھیج دی ہے وہ بوڑھا تھیلی ہاتھ میں لے ہوئے دروازے پر آیا اور دستک دی میں نے کہا تم کون ہو اس بوڑھے نے کہا کہ تمہارا خاوند جس کے یہاں کام کرتا تھا اُس کی مزدوری کے پیسے اس تھیلی میں بھر کر میرے ہاتھ بھیجے ہیں تم اس کو لے لو یہ سن کر میں نے وہ تھیلی لے لی اور مکان میں اُس کو لا کر کھولی تو کیا دیکھتی ہوں کہ اس میں چھ سو اشرفیاں بھری ہیں میں نے اس میں سے ایک اشرفی کا خورد کر کر بازار سے اسباب لائی یہ بات سنتے ہی وہ مرد بزرگ رو دیا اور ہزاروں زبان سے اُس مالک دو جہاں و خالق کون و مکان کی حمد و ثنا کرنے لگا بنی نے پوچھا کچھ لکھا یا بڑے جو اپنے اول رو دیا اور پھر شکر خدائے پاک کا کیا تب اُس بزرگ نے یہ کہا۔ **اللہم صل وسلم وبارک علی محمد وعلیہ**

سنو بنی بی حقیقت مجھ سے ساری یہاں آتا تھا تو حیلہ بنا میں نہ آ کر کوئی تھا مجھ کو بلاتا کیا حیلے کسی تیرا بنی خدائے پاک نے کر لطف مجھ پر بنایا مال مال اپنے رحم سے بجز وکے ہے جزا ت کس میں ایسی بہت ہی جھکو تھی دشت تمہا کی وہاں جا جا کے مزدوروں کی قاف نہ مزدوری کو تھا کوئی لجاتا کیا تھا آج بھی حیلہ یہ میں نے دیا ہے بیچ تھیلی ایک دیگر اے بنی بی کون ایسا ہے تو مگر بھلا ہے کہنے قدرت کس میں ایسی پڑھو صلوات سب خیر زماں پر

## قصیدہ در پند و نصائح معہ نظم و نثر

نقل ہے ایک شخص بڑا دولت مند مغرور و سرکش تھا ہمیشہ اپنے خرمیں متغرق رہتا تھا بڑے بڑے دولت مندوں سے محبت اور الفت رکھتا تھا غریبوں کو عاجزوں کو اپنی خاطر میں نہ لاتا تھا مسکینوں فقیروں کو حقیر و ناچیز جانتا تھا غریب اور محتاجوں سے کبھی بات نہ کرتا تھا اور جب کہیں مجلس میں



جاتا تھا غریبوں محتاجوں کے نزدیک بیٹھے سے نفرت کرتا تھا تو نگروں کی مجلس میں جانا بھیٹنا  
 پس نہ رکھتا تھا اگر کوئی اُس کو دو تہند جان کر کبھی سلام علیک بھی کرتا تو کبھی سلام کا جواب بھی نہ  
 دیتا اگر دہس بھی آگیا تو فقط تیل کے موافق سر ملاتا تھا بغیر سواری مکان سے باہر نہ نکلتا تھا  
 دوستوں کیساتھ ہمیشہ غور میں چلتا تھا رات دن دولت دنیا کے دوں پر شاو شاو رہتا تھا لَوْ كُنَّا  
 نَفْخُ فِي الصُّوْرِ خَتَا تَوْنٌ اَوْ اَجَا سَے فراموش ہو گیا تھا موت اور قیامت کے روز اٹھنا  
 اور حبانے کتاب اور میزان میں نیکی و بدی کا ملنا سب بھول گیا تھا کہتے ہیں ایک روز اُس دو تہند  
 مغرور سرکش کا کسی کام کے واسطے طرف گورستان کے گذر ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ قبروں کی طرف سے  
 یہ آواز آتی ہے اے ابن آدم تو میری پیٹھ پر بڑی خوشی خوشی زور میں چلتا پھرتا ہے اور حرام کا مال  
 زبردستی و ظلم سے جبین کر کھا کھا کر خوب قریہ و موٹا بنتا ہے روغن و ملائی شیر و شکر سے میرا منہ گناہ  
 کرتا ہے ہنتا کو دتا ہے بڑی مجلسوں میں جاتا بیٹھتا ہے فقیروں محتاجوں سے نفرت رکھتا ہے چیر کھٹ  
 یہ ہاڈیاں جھوم کاؤتیکے لگا کر سوتا ہے لیکن جبکہ میرے اندر آویگا اکیلا سوویگا خاک اور دھول کے سوا  
 کچھ بھجنا نہ ملے گا کسی نریہ ہو گل جا میگا کیڑ مکوڑے کھائیں گے میں نہایت اندھیری ہوں تنہائی کا مکان  
 ہوں مجھ میں سانپ اور بچھو بھرے ہیں سونیک عمل کرنا ز روز و شب پڑھ کر مجھے روشن کر غور و اور  
 سکبرے باز آج اس شخص نے یہ باتیں سنیں خاطر میں نہ لایا سمجھ پھیر کر چلا گیا اور یہ کہ اللہ صل

و بارک علیہ

قصیدہ

سہم

یہاں عیش و عشرت ناکریں تو کوئی چا پھر بھلا  
 کھاویں نہیں جب ہم نہیں تو کون بھرے کھٹے مزا  
 نعمت ہمارے واسطے اپنے لئے سب کچھ ہوا  
 دنیا سے کیوں شرمائیں ہم ہمکو کسی سے کیا حیا  
 ہمکو حلال اور کیا حرام ایکساں ہے سب اچھا برا  
 پھر اس سے کیوں محروم ہم لے دو تو ہو وین بھلا  
 آخر کو ہے کس کو خبر اچھا ہو یا ایسا برا  
 چکھ لو اراور اچھا لے نہ یہی ساتھ آویگا

دنیا میں ہم کو دوستو حق نے جو ہے پیدا کیا  
 دنیا میں ہے جو کچھ ہوا ہے سب ہمارے واسطے  
 عشرت ہمارے واسطے راحت ہمارے واسطے  
 پھر دل کو کیوں شرمائیں ہم جو ہیں کیوں کھائیں ہم  
 تازی شراب کثر نہیں چند و دک کا نجا ملیں  
 یہ سب ہمارے واسطے خالق نے ہیں پیدا کئے  
 دنیا میں ہم کو کبھی عقی کی جانے ہے وہی  
 دنیا کی جملہ نعمتاں اپنے لئے ہیں بجائیجاں



ہاتھوں کو اپنے ہاندھکر سر کو جھکا نا کیا غرض

ہم کو گوارا ہے نہیں حافظ تو ہی جاسر جھکا

نثر

کہتے ہیں بعد چند مدت کے جب اُس مغرور پُزیر کی قضا برضائے الہی آئی کہتے ہیں وہ شخص خدا کے حکم سے اچانک بیمار ہو گیا جب جانکندہ کی نوبت پہنچی اور سختی سکرات کی ہوئے لگی شدت جانکندہ فی میں گرفتار ہوا تب ایک شخص ڈراؤنی شکل نہایت مہیب و دہشتناک اُس کے نزدیک آیا یہ دیکھ کر اُس کو بیہوش ہو گیا اور اسے خوف کے زبان بند ہو گئی کانپنے لگا جب تھوڑا موش آیاتیب اُس نے اُس سے پوچھا اے شخص تو ایسا تیرا کل کون ہے جو تجھے دیکھ کر میرے ہوش و حواس جاتے رہے تب اُس نے کہا اے شخص تو مجھ کو نہیں پہچانتا میں وہی تیرا بدل ہوں تو دنیا میں مجھ کو سب سے زیادہ عزیز رکھتا تھا بُرے کام کرتا تھا خدا اور رسول کو بھول گیا تھا غریبوں کو حقیر و نا چیز جانتا تھا اور اپنے کو مسخر گناہ کرتا تھا وہ شخص یہ بات سن کر شرمندہ ہو گیا اور پچتانے لگا پس ملک الموت علیہ السلام نے بڑی سختی اور تکلیف سے اُس کی جان نکالی پس جب اُس کو اُس کے اقربانے تجہیز و تکفین کیا اور قبر میں سلا کر سب مکان کو روپس چلے آئے تب شکر و نیکیر نے آکر سوال کیا من ربک ومن نیک یہ سن کر کہا تم کون ہو کیا کہتے ہو میں یہ بات تو بالکل جانتا نہیں تب آتش گرز و نگی مار پڑنے لگی نہایت سختی میں درد و غم میں مبتلا ہوا تب پچتانے لگا کہ افسوس میں نے کچھ نہ کیا تمام عمر اپنی گناہوں میں گنوا یا کوئی دم یاد الہی میں مشغول نہ ہوا بالکل خدا اور رسول کو بھول گیا عقلی کا خوف دل پر کچھ نہ رکھا قبر کے عذاب کا خیال نہ کیا میں جانتا تھا کہ دنیا میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا وہ ہمارے واسطے ہے گناہ کا مدک ایون شراب زنا جور و ظلم جب ہم نہ کریں تو یہ عیش و عشرت کون کسے یہ سب اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے بنائے ہیں کھالی لو عیش و عشرت کے چکھتے آرا لویہ مزا پھر اٹھ نہیں آویگا آخرت کو جو ہونا ہے وہ ہو رہیگا عقلی کی کون جانتا ہے افسوس میں نے کچھ نہ کیا تمام عمر اپنی غفلت میں گنوا یا اگر پروردگار کی طاعت و عبادت میں دل سے مشغول رہتا اُس کے خوف سے ڈرنا اعمالِ حرام کو پہچانتا تو کج ایسی سخت مصیبت میں گرفتار نہ ہوتا اس طرح پچتا وے گا اور روئے گات قبر سے یہ

جواب

آواز آئے گا۔ اللہ صل و

سلم و بارک علی محمد

یٰ اَرْحَمَ الرَّحِمٰتِ

یٰ اَرْحَمَ الرَّحِمٰتِ

## قصیدہ

آویگی نہ قبر سے اُس وقت یہہ اُس کو  
وہ کچھ بھی نہیں ساتھ تیرے آج ہے آیا  
کیوں تجھ سے تیرے آج یگانے ہوئے بزار  
وہ دولت و زریم و طلا آج کہاں ہے  
وہ حلیہ وہ مجلس وہ کہاں عیش و مطرب ہے  
کیوں اب ہے پڑا خاک میں یا حال خرابی  
کیوں عیش اور عشرت کا گیا آج مڑ بھول  
افسوس نہ کچھ تو نے کوئی منی کی کمائی  
اب کون بجز رب کے مہربان ہو یہاں پر

وہ قصر و مکاں جھومرو ہانڈی ہے کدھر کو  
تنہا تجھے کیوں آج یہاں سب نے سلایا  
کیوں تیری محبت سے کیا سب نے ہے انکار  
وہ بغض و حسد و خیر آج کہاں ہے  
سب چھوٹ گیا تجھ سے بڑی جا عجب ہے  
اب ہے وہ کہاں ہے وہ کیا بون کی رکابی  
کیوں روئے منور پہ جی خاک ہے اور دھول  
سب عمر و نبی حرص و ہوا ہی میں گنوائی  
حافظ ہے وہی بخشے و بخشے تجھے داول

## نثر

اے بھائیو ہوش میں آؤ سنبھل جاؤ دولت دنیا پر مغرور نہ بن جاؤ عاقبت کی فکر کرو دنیا تو ہر طرح گذر  
جائے گی مگر عقبی کا گذرنا شکل ہے یہ دولت کسی کی ساتھ آئی ہے نہ آویگی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
سلم نے فرمایا ہے الدنيا جيفة و طالبا لها کلاب یعنی مے صاحبو یہ دنیا ہے و فی مردار ہے جو  
کوئی اس کو چاہے وہ کتاب ہے صاحبو یہ دولت دنیا ہے دوس دو روزہ ہے یہ ہمیشہ کسی کے  
نزدیک نہ رہی ہے نہ رہیگی یہم دولت وہ ہے کہ کسی کو جنت میں لے جاویگی اور کسی کو نار و دوزخ کا مڑہ  
چکھاویگی اے بھائیو پروردگار عالم جس کو دنیا میں محتاج غریب مفلس ناچار رکھتا ہے اس کو آخرت کی  
نعمتوں سے مہرور کرتا ہے اور جس کو دنیا میں مالدار و زرار تو نگہ نہاتا ہے اس کو آخرت کی نعمتوں  
سے دور رکھتا ہے اور جس کو اپنا دوست بنایا جاتا ہے اس کو سب طرح رنجور و مفلس و ناچار رکھتا  
ہے بیماری میں غم و الم میں مبتلا کرتا ہے پس جو لوگ اہل زرا مالدار و دولتمند بیسے وائے غریب محتاجوں  
میتیموں مفلسوں کو دیکھ کر اپنے گوشت قیمہ پرائے شیر و شکر کھانے اور ان کو سرکھی مان جوار نہ ملنے پر بھونہ  
زنی کرتے ہیں لا ریب وہ خدا کے فرمان سے ہر پھرتے ہیں جو شخص خدا اور رسول کے حکم سے ہر پھرتے  
بیشک وہ کافر سے بدتر ہیں اے بھائیو مفلسو محتاجو اللہ تعالیٰ کا شکر کرو کہ پروردگار عالم نے اپنے لئے

آخرت میں دولت و نعمت تیار کر رکھی ہے اللہ اور رسولؐ نے جو کچھ فرمایا ہے اس کو خلاف نہ جانو اور تو نگروں کے خوانِ نعمت اور زروِ جواہر دیکھ کر حیریں مت بنو۔ اتھم صل وسلم و بارک

### قصیدہ

|   |  |   |
|---|--|---|
| قیمہ پر اٹے یہ نہ کر فخر تو<br>دوست دنیا نہیں آویگی کام<br>اور نہ فقروں سے کہے گا کوئی<br>عجبی کی کچھ فکر کرو ہمدان<br>شکر کرو یا رب بھر حال تم<br>اُن کا بھی باقی نہ رہا کچھ مثال<br>حاتم وستم وہ مشہذو القرن<br>وہ بھی تہیں ست گیا کر سفر | حکم یہ اللہ کے کر صبر تو<br>قیمہ پر اٹے کا نہ ہو گا سوال<br>ہے وہ کہاں خرقة تیرا گودی<br>کرتا ہے دولت یہ جو کوئی غرور<br>مت رکھو اب خواہش اموال تم<br>فیلوں پہ چلتے تھے جو ہو کر سوار<br>ہو گئے ہیں قبر میں آخرد فن<br>اور شہنشاہ بہت نامدار | قبر میں جس وقت کرے گا مقام<br>اور نہ وہاں پوچھیں گے کتابے ل<br>یہ تو ہے دوزخ کا قیمہ و نان<br>موتا ہے محبوب سے وہ اپنے دوز<br>دیکھئے کھاتے تھے جو نعمت کے خوان<br>کھا گئے مرقد میں انھیں مور و ما<br>دیکھئے قارون جو تھا اہل زر<br>بے سرو ساماں ہوئے اور بے دیا |
|---|--|---|

کبر و ضلالت سے مداحا قضا اپنے کو تو صبح و سار رکھ بجا

### نثر

سبحان اللہ احمد مختار د و جہاں کے سردار سید الابرار کہ جن کی شان میں لولاک لما نازل ہے ایسے مقبول خدا شافع روز جزا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آپ ہی کے لئے پیدا کیا جھلائے دست و تاب غور کا مقام ہے کہ جو کوئی ایسا محبوب اور مقبول ہو اس کو دولت دنیا اور قیمہ ویرائے کی کیا کی سبحان اللہ ہمارے سید الابرار نے سوکھی نان جو کے سوا کچھ نہ کھایا اگر کھایا تو اللہ تعالیٰ کا ہزاروں طرح کا شکر ادا کیا یہ نہیں کہ محتاجوں پر جو ملعونہ زنی کی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی غریب محتاج یتیم کو دیکھا کہ نہیں جھڑکا ہمیشہ غریب محتاجوں کی توقیر کرتے تھے محبت رکھتے تھے اور فرماتے تھے بھائیو رسولؐ مختار سید الابرار الفقہ مخزی والفقر معنی راویان فیض اللسان یوں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے دلوں سے رحلت فرمائی اس رات کو میرے مکان میں تیل تک نہیں تھا کہ جو میں بتی جلاتی بلکہ لیتہر تک نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

بورسے پر وفات پائی سجان اللہ ایسے دونوں جہان کے سروا محبوب غفار اور چٹائی کا خوش  
 آنا اور تیل کا مکان میں نہ ہونا یہ بھی ایک حکمت پروردگار تھی چنانچہ پروردگار عالم نے فرمایا ہے کہ  
 میں جس کو اپنا دوست رکھتا ہوں اس کو دنیا میں ہمیشہ آفت و رنج و غم میں مبتلا رکھتا ہوں اور جس کو  
 آخرت کی نعمتوں سے محروم کیا جاتا ہوں اس کو دنیا کے مال و دولت سے خوش و خرم رکھتا ہوں ا  
 صاحب دنیا کی محتاجی کا غم نہ کھاؤ عقبیٰ میں سرخروئی کا سودا کرو پروردگار نے آخرت میں اپنے لئے انواع  
 انواع اقسام کی نعمتیں تیار کی ہیں اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرو تمہارے شکر و شکر بلاؤ برائی  
 پر جس میں مت بنو اللہ تعالیٰ کا شکر کرو یہ اپنا پھٹا پراٹا میلہ لباس ان کے بات و ریشم و اٹلس سے  
 افضل جانو پروردگار عالم یہ زیور و زمیں قیمت لباس پر کسی کو نہیں بخشا ہے اور یہ بھی نہیں چاہتا  
 ہے کہ تم نے کتنی دولت کائی بلکہ فقیروں محتاجوں سے محبت زیادہ تر رکھتا ہے کس لئے کہ الفقر فخری و فقر  
 منی خود و اخفرت آپ ارشاد فرماتے ہیں اس مالک بے نیاز کے نزدیک کیا فقیر و کیا تو انگر سب یکساں ہیں

وہ بارک علی محمد

قصیدہ

اللہ صل وسلم

کھا کھا کے جو شیر و شکر بھولے میں بید سرسبز  
 روغن ملائی برمیاں نازاں بنو اپنے بریاں  
 جو جو چیر کھٹ پیرد اسوتے تھے بس تکیہ لگا  
 دیکھو سکندر ذوالقرن لقمان سالار زمین  
 رستم مراحاتم ہوا شاہ فریدوں ہے کجا  
 لاکھوں ہزاروں انبیا لیے قبر میں ہیں بجا  
 حافظ نے یہ جو کچھ لکھا یہ بجا نہیں بلکہ بجا

ان سب کو یار و درقبر معلوم ہو گا خیر و شر  
 یک روز آخر از جہاں جانائے سب کو درقبر  
 ایک روز وہ بھی بے شبہ نہیں گئے تنہا خاک پر  
 پہنچا ہے حاجب الوطن ہم کو بھی کرنا ہے سفر  
 سب ہو گئے نہیں بے پیغام ہم بھی ہیں سب برابر  
 اس موت سے کوئی ولا پایا نہ راحت سرسبز  
 مانو نہ تم دل میں برا سمجھو اسے گر ہو قبر

قصیدہ

شب معراج ہوئی آپ کی جب تیاری  
 منتظر آپ کا ہے آج جناب باری  
 حسین یوسف دم عیسیٰ ید بھیا داری  
 آنچہ خوبیاں ہمہ دارند تو تنہا داری  
 حق نے فردوس کی بخشی ہے تمہیں مختاری  
 مرہ راگ مجھ سے سنو اور بھی آپ ایک باری

|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| انبیاء جتنے ہیں دی ان کی تمھیں سرداری   | حور غلمان نے یہ سنتے ہی دیا للکاری    |
| حسن یوسف دم عیسیٰؑ یدِ بیضا داری        | انچہ خواباں ہمہ دارند تو تنہا داری    |
| سُن کے جبریلؑ سے حضرت نے حقیقت ساری     | برے اُمت کا بیاں مجھ پہ تو کر اٹھاری  |
| میری اُمت کی نہایت سے مجھے غم خواری     | تب کیا عرض یہ جبریلؑ نے پس یکباری     |
| حسن یوسف دم عیسیٰؑ یدِ بیضا داری        | انچہ خواباں ہمہ دارند تو تنہا داری    |
| بوئے پھر روح الامیں حکم ہے یوں غفاری    | بخشیدی ہم نے جو ہے آپ کی اُمت ساری    |
| ابنی اُمت کی کرو آپ نہ کچھ غم خواری     | آپ کو ہم نے شفاعت کی ہے دی مختاری     |
| حسن یوسف دم عیسیٰؑ یدِ بیضا داری        | انچہ خواباں ہمہ دارند تو تنہا داری    |
| حق سے جب بخشش اُمت کی ملی سرداری        | کر کے رُفرف پہ چلے پھر بخوشی اسواری   |
| دیکھ رفتاری کی ہر ایک وہاں رفتاری       | حوریں کہنے لگیں سو جان سے ہو بلبھاری  |
| حسن یوسف دم عیسیٰؑ یدِ بیضا داری        | انچہ خواباں ہمہ دارند تو تنہا داری    |
| لاسکاں پہنچی ہے جا آپ کی جب اسواری      | کھل گئی خفیہ بھی پھر تو وہاں اسواری   |
| حق سے باتیں بھی لگے کرنے کو پیاری پیاری | حوریں خوش ہو کے یہ جنت سے بھی للکاری  |
| حسن یوسف دم عیسیٰؑ یدِ بیضا داری        | انچہ خواباں ہمہ دارند تو تنہا داری    |
| سیر افلاک کی کر آپ نے دم میں ساری       | آئے پھر اپنے مکان کو ہیں بصد ہشیاری   |
| دیکھ کر آپ کی یہ حرمت و یہ سرداری       | کہا حافظ نے بصد شوق یہ تب ایکباری     |
| حسن یوسف دم عیسیٰؑ یدِ بیضا داری        | انچہ خواباں ہمہ دارند تو تنہا داری    |
| پہلے صدیقؑ نے معراج سجا یا از دل        | بعد فاروقؑ اور عثمانؑ غنیؑ عاقل       |
| پھر علیؑ شیر خدا جو تھے خلیفہ کامل      | اور پھر جملہ صحابیوں نے خوشی ہوا ز دل |
| حسن یوسف دم عیسیٰؑ یدِ بیضا داری        | انچہ خواباں ہمہ دارند تو تنہا داری    |
| دو فوں عالم کا خدا نے تمھیں سردار کیا   | اور تمھیں ملک شفاعت کا ہے مختار کیا   |
| آپ ہی کے لئے سب کچھ ہے بیتا رکھا        | دیکھو لولاک لما شان میں اٹھا رکھا     |
| حسن یوسف دم عیسیٰؑ یدِ بیضا داری        | انچہ خواباں ہمہ دارند تو تنہا داری    |

|   |   |
|---|---|
| کیا ثنا کیجئے تحریر تمہاری شاہ<br>کہئے اب وصف بیاں کیجئے کیا  | جبکہ قرآن میں خود آپ کا واصل ہوا<br>واہ کیا نعت میں ہے شعر کسی کا اچھا  |
| حسن یوسف دم عیسیٰ دید بضا داری  | انچہ خواباں ہمہ دارند تو تنہا داری  |
| میں ہوں مداح یہی دیکھو ہنر ہے میرا<br>نام ہے محل میرا شہزادہ ہے میرا  | نعتیہ شعر ہر اک مثل قمر ہے میرا<br>اور حافظ جو مخلص ہے نشر ہے میرا  |
| حسن یوسف دم عیسیٰ دید بضا داری  | انچہ خواباں ہمہ دارند تو تنہا داری  |
| <b>منہج</b>   |   |
| یا بنی آپ کے رخ پر سے قمر کو واروں<br>آپ کے نقش قدم پر سے میں سر کو واروں<br>آپ کے مصحفی چہرے پہ بدر کو واروں | اور دندان مبارک پہ گہر کو واروں<br>سر پہ کیا ایک فقط جان و جگر کو واروں<br>زلف و عارض پہ ہر اک شام و سحر کو واروں |
| لب دندان پہ ہر اک محل و گہر کو واروں  |   |
| آپ کے نور مبارک سے ہوا جگ پر نور<br>آپ کی شان میں لولاک کہا آپ غفور<br>آپ پر ہیں گے فدا جن و بشر حور و قصور   | آپ کے فیض ہدایت سے جہاں ہے سرور<br>آپ ہی کے لئے کوئین تے یا یا ہے ظہور<br>مدح خواں آپ کے ہیں قیصر و دار انفقور    |
| یا بنی میں بھی یہ شعروں کے گہر کو واروں   |   |
| آپ کے نام مبارک کی بدولت از غم<br>کشتی نوح یہ طوفان میں ہوا لطف و کرم   | بچ گئے نوح نبی اور خلیل و آدم<br>گل خلیل نبوی پر ہوئی آتش اس دم   |
| یا بنی آپ کے نعلین پہ سر کو واروں   |   |
| نام سے رکے کیا کرتے تھے زندہ علیہ<br>مرحبا حق نے یہ تھا آپ کو ترسم بخشا<br>آپ کو ختم رسل فخر بشر حق نے کیا    | آپ تو تم سے کیا کرتے تھے مردہ جیتا<br>کون محبوب خدا اور ہوا پھر تم سا<br>اور خود آپ کا مداح ہے قرآن میں خدا       |
| یا بنی آپ پہ میں تمس قمر کو واروں   |   |
| سیر کی آپ نے جاعش محلے پہ تمام  | اور خالق سے کیا آپ نے یا شاہ کلام   |

ایسا کوئی ہے میرا اور نہ ہوے گا امام  
آپ پر لاکھوں درود اور نزاروں مہول سلام  
آپ سے حافظ کمتر کی یہ ہے عرض مدام  
حشر کے روز ہے آپ کے ہمراہ غلام

یا نبی آپ یہ میں جان و جگر کو واروں

## مسدس

|                                     |                                      |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| عیسائیو دیکھو تو ذرا دین محمد       | کیا حق نے بنایا ہے بڑا دین محمد      |
| رتبہ میں ہے عیسیٰ سے سوا دین محمد   | خواہاں تھے مسیحی بھی سدا دین محمد    |
| ہر دین سے برتر ہے بسا دین محمد      | اور سب سے افضل بخدا دین محمد         |
| عیسیٰ کو خدا پاک کا بیٹا نہ بناؤ    | بن باپ کے تھے وہ انھیں تہمت نہ لگاؤ  |
| شوہر کہاں کریم کو تھا عیسائی بناؤ   | بہتان ہے یہ تم نہ زباں پر کبھی لاؤ   |
| کیا خوب ہے لے صل علی دین محمد       | اور سب سے افضل بخدا دین محمد         |
| عیسائیو کیا رتبہ احمد کو ہو جانے    | احمد تھے کہاں اور کہاں بلوایا خدا نے |
| لولا کہ کہاں کس کے لئے کہئے خدا نے  | رتبہ یہہ ذرا سوچو اگر تم ہو سیانے    |
| ہے باعث کو نین و لا دین محمد        | اور سب سے افضل بخدا دین محمد         |
| سب نفی بکار نیگے قیامت میں چیمبر    | اور امتی فرمائیں گے دہاں شافع محشر   |
| کون امت عاصی کا بجز انکے ہے رہبر    | بخشایں گے ہر اک کو ہمارے ہی ہمیر     |
| کیا دیکھو وسیلہ ہے بڑا دین محمد     | اور سب سے افضل بخدا دین محمد         |
| بحیوت خدا کون کہا یا ہے جہاں میں    | صل کس کی شرافت کا ہے یوں کون رکھیں   |
| مشہور ہے یوں کون کہو ارض و سماں میں | اور کس کا سدا ذکر ہے رضوان و جنائیں  |
| موفور ہے ہر اک میں بسا دین محمد     | اور سب سے افضل بخدا دین محمد         |
| عیسائیو کلمہ سے مشرف ہو نبی کے      | یہودہ سخن یوں نہ بکوبے ادنی کے       |
| اقرار نبوت یہ کرو ختم نبی کے        | یہہ دور کرو زعم سمجھی دل سے خودی کے  |
| ایسا تو کوئی ہے نہ ہوا دین محمد     | اور سب سے افضل بخدا دین محمد         |
| تو یہ کرو عیسائیو اسلام یہ آؤ       | اور اپنے دیگانوں کو بھی ہمراہ لے آؤ  |



حافظ الاسلام

حافظ کا سخن مانو منی میں نہ اُراؤ  
اور ہے افضل بخدا دین محمدؐ

ہے زنگ جو لیس تم اُسے صاف بناؤ  
از بہر شفاعت ہے بخدا دین محمدؐ

### مدح رمضان المبارک

اب تو شب داری کہ فضل خدا اس آن ہے  
مومنو رخصت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

شب قدر بھی آگئی کیا رحمت سبحان ہے  
کوئی دم کا حضرت رمضان یہہ ہمان ہے

### بند ۲

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن  
مومنو رخصت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

ہر مہینے سے خدا نے اس کی برتری ہے شان  
اس مہینے میں ہی نازل یہ ہوا قرآن ہے

### بند ۳

مومنو لاریب و شک ہے ماہ یہ فیض عظیم  
مومنو رخصت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

مرتبہ ہر ماہ سے اس کا کیا حق نے عظیم  
اینا انزل کتابیں دیکھو مدحت رمضان ہے

### بند ۴

شب قاریں فضل سے تقسیم کرتا ہے خدا  
مومنو رخصت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

ایک برس تک اپنے بندوں کی جو ہے تقدیر کا  
واہ واکیا ہی یہ برکت کا مہ غفران ہے

### بند ۵

جس نے کی عزت مہ رمضان کی خوش بھگو کیا  
مومنو رخصت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

مومنو اس طرح سے فرماتے ہیں خیر الوداع  
جس نے رمضان سے کیا نفرت وہ بے ایمان ہے

### بند ۶

اور نہیں دل سے کیا سجادہ بسوئے کبریا  
مومنو رخصت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

جس نے لے یا رو نہیں رمضان کے روزے رکھا  
بایمقیں تم اس کا جانور ہنما شیطان ہے

### بند ۷

اور رکھو روزہ برابر اور بھی سحری کرو  
مومنو رخصت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

بندہ حق ہو اگر تو بندگی حق کی کرو  
جس طرح سے اپنے آقا نے کیا فرمان ہے



## بندہ

اور رحمت کے طبق کرتے ملائیک ہیں نثار  
مومنو زخمت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

ہوتی ہے صایم پہ نازل رحمت پروردگار  
روزہ داروں کی خدا کے پاس کسی شان ہے

## بندہ

اور پھر کفر و ضلالت سے نہیں دل کو مٹا  
مومنو زخمت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

حکم اللہ اور نبی سے جو کوئی سر کو پھرا  
ہم سمجھتے ہیں اُسے فرعون ہے اور ہامان ہے

## بندہ

دوستو حافظ یہ مت بہر خدا تم ہو وفا  
مومنو زخمت ہوئے دیکھو چلا رمضان ہے

جس طرح فرمان رب تھا ویسا ہی میں نے لکھا  
گر خطا ہو غفور کیجئے تو بڑا احسان ہے

## الوداع رمضان تشریف

ہم سمجھتے ہیں دو عالم کا مزا ملتا ہے  
بارہا فضل خدا کے دوسرا ملتا ہے

ہم سے جب حضرت رمضان ہدا ملتا ہے  
جبکہ رمضان بلا رتبہ علا ملتا ہے

گویا رمضان کے ملنے سے خدا ملتا ہے

کیا ہی رمضان میں مزہ صل علی ملتا ہے

تیرے جانے سے سدا آتی ہے حسرت دل پر  
روز و شب تیری ہی رہتی تھی محبت دل پر

تیرے رہنے سے سدا رہتی تھی فرحت دل پر  
تیری فرقت میں گزرتی ہے مصیبت دل پر

گویا رمضان کے ملنے سے خدا ملتا ہے

کیا ہی رمضان میں مزہ صل علی ملتا ہے

بارہا شوق سے کہتے تھے یہ ہر دم ہر آن  
سرچکے ہیں ابھی حافظ قرآن ہر آن

تیرے آنے سے سدا رہتے تھے صائم فحراں  
غم فرقت میں تیرے قاری ہیں سارے گریاں

گویا رمضان کے ملنے سے خدا ملتا ہے

کیا ہی رمضان میں مزہ صل علی ملتا ہے

کس طرح چین ہمیں آوے گا غم کے مائے  
اور صایم بھی کریں گے ہمیں اُسے نعرے

ہم کو تو چھوڑ کے جاتا ہے جو رمضان پیارا  
روز و شب ٹپکنے سر حافظ قرآن سارے

گویا رمضان کے ملنے سے خدا ملتا ہے

کیا ہی رمضان میں مزہ صل علی ملتا ہے

بلکہ مجھ کو کس تھے مردود ولین اور شریر

تیرے باعث سے شیاطین تھے پابند و اسیر

|  |                                       |
|--|---------------------------------------|
| تو جب ماہ برکت کا ہے اے شہر شہید       | غم میں تیرے ہی کہتے ہیں صغیر اور کبیر |
| کیا ہی رمضان میں مزہ صل علی ملتا ہے    | گو یا رمضان کے ملنے سے خدا ملتا ہے    |
| سال بھر غم میں تر پتے ہی رہیں گے اب ہم | یا وہی میں تیرے ربوں کے ہمنام سب ہم   |
| وقت افطار و سحر یاد کریں گے جب ہم      | درو و غم میں تیرے باموش رہیں گے کب ہم |
| کیا ہی رمضان میں مزہ صل علی ملتا ہے    | گو یا رمضان کے ملنے سے خدا ملتا ہے    |
| تیرے جانے سے چلا صبر و قناعت کیسر      | تیرے جانے سے جلی رحمت و برکت اٹھ کر   |
| تیری فرقت میں سدا رہتا ہے حافظ مضطر    | یا رہا غم میں بھی کہتا ہے بس رو رو کر |
| کیا ہی رمضان میں مزہ صل علی ملتا ہے    | گو یا رمضان کے ملنے سے خدا ملتا ہے    |

## مس

|                                     |                                      |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| دنیا میں نہ دنیا کی کوئی بات رہے گی | یہ دن نہ رہے گا اور نہ یہ رات رہے گی |
| سرمائے یہ گر مانہ یہ برسات رہے گی   | یہ وعظ و نصیحت نہ حکایات رہے گی      |
| باقی یہ کوئی جنس نہ سوغات رہیگی     | آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہیگی         |
| تایخ نہ غرہ نہ توسال اور ہدیت       | ہفتہ نہ یہ شنبہ نہ روشنہ نہ سہ شنبہ  |
| یہ بدھ ہے نہ شعبان نہ یہ رمضان محلی | عیدین و محرم نہ یہ خوشنودی و وردا    |
| اور جمعہ رہے گا نہ جمعرات رہیگی     | آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہیگی         |
| یہ شیخ نہ سید نہ مغل صاحب اجلال     | اور حافظ و قاری نہ معلم نہ وہ اقوال  |
| کاہن نہ منجم نہ تو حیفار نہ رمال    | عابد نہ مشائخ نہ مکار نہ بد چال      |
| تعظیم کسی میں نہ مدارات رہے گی      | آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہیگی         |
| حاکم بھی اگر ہے تو وہ اک روز مرے گا | ظالم بھی اگر ہے تو وہ اک روز مرے گا  |
| عالم بھی اگر ہے تو وہ اک روز مرے گا | حاکم بھی اگر ہے تو وہ اک روز مرے گا  |
| دنیا میں غرض باقی نہ کچھ بات رہیگی  | آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہیگی         |
| اس خاک میں ہے خاک موشاہ سکندر       | جشنید رہا اور نہ رستم سا دلاور       |
| عاجز ہوا لقمان بہت حکمتیں کر کر     | غارت ہوا فرعون بدریا مع لشکر         |

|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| باقی نہ کوئی دیو بلیات رہے گی           | آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہیگی          |
| کیوں روتا ہے جاگیر پہ لے صاحب جاگیر     | جاگیر کو کیا کیسے کرے گا تو اب لے میر |
| عقبیٰ کی ذرا فکر کر اب چھوڑے تو قیر     | فردوس میں جانے کی یہاں کر کوئی تدبیر  |
| جاگیر لے گی نہ عمارات رہے گی            | آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہے گی         |
| حافظ کو جو کچھ کہنا تھا بس کہہ دیا یارو | لے دوستو عقبیٰ کو تم اب اپنی سداہارو  |
| جس طرح سے موتی شہر عقبیٰ کو سداہارو     | یہ عمر دو روزہ ہے غفلت میں گزارو      |
| دنیا میں ہی ہے نہ کوئی بات رہیگی        | آخر فقط اللہ کی ہی ذات رہے گی         |

## مسئل

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| ارے دل تجھے بول کتنا جتنا       | ہو مال و دولت یہ کیوں تو دوانا  |
| یہ کس کام کا تیرے مال و خزانہ   | تجھے تو بے آخر کو جنگل بانا     |
| کبھی بھول مت اپنا وہ گھر پڑنا   | دلا تجھ کو کتنا کہاں تک سکھانا  |
| جو دنیا میں آیا وہ اک دن مرے گا | لے گا وہ آخر یہاں جو کرے گا     |
| خدا سے جو اپنے ہمیشہ ڈرے گا     | وہ جنت کی نعمت سے دامن بھرے گا  |
| تجھے حکم رب میگا لازم بجانا     | دلا تجھ کو کتنا کہاں تک سکھانا  |
| یہ کس کام کے تیرے گھر کے قبائے  | یہ مفتوں کے جاوے گا کر کے حوائے |
| نہیں کام آویں گے شمال و دوشائے  | اے بھائی جان کچھ تو نسکی کماے   |
| تجھے روبرو میگا مولا کے جانا    | دلا تجھ کو کتنا کہاں تک سکھانا  |
| نہ کام آویں اس روز خویش و برادر | نہ کام آویں اس روز مانیپ و خیر  |
| کہیں گے سبھی نفسی نفسی وہاں پر  | گرم جبکہ ہووے گا بازار محشر     |
| عجب ہو گا اس روز کا کارخانہ     | دلا تجھ کو کتنا کہاں تک سکھانا  |
| جہاں کی محبت کو دل سے بھلاوے    | عبادت میں مولا کی سر کو جھکاوے  |
| غریبوں کو شہ کھانا کھلاوے       | یتیم اور غربا کو تو مت ایذا دے  |
| کبھی دل کسی کا نہ ہرگز دکھانا   | دلا تجھ کو کتنا کہاں تک سکھانا  |

|   |   |
|---|---|
| بدن ہے یہ مٹی کا تیرا برابر<br>یہ مٹی میں مٹی ہی ہوگی برابر | نہ اس کو کھلا دودھ گھی اور شکر<br>اے فکر عقبی کی اے دل ذرا کر |
| تجھے قبر میں ہیگا ایک روز جانا                              | دلا تجھ کو کتنا کہاں تک سکھانا                                |
| سراشب کو رہ کے بیدار حافظ<br>گنہ کی طرف جانہ زہنا حافظ      | عبادت میں رہ دل سے سرشار حافظ<br>خبردار حافظ خبردار حافظ      |
| ختم اس پہ اب ہے ہمارا جتنا                                  | دلا تجھ کو کتنا کہاں تک سکھانا                                |

## مسلسلہ

|   |   |
|---|---|
| لکھتے کیا بیٹھے ہو دستِ سیٹھ جی<br>چھوڑ دو دنیا کا یہ گھر سیٹھ جی | سب رکھو اب بند کر کر سیٹھ جی<br>اب رہو مرقے میں جل کر سیٹھ جی |
| تو تے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی                                     | آکھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی                                    |
| لوگوں کو اکثر ٹھگایا آپ نے<br>حق کو ناحق کر جھٹایا آپ نے          | بیاج کھا کھا کر ڈبایا آپ نے<br>کل غریبوں کو ستایا آپ نے       |
| تو تے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی                                     | آکھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی                                    |
| اب یہ سیم وزر ہیں رہجائے گا<br>غیر ہی مال آپ کا سب کھائیگا        | ایک جتہ ساتھ اب نا آئے گا<br>کام زر پہنچ نہ بائکل آئے گا      |
| تو تے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی                                     | آکھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی                                    |
| تقل و کنجی کی پسند اب چھوڑو اس<br>اب نہ دیکھو آپ اپنے اس یاس      | دید و کنجی اپنے فرزندوں کے یاس<br>زندگی باقی نہیں اب ایک سانس |
| تو تے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی                                     | آکھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی                                    |
| بھول جاؤ اپنا اب مکہ و ہنر<br>ہوئے گا احوال اس دم کل خبر          | اب چھکو چل کر مزہ سوئے قبر<br>آپ نے جو کچھ کیا ہے فیروشر      |
| تو تے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی                                     | آکھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی                                    |
| خوب پہنچے آپ نے شال و دوشال                                       | ریشی زرتار نو طریزی رومال                                     |

|                                     |  |
|-------------------------------------|--|
| اب چلو پہن کر کن بے قیل و تال       | چھوڑ دو اب اپنا سب مال و مال           |
| تو تے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی       | آکھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی             |
| خوب سوئے ہو چھپر کھٹ پر دم          | لاٹن جھومر لگا کر صبح و شام            |
| اب اندھیری گور میں کیجئے مقام       | خاک ہی بستر تمھارا ہے دوام             |
| تو تے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی       | آکھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی             |
| خوب کھائے روغن و شکر جناب           | نان باقراور بھی بھونے کباب             |
| قبر میں اب کیسا ہو وقت جواب         | یاد ہے یا کہ نہ اس دن کی کتاب          |
| تو تے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی       | آکھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی             |
| سیٹھ جی سا مونہ حافظ پر غرور        | سیٹھ جی دولت کا رکھتے تھے سرور         |
| اور سمجھتے تھے خدا اپنے سے دُور     | اب مزہ چمکیں گے وہ بیشک ضرور           |
| تو تے بیٹھے ہو کیا زر سیٹھ جی       | آکھڑی ہے موت سر پر سیٹھ جی             |
| <b>مسلسلہ</b>                       |  |
| دنیا میں جو دل چاہے تیرا کرے کر لے  | چاہے تو بدی مول لے یا نیکی کما لے      |
| آویں گے ملک قبر میں جب پوچھنے والے  | تب کہہ تو تجھے کون وہاں آکے سنبھالے    |
| سب مال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے  | اور لا کے تجھے کر گئے خشک کے حوالے     |
| آویگی نہ اقبہ سے اب وہ تیرے بھائی   | ماں باپ کہاں اور کہاں عم و تائی        |
| عورت و بہن کوئی تیرے کام نہ آئی     | بچے بھی غمے جھاگ تیری دیکھ تباہی       |
| سب مال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے  | اور لا کے تجھے کر گئے خشک کے حوالے     |
| اب کس نے تیرا چھین لیا زر کا دوشالا | اب کس نے تیرا چھین لیا منہ کا نوالا    |
| اب کس نے تیرا چھین لیا گھر کا قبلا  | اب کس نے تیرا چھین لیا سونیکا مالا     |
| سب مال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے  | اور لا کے تجھے کر گئے خشک کے حوالے     |
| وہ شادی و شری گئی آج کہاں یار       | اب کیوں ہے پڑا خاک میں کھول اپنی زبانا |
| چھوڑ آیا ہے وہ فرش مطلق ہے کہاں یار | وہ عورت و حکمت وہ حکومت ہے کہاں یار    |

|  |  |
|--|--|
| سب ال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے      | اور لاکے تجھے کر گئے جنگل کے حوالے     |
| اب کیوں نہیں پیتا ہے شراب اٹھ کے شرابی | اب ہے وہ کہاں بھونے کبابوں کی رکابی    |
| فرمان یہ جو دوڑ کے آتے تھے شتابی       | اب ہیں وہ کہاں کیوں بے پڑا تو بترابی   |
| سب ال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے      | اور لاکے تجھے کر گئے جنگل کے حوالے     |
| وہ تیری حکومت وہ عالت ہے کہاں آج       | وہ فخر تیرا اور وہ جہالت ہے کہاں آج    |
| وہ کبر و حد بغض و ضلالت ہے کہاں آج     | وہ دولت و حشمت وہ لیاقت ہے کہاں آج     |
| سب ال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے      | اور لاکے تجھے کر گئے جنگل کے حوالے     |
| اب کیوں نہیں پیتا ہے تیمیوں کو ازیت    | اب کیوں نہیں ہر ایک کی کرتا ہے مذیت    |
| کیوں چھوڑ دی دنیا کی محبت و رفاقت      | کیوں ساتھ تیرے آئی نہ یہاں دولت و حشمت |
| سب ال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے      | اور لاکے تجھے کر گئے جنگل کے حوالے     |
| اب کون مددگار تیرا ہو گا یہاں پر       | اب کون چھڑاویگا تجھے ایسے مکاں پر      |
| اب کون کرے رحم تیری آہ و فغاں پر       | اب کون بھر دے ہر بان ہو یہاں پر        |
| سب ال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے      | اور لاکے تجھے کر گئے جنگل کے حوالے     |
| افسوس نہ کچھ تو نے کوئی سیکھی کمایا    | سب عمر یہی نہی حرص ہوا میں ہی گنویا    |
| اب بخشے نہ بخشے وہ ہے سخت رکھایا       | وہاں کام نہ آویگا کوئی اپنا پرایا      |
| سب ال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے      | اور لاکے تجھے کر گئے جنگل کے حوالے     |
| نیکی کی ہر اک شخص کو توفیق ہے یارب     | حافظ کی یہی تجھ سے ہے بس عرض سدا ب     |
| محشر میں رہیں زیر لوئے بنوئی سب        | جراست احمد میں اُنھیں جلد سے یارب      |
| سب ال تیرا چھین تجھے گھر سے نکالے      | اور لاکے تجھے کر گئے جنگل کے حوالے     |
| مسدس                                   |  |
| سچ کہہ تجھے مانا پتے کس ناز سے پالے    | دکھ درویش کس طرح سے ہیں تجھ کو پہنچائے |
| اب تم بھی بڑے ہو گے ذرا ہوش نکالے      | فرماویں جو وہ اُن کا حکم جلد بجائے     |
| مست و کجیہ کے مغرور ہو یہ تر کے دوشالے | مفتوں کے چاہا جاویگا تو کر کے حوالے    |

|   |   |
|---|---|
| تیرے لئے ماننا پنے کیا رنج اٹھایا<br>پہلو میں بٹھایا کبھی جھولے میں بٹھلایا     | گودی سے زیں پر نہ کوئی دم ہے صلیا<br>جو مانگا وہی چیز تجھے لاکے کھلایا    |
| مت دیکھکے مغرور ہو یہ زر کے دوشالے  | مفتوں کے چلا جاویگا تو کر کے حوالے  |
| مقدور کے موجب تجھے کپڑے بھی بنائے<br>ہر حال میں مسرور رکھے اور نہ رُلانے        | زرتار کے محفل کے قبا تجھ کو سلائے<br>اللہ سے ہر وقت خوشی تیری منائے       |
| مت دیکھکے مغرور ہو یہ زر کے دوشالے  | مفتوں کے چلا جاویگا تو کر کے حوالے  |
| افضل الہی سے جو ان تو ہوا اچھا<br>ہو جا تو ہر اک کار میں ہر حال میں بچا         | بویگا کبھی کوئی نہ اب تیرے کو بچا<br>کیونکہ تو ہر شیا رہا اب نہیں بچتا    |
| مت دیکھکے مغرور ہو یہ زر کے دوشالے  | مفتوں کے چلا جاویگا تو کر کے حوالے  |
| ماننا پنے پکاریں تو بجز جی کے نہ کہہ تو<br>راضی انہیں رکھ بات میری مان لے یہ تو | کچھ تلخ کہیں بات تو خاموش ہی رہ تو<br>ان کے لئے تکلیف سدا جان یہ سہہ تو   |
| مت دیکھکے مغرور ہو یہ زر کے دوشالے  | مفتوں کے چلا جاویگا تو کر کے حوالے  |
| ماننا پنے آداب کا قرآن میں بیاں ہے<br>قاصر میری توصیف میں اب نو کہ بیاں ہے      | اُن میں لکھا دیکھ لو بس صاف عیاں ہے<br>معلوم ہوا رتبہ ماں باپ کلاں ہے     |
| مت دیکھکے مغرور ہو یہ زر کے دوشالے  | مفتوں کے چلا جاویگا تو کر کے حوالے  |
| غفلت نہ کبھی طاعت حق میں تو کیا کر<br>اس شغل میں مشغول دل و جانے رہا کر         | بس حمد و ثنا صبح و سدا دل سے بڑھا کر<br>اور شوق سے یا راں یہ میر کی شن کر |
| مت دیکھکے مغرور ہو یہ زر کے دوشالے  | مفتوں کے چلا جاویگا تو کر کے حوالے  |
| ایک روز سفر کر تجھے دنیا سے ہے جانا<br>دنیا یہ دور وہ ہے نہ ول اس سے لگانا      | اور خالق کو نین کو صورت ہے دکھانا<br>لازم ہے کہ کچھ تو شہِ عقی بھی لگانا  |
| مت دیکھکے مغرور ہو یہ زر کے دوشالے  | مفتوں کے چلا جاویگا تو کر کے حوالے  |
| آویگی تیرے ساتھ نہ یہ حشمت و دولت<br>مدفون کریں جلد سے جا تجھ کو یہ تربت        | بلکہ نہ یگانے بھی کر نیگے تیری الفت<br>پھر کو فی خبرے گانہ رکھے گامروت    |



|  |                                       |
|--|---------------------------------------|
| مست دیکھ کے مغرور ہو تو زر کے ڈٹالے                            | مفتوں کے چلا جائیگا تو کر کے حوالے    |
| حافظ جو کہا تو نے بجا ہے یہ بجا ہے                             | کچھ اسیں سر مو بھی نہیں کہنے کی جا ہے |
| اندھے کیا خوب مسکس یہ بنا ہے                                   | یہ جس نے سنا سن کے بہت شاد ہو جا ہے   |
| مست دیکھ کے مغرور ہو تو زر کے ڈٹالے                            | مفتوں کے چلا جائیگا تو کر کے حوالے    |
| قصیدہ بیچ تعریف کافی مسجد کے جو کہ کلیانی و بھیڑی میں مہمور ہے |                                       |
| شہر کلیانی جو ہے یار و نشر                                     | کافی مسجد ہے وہاں اک خوبر             |
| جال سازی کا رہے ہر سمت پر                                      | ہے ہر اک محراب پر نقش و نگار          |
| گر بچیم غور دیکھو خوب یار                                      | نقش ہو جاتا ہے اس کا کاجر             |
| شگ تو کیا اب گیند ہے تمام                                      | خوش وضع خوش طرز خوشتر تمام            |
| سہوے دو تم بھی خوش عنوان ہیں                                   | سب نواد نقش ہیں شایان ہیں             |
| مر جا کیا خوب بخت ہے ہمز                                       | ہر کمانیں کم نہیں از کہکشاں           |
| خانہ رب ہو تو ایسا ہی ہواں                                     | مدح خواں جس کے ہوں سب چن بخت          |
| و مصلیٰ ہمیں ہے پیش  | زود و زو اب کرو نا پنج خوش            |
| صنعتی ہو کار تو اس طور ہو                                      | صانعوں کو ہو تو ایسا غور ہو           |
| اس نے کرنا ہے بہتر مختصر                                       | دیکھو ہو کیسی فضا کی ہے وہ جا         |
| کیا مصفا آب ہے صدمر جا   | ہیگی جس میں لذت شیر و شکر             |
| آبیاری آگئی اس آب سے   | ہے وسیع و طول بحیرہ قدر               |
| اسیں بھی ہے خوب ہی کارگری                                      | اس کے ہیں نواب بانی لے افی            |
| مقبور نواب خان از اسم ہاں                                      | شہر آفاق میں ہیں بیگیاں               |
| نام سارابی ہے بس اس کا نشر                                     | آدھلی جنتی لے مھرباں                  |
| یعنی گیارہ سو پندرہ اوپر آٹھ جان                               | ہے سہ سہ بھری مقرر ہے خبر             |
| مشہر ہیں گے غلامان سے  | صاحب کاشف ہیں اور روشن جلی            |
| یعنی ایک دن لے عزیز و دیکھے                                    | چند شیر آئے زیارت کے لئے              |



طوف کرنے کو لگے اس جاگیر  
پر گیا خرد و کلان میں زلزلہ  
یہ خبر سن آئے اس جانیک فال  
حافظ کمتر بھی آیا از نگر

کہتے ہیں سب رنگ اُن سے خوف کھا  
حال اپنے سے ہوئے سب بیخبر  
عنبر و بھول و عطریں زو و حال  
لے ولی نامی تمھارے در او یہ

بے تحاشا وہاں سے بھاگے جاں بچا  
الغرض اک پیر کا خوشخصال  
کر دیا اُن کو روانہ زود تر  
اس کو بھی کچھ رمز سے کر دو خبر

تا ہے پُر فیض قبلہ سرسبز

### قصیدہ در مبارکیا دی شادی

بنیابی لے جی کے پیارویہ دونوں تلوں مبارک  
کرو خوشی آن تلوں جتنے یہ دن دکھایا دنیا یا  
بنے کو فخر لباس لاؤ بننا و خوشبو عطر لگاؤ  
بنے کی مادر بننے کے والد بننے کے بھائی بنے کی بہناں

یہ وقت یہ دن یہ سال یہ دنیا کے یہ تلوں مبارک  
یہ رخت حق یہ لطف مرلا یہ تلوں کی فضا مبارک  
یہ کہ خدا ہے خدا ہے اسکو ملا ہے رتبہ بڑ مبارک  
بنی کا آنا قدم کار کھنایہ تم سبھوں کو مبارک

خاکے فضل و کرم سے اک لڑیں یہ تلوں زندہ شاد و دنوں  
ہر ہی ہے حافظ کی دل سے ہر دم دعا بسو خدا مبارک

### قصیدہ در ملال انتقال و الدرد موم

بابا گئے اب کر سفر بابا ملیں گے اب کہاں  
بابا ہمیں اب چھوڑ کر دل ہم سبھوں سے توڑ کر  
بابا ہمیں کر اب کفن چھوڑ ہمکو در رنج و محن  
بابا سے گھر معبود تھا دل شاد اور مسرور تھا

بابا تھے جب سر پر یہ چہ تھے سب اسدم مجھے  
بابا کی جیب انھیں تھی الفت بھی ہر اک سے اٹھی  
بابا ہوئے جب سے جد راحت نہیں تب سے ذرا  
بابا میرے ہوتے اگر لیتے سدا میری خبر

بابا ہے ہٹ کرتے جو ہم بیٹے وہی بے لجن و غم  
بابا کہو کتنا تمھیں رور و پکارا ہم کریں  
بابا ہوئے تو زمر کا خوش کوئے سب راہاں

ہے ہے ہوئے ہم بے پدر بابا ملیں گے اب کہاں  
ہے ہے چلے منہ موڑ کر بابا ملیں گے اب کہاں  
یہونچے ہیں حاجب الوطن بابا ملیں گے اب کہاں  
دشمن ہر اک مجبور رخت بابا ملیں گے اب کہاں

پوچھے نہ اب کوئی اُن کے بابا ملیں گے اب کہاں  
پوچھے چچا تایا نہ کوئی بابا ملیں گے اب کہاں  
ڈھونڈھوں کہاں بابا کو جا بابا ملیں گے اب کہاں  
کیا ہو گئے اب بے فکر بابا ملیں گے اب کہاں

اب ہٹ کریں یوں کس یہ ہم بابا ملیں گے اب کہاں  
غم میں نہیں راحت ہمیں بابا ملیں گے اب کہاں  
ورنہ رہے غم ہر زمان بابا ملیں گے اب کہاں

یا باہاری سرسبزیتے خبر شام و سحر  
 یا باہیں کئی نعمتیں لاکر کھلاتے ہر زمان  
 یا باہیں ہر عیب پر سلوا کے کپڑے خوب تر  
 یا باہیں غم نے دوائے غم بس کر دیا ہے پُرالم  
 یا باہیں کرم کی کر نظر آؤ ہمدردی و خبر  
 یا باہیں غم میں سرسبز بھڑنا پڑا اب در بدر  
 یا باہیں سر کا چہرہ بکس یتیم اب چھو کر  
 یا باہیں غم کتنا کریں یہ درد و غم کس سے کہیں

اب کون یوں گا خبر باہیں گے اب کہاں  
 اب کون ہو گا ہر باں باہیں گے اب کہاں  
 پہناتے تھے بس المحضر باہیں گے اب کہاں  
 کیوں کر ملیں باہیں ہم باہیں گے اب کہاں  
 اب ہونہیں سکتا صبر باہیں گے اب کہاں  
 یا باہیں اب ڈھونڈوں کہہ رہا باہیں گے اب کہاں  
 ہے کیا آخر سفر باہیں گے اب کہاں  
 بتلائے حافظ ہمیں باہیں گے اب کہاں

### قصیدہ در ملال انتقال برادر مرحوم

جہاں کسی کا کوئی کس سے بھائی جان نہ ہو  
 کسی کو موت نے چھوڑا نہ چھوڑے گی لیکن  
 اہلی یا وے وہ کس طرح دل سے بھولا اب  
 اہلی بہر نیت اور رے حسن و حسین  
 رُوف ہے تو ترانا نام ہے رحیم و کریم  
 حبیب پاک کے صدقہ سے اپنے یا اللہ  
 یہ غم وہ غم ہے کہ اس کا نہ ہو بیاں تحریر  
 الم میں اس کے اذیت جو کچھ گذرتی ہے  
 الہی تجھ سے یہ حاقط کی عرض ہے ہر دم

اگر مرے تو اہلی وہ نوجوان نہ ہو  
 الہی ایسا پر ارمان شادمان نہ ہو  
 یہ داغ وہ ہے کہ تارنگ بے نشان نہ ہو  
 عذاب نار سقر اس پہ کوئی آن نہ ہو  
 الہی بخشے تا اس کو کچھ زیان نہ ہو  
 اسے بہ قبر کوئی رنج کا نشان نہ ہو  
 اگر لکھوں تو بڑا کیونکہ داستان نہ ہو  
 لکھوں بھی کہ تو رقم مجھ سے وہ بیان نہ ہو  
 عروے دین کو کونین میں امان نہ ہو

### قصیدہ در ملال انتقال فرزند مصنف

کیا کہے جو کچھ دل پہ گذرتی ہے اذیت  
 کس طرح جدا دل سے ہو فرما بیٹے پارو  
 وہ ماہ میرا زیر زمین ہو گیا اینہاں  
 بیچین ہمیں دئے الم کر گیا پیارے

اللہ نہ فرزند کی دکھلائے مصیبت  
 یاد آتی ہے ہر وقت مجھے اس کی محبت  
 اب ہم کو دکھیگی وہ کہاں چاندی صورت  
 آدگی غم بھر میں کیوں کر ہیں راحت

کس طرح مٹے درد ترا دل سے ہمارے  
معمور تھا گھر ہر کوئی مسرور تھا تجھ سے  
ہم اپنا سمجھتے تھے تجھے مونس و غمخوار  
جب یاد تری ہوتی ہے بھر آتا ہے سینہ  
سننے تھے تیرے منہ سے مدائیں سخن ہم  
اے نورِ نظر آ کر مجھ سے ذرا بات  
ہر وقت کہا کرتے تھے گھبراؤ نہ بابا  
تم جاتے ہی سہل سے گیا چہیں اور آرام  
کیا بولوں کہا کچھ نہیں جاتا مرے پیارے  
کیا روکے کروں ہوتا ہے کیا روئیے میرے  
اب صبرِ بجز کوئی نہیں اور ہے چارہ

بے چین ہیں کر گیا توڑ ہم سے محبت  
اے وائے میری آج بھی لٹ گئی دولت  
پر چھوڑ گیا آج بھی تو نے رفاقت  
تھمتا ہی نہیں دل میں ترا جوشِ محبت  
اب کون سا دے گا ہمیں باتیں بہ الفت  
یاد آتی ہے ہر وقت تمھاری مجھے قربت  
اب کون مجھے دیوے گا اس طرح سے بہت  
سب لٹ گئی جو کچھ تھی مری آہِ ریاست  
تھا ایسا ہی لکھا میرے مولے نے بہ قیمت  
اللہ جو چہتا ہے وہ کرتا بہ عنایت  
حافظ کرو اس بکیس و مرحوم پر رحمت

### تاریخ نامی تصنیف دیوان حافظ الاسلام مصنف وغیرہ

قطعہ تاریخ از جناب سید فقیر محمد صاحب فدا جی اول سید غلام حسین صاحب بخاری

|                            |                             |                        |
|----------------------------|-----------------------------|------------------------|
| چول زکائن طبع لعلِ اصفا    | شکر کتابِ نعت احمد حبیبہ گر | عاشقانِ راحت محبوب رب  |
| میرِ نازِ شوق چو اوراقِ زر | سہ بر آوردم بہ آدابِ فدا    | از شنائی سرور والا کرب |

تاریخ دیوانِ نذرِ مصنف

|                                    |                                  |
|------------------------------------|----------------------------------|
| طاقت نہیں میری جو لکھوں نعتِ پیر   | یہ دوستو یہ عشقِ محمد کا سبب ہے  |
| عشاقِ تو اسے شوق سے لو اور پڑھو تم | نسخہ کا میکہ حافظ الاسلام لقب ہے |

یوسف

|                            |                           |                            |
|----------------------------|---------------------------|----------------------------|
| بندہ مصطفیٰ اموں میں یارو  | وصف لکھنا مجھے ضرور ہوا   | میرے دیوانِ نعت یہ کاہرہ   |
| شہرہ ملکوں میں دور دور ہوا | شکر ربِ مجکو بھی کیا واضف | ہر باں مجھ پہ کیا غفور ہوا |

ایضاً

شعر حافظ نے کئے جو نعت میں اوستام میں  
نسخہ بارہ سو ننانوے میں پورا ہو گیا  
رہتا ان سب کو بہر مصطفیٰ اگر تو قبول  
اس سبب تاریخ میں اسکی لکھا باغ رسولؐ

تاریخ تصنیف از جناب شیخ عبدالقادر صاحب و فائز ابن شیخ محی الدین صاحب مرحوم

کتاب عجائب عجائب کلام  
بہ نعت محمد علیہ السلام  
چوتھ طبع از فضل پروردگار  
شدہ فکر تاریخ آں بے شمار  
بگفتا و فائز امرویش ابد  
منش تحفہ مولود خوانان بود

تاریخ و فاضل حاجی الحسن اشرفین جناب قاضی ابراہیم صاحب تاجرتبہ بکلی از مصنف

نہ کیوں پر غم مول ہر آن اپنا  
وہ تھے خوش خلق اور نوجو ایسے  
لکھوں کیا انکی خیل کا بیانیں  
مرد و دولت عمر یار بکلی افزا  
ہر اک کی عمر صد صل ہوا  
نہایت اہل لہم و باذل  
صد شافی و کافی ہمیشہ  
سدا رہتے تھے دراز کار مونی  
الہی خلد میں ان کی جگہ ہو  
تھے بارہ سو پندرہ بیانیں  
کہا دل نے کوئی تاریخ لکھے  
نہ کیوں پر غم مول ہر آن اپنا  
وہ تھے خوش خلق اور نوجو ایسے  
لکھوں کیا انکی خیل کا بیانیں  
مرد و دولت عمر یار بکلی افزا  
ہر اک کی عمر صد صل ہوا  
نہایت اہل لہم و باذل  
صد شافی و کافی ہمیشہ  
سدا رہتے تھے دراز کار مونی  
الہی خلد میں ان کی جگہ ہو  
تھے بارہ سو پندرہ بیانیں  
کہا دل نے کوئی تاریخ لکھے  
نہ کیوں پر غم مول ہر آن اپنا  
وہ تھے خوش خلق اور نوجو ایسے  
لکھوں کیا انکی خیل کا بیانیں  
مرد و دولت عمر یار بکلی افزا  
ہر اک کی عمر صد صل ہوا  
نہایت اہل لہم و باذل  
صد شافی و کافی ہمیشہ  
سدا رہتے تھے دراز کار مونی  
الہی خلد میں ان کی جگہ ہو  
تھے بارہ سو پندرہ بیانیں  
کہا دل نے کوئی تاریخ لکھے

تاریخ طبع از کتاب کن الدین بن شیخ احمد صاحب دھند واری مرحوم تمنا

بفضل خدا کے کریم و رحیم  
رقم نعتیہ میں قصاید تمام  
انھوں نے زور خط و قلم تمام  
طفیل نبی قسیم و جسم  
ز تصنیف حافظ لعل نیکام  
کیا طبع از بہر فیض عوام  
ہر بیان من قاضی عبدالکریم  
تک نے از رونق لاجب سیل  
کہ رشک چین جس کا ہر صفحہ  
وگر رحمۃ اللہ طبع سلیم  
کہا مدح پیغمبر سے بے مثال

## ضمیمہ نعت شریف

دکھلاؤ واپس جلدہ کہ یا میں قرار ہم  
اس غم کے لاکھ بارہوں آقا تشار ہم  
ہیں کثرت گنہ سے بہت شرمسار ہم  
اڑ جاں شوق دید میں بن کر غبار ہم  
اُس گل کی جستجو میں ہیں لیل و نہار ہم  
محشر میں جب پیس گئے میں خوشگوار ہم  
قربان ہوں گردِ روضہ کے پروانہ وار ہم  
بیرنگ دیکھتے ہیں جہاں کی بہار ہم  
بدلیں نہ بادشاہی سے بھی زیہار ہم  
سردار اپنا رکھتے ہیں وہ ذی وقار ہم  
وہاں سے لپٹے ہووینگے روز شمار ہم

مولا تمھارے ہجر میں ہیں بیقرار ہم  
ہم عاصیوں کے غم کے سوا اور غم نہ تھا  
روزِ جزا دکھائیں گے کیا منہ حضور کو  
وہ عشق پاک کاش مٹا دے خوش نصیب  
خوشبو سے جس کی سرگل وغینہ حکمت ہے  
حسرت سے منہ نکلیں گی ہمارا سب انتہیں  
یہونچائے جذب عشق جو ہم کو تو بار بار  
گلاہے داغ عشق محمّد کے سامنے  
وہ لطف ہے کہ آپ کی در کی گدائی کو  
فخرِ رسل جیبِ خدا جس کا ہے لقب  
جب اُمت حضور میں نرمی تو کیا ہے غم

## غزلِ نعتیہ

دل و جانم خدا کوئے محمدؐ  
فلک جاروب کش کوئے محمدؐ  
بوصفِ خال و گیسوئے محمدؐ  
جہاں محتاج داروئے محمدؐ

معطر گشت از بوئے محمدؐ  
بخطباتی شمعِ ہمدانوار  
منقش از ازل شد لوح محفوظ  
وجودش چارہ ساز درد منداں

چہ گوید نعت او بیچارہ افقر  
خدا شد خود ثنا گوئے محمدؐ

— — — — —

# جواب الکلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و ثنای رب العالمین مالک آسمان و زمین مدح و ثناء سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین  
صلوٰۃ اللہ علیہ علی آلہ و صحابہ معین کثرین حاجی سید محمد حسین خلیل جلال پوری مقیم بمبئی عرض یروا بعد عجز و  
و نیاز ہے کہ ایک روز اشنا گفتگو میں آقائے نامدار محزون خلق عظیم عالیجناب قاضی عبدالکریم ابن قاضی  
نور محمد صاحب مالک مطبع فتح الکریم و مطبع کریبی بمبئی دام اقبالہ نے ارشاد فرمایا کہ ویدان حافظ الاسلام  
نہایت مقبول خاص عام ہے پچیس تیس سال سے برابر طبع ہو رہا ہے کہ شالیتین کے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے  
ہمارا جی چاہتا ہے کہ اس کچھ تازہ کلام اضافہ کیا جائے تاکہ پُرانا باغ نئی بہار دکھلے بہتر ہو جو تم اپنی  
نئی نیت غزلوں کا ایک گلدستہ پیش کرو تو ضمیمہ کے طور پر شائع ہو اور مقبول طبائع ہو اگرچہ بندہ سب افکار  
دنیوی و دینی و عجمی و فرسیتی نہایت پریشان تھا لیکن آقائے نامدار کا فرمان تھا اس لئے بسر و چشم منظور کیا اور جب  
مدعا یہ گلدستہ نعت خیر الانام موسومہ جواب الکلام تیار ہو گیا آپ نے ملاحظہ فرما کر پسند فرمایا و تہ ذرہ  
کمتر بلکہ فرمایا دلخواہ حق تصنیف مرحمت فرما کے دل شاد کیا قید عثم سے آزاد کیا جہاں کہ اللہ فی الدین خیر  
اب حضرات نکتہ چین باریک بین سے التماس ہے کہ اگر کہیں غلطی یا نسیں قلم اصلاح سے درست فرمائیں  
انگشت ایراد نہ اٹھائیں کہ یہ نفع بشر خالی از خطا بنود

اطلاع ضروری

نیاز مند نے اس کتاب کا حق تصنیف جناب قاضی عبدالکریم ابن قاضی نور محمد صاحب مالک مطبع

فتح الکرم و مطیع کرمی بھی کے نام ہر کہہ کر دیا ہے لہذا کوئی صاحب بغیر اجازت انکی قصد طبع نہ فرماویں

و اعلیٰنا الالباب۔ راقم تجل حین جلال پوری

### قصیدہ در صحرای ربیعائی

|   |  |
|---|--|
| ہے کریم تو ہے رحیم تو تیری شان جل جلالہ                     | یہی ذکر رہتا ہے چار سو تیری شان جل جلالہ     |
| ہے ریاض بہر میں تو ہی تو تیری شان جل جلالہ                  | تیرا رنگ تیری گلہ نہیں بو تیری شان جل جلالہ  |
| مجھے شوق ہے تیرے دید کا تیرے حسن پر دل جاں فدا              | تو مجھ سے تو ہے خوب و تیری شان جل جلالہ      |
| ہے یہاں بھی تو ہے وہاں بھی تو ہے علیا بھی تو ہے نہاں بھی تو | تیری ہر نظر کو ہے جستجو تیری شان جل جلالہ    |
| تو سمیت ہے تو بصیر ہے نہیں کوئی تیرا نظیر ہے                | ہے ہر اک کے لب پہ یہ گفتگو تیری شان جل جلالہ |
| تو ہے ایسا مالک دوسرا نہ ادا ذرا ہو تیری شتا                | جو زباں ہوتی کا ہر ایک تو تیری شان جل جلالہ  |
| مہ و مہر میں ہے ضیا تیری ہے تجلی پھیلی خدا تیری             | نظر آ رہا ہے تو چار سو تیری شان جل جلالہ     |
| میری مغفرت نہیں دوسرے تیرا نام پاک غفور ہے                  | تیرے ہاتھ ہے میری آبرو تیری شان جل جلالہ     |

یہی صبح و شام ہے ورد یہی کہہ رہا ہے تجل اب

تیری شان جل جلالہ تیری شان جل جلالہ

|                                |                            |
|--------------------------------|----------------------------|
| دل کشا ہے ذکر الہ اللہ کا      | جانفزا ہے ذکر الہ اللہ کا  |
| اللہ اللہ چار سو کس و مہم ہے   | ہو رہا ہے ذکر الہ اللہ کا  |
| ذاکروں کی ہے طبیعت باغ باغ     | واہ کیا ہے ذکر الہ اللہ کا |
| ہو رہا ہے مایل توحید دل        | بھا گیا ہے ذکر الہ اللہ کا |
| بارک اللہ فرش سے تاباں عرش     | جا بجا ہے ذکر الہ اللہ کا  |
| مشرودہ چشم طالب مولیٰ کو ہو    | حق مناس ہے ذکر الہ اللہ کا |
| اجرا اس کا خود بدولت کی ہے دید | بے بہا ہے ذکر الہ اللہ کا  |
| قلب طالب کو طرف مطلوب کے       | کھینچتا ہے ذکر الہ اللہ کا |
| نور بن کر میری چشم شوق میں     | بس رہا ہے ذکر الہ اللہ کا  |
| حاصل آیات قرآن و حدیث          | مدعا ہے ذکر الہ اللہ کا    |



|   |  |
|---|--|
| لے تجھ کہہ رہے ہیں اہل ہیں  | دل رہا ہے ذکر الہ اشرا   |
| احمر مختار مختار شفاعت آپ میں<br>عاصیوں کو حشر میں ہے آپ ہی کا آسرا<br>مئل جن و انس قدسی بھی شفیع روز حشر<br>آپ کے دربار سے جائیں کہاں اہل گناہ<br>انبیاء سارے کہیں گے شاہ دیں عہد حشر میں<br>یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین<br>کیوں ہے گریاں پنجہ ترگاں سے من تمام لے<br>پریش روز جزا کی قید سے آزاد ہیں<br>چشمِ رحمت کا تجھ کیوں نہوا میدوار | سید ابرار مختار شفاعت آپ میں<br>دین کے مزار مختار شفاعت آپ میں<br>کرتے ہیں قرار مختار شفاعت آپ میں<br>لے میرے سر مختار شفاعت آپ میں<br>لے شہ ابرار مختار شفاعت آپ میں<br>ہم ہیں بدکردار مختار شفاعت آپ میں<br>دیکھ چشم زار مختار شفاعت آپ میں<br>شاد ہیں دنیا مختار شفاعت آپ میں<br>دلبر غفار مختار شفاعت آپ میں |

## قصیدہ پور بی زبان میں

|  |  |
|--|--|
| ہے دل کامور ارمان ہی خالق کے دلا رہے پیارے بنی<br>لو لاک لکھا کا تاج ملا دو جگہ کا ہے تم کو راج ملا<br>ترتیب ہوں بڑی زندن لطیف نہیں تہ کو کوئی بھی ایسی حق<br>تو سرور ہے ملائکہ آوت ہیں اوریں دے جھکاوت میں<br>یو نہیں عمر بسر ہو ساری رہوں چاندی صورت پر واری<br>مل انگ بھجوت ہیں کفن کی کل جگ میں پھری ماری ری<br>تو ہے چاند سے کھرے کی وہ جھلک ہے دھوم زمیں سے ٹھٹھک<br>کچھ مہر ہے جہاں کام نہیں من دیکھے ذرا آرام نہیں<br>طوفان بلامیں ناؤ بھیتی نو جلد بھریا ہر غلی | موجا تہاری وید کجی خالق کے دلا رہے پیارے بنی<br>ہے عرش سے عمری شان بڑی خالق کے دلا رہے پیارے بنی<br>یوں ہیں مدینہ مہر ہے سکھی خالق کے دلا رہے پیارے بنی<br>ہے ساری جگت میں ہوم جی خالق کے دلا رہے پیارے بنی<br>تو رہی شکل ہے نین میں بسی خالق کے دلا رہے پیارے بنی<br>ہوں ترے لئے جو گن میں بنی خالق کے دلا رہے پیارے بنی<br>قربان ہیں حق وجود پریری خالق کے دلا رہے پیارے بنی<br>بس تم سے لگن اب موری لگی خالق کے دلا رہے پیارے بنی<br>ہو پار تجھ کا کشتی خالق کے دلا رہے پیارے بنی |
|--|--|

## قصیدہ در وصف بلدہ طیبہ مدینہ منورہ

|   |   |  |
|---|---|--|
| عجب ہے صل علی سرزمین مدینہ کی<br>فضا جو دیکھتے ہیں اہل دین مدینہ کی | نہیں بہار جہانیں کہیں مدینہ کی<br>بہار گلشن حیات کو بھول جاتے تھے | شگفتہ خاطر مشتاق ہوتی ہے کیا کیا<br>بہاریں دیکھ کے روح الامیں مدینہ کی |
|---|---|--|



برستی رہتی ہے دن رات رحمت جبر  
بہار ہو گئی ہے دل نشیں مدینے کی  
ہر ایک طالبِ احقر ہے والہ و شیدا  
وہ فخرِ عرشِ علی ہے زمیں مدینہ کی

جہاں میں کس کو تپا نہیں مدینے کی  
نیکوں پر ہر پیرِ وصف بیٹھے آٹھتے  
نصیب ہو جو سکونت کہیں مدینہ کی  
چلے پھرے ہیں تجلِ جہاں حبیبِ خدا

وہ کون ہے کہ نہیں جانِ دل سے پشیمانی  
وہ سرزمین ہے آملِ دین مدینے کی  
بہشت جیتے ہی جی جھک گئی سمجھوں  
نہیں ہیں رکھے تجھت میں مدینہ کی

ایضاً

کہیں مرجب طالبانِ محمد  
بیانِ خدا ہے بیانِ محمد  
بڑھائے کوئی ولولہ میرے دل کا  
مدینہ وہ ہے گلستانِ محمد  
غریبوں کے ہوتے ہیں مقصودِ حال  
ہے کیا مجمعِ عاشقانِ محمد  
تمھارے ہے مناسبِ میل

کھرے ہوں گے زیرِ نشانِ محمد  
احادیثِ احمدیہ فرمانِ خالق  
مدینے جلیں عاشقانِ محمد  
بہاریں ہیں گلزارِ جنت کی قربان  
کوئی چائے کیا عروشانِ محمد  
ہے آراستہ بزمِ میلادِ نبی  
وہ ہے بارگاہِ شادانِ محمد

قیامت کے دن لوحِ خوانِ محمد  
سنا تا مومنین وصفِ شانِ محمد  
وہ دن ہو الہی کہ ہو برکے شاول  
سنائے کوئی داستانِ محمد  
خدا رتبہ دال ہے خدا قدر دان  
سلامت رہے آستانِ محمد  
ملا یک کے لب پر ہے اللہ اکبر

رہو عمر بھر مدحِ خوانِ محمد

### قصیدہ نماز کی فضیلت میں

عقی میں کام آئے گی دولت نماز کی  
ایمان کی ہے وسیلِ محبت نماز کی  
آو تمھیں سنائیں فضیلت نماز کی  
ریشہ کس کی چاند سی صورت نماز کی  
اقتدار کیا ہے رفعت و عظمت نماز کی  
ملتی نہیں کبھی جنھیں فرصت نماز کی  
میل و نہار رکھتے ہیں کثرت نماز کی  
ہاں خوش ہوا تھا آئے جو دست نماز کی  
حاصل ہوا ہے خدا مجھے نعمت نماز کی

لازم ہے اہل دین کو محبت نماز کی  
قرآن میں لکھی ہے فضیلت نماز کی  
لے حاضرین طالبِ خیر و ثواب آج  
بعد فنا اندھیری لجا کر کوششِ شمع  
معراجِ مومنین کہا ہے رسولؐ نے  
کیا منہ وہ مالدار خدا کو دکھائینگے  
جو پہلوانِ خلق میں پیائے خدا کے ہیں  
تم مالدار اور تو انگر ہوئے تو کیا  
تجھ سے نہیں ہیں دولتِ دنیا کا اشتغال

|  |   |   |
|--|---|---|
| لکھی ہے تم نے خوب فیضیت نمازی  | اشد اس کا اجر تجمل عطا کرے  |   |
| <p>غم سے آزاد رسول عربی کرتے ہیں<br/> سب کی امداد رسول عربی کرتے ہیں<br/> خلد آباد رسول عربی کرتے ہیں<br/> مرحبا رسول عربی کرتے ہیں<br/> جو کچھ ارشاد رسول عربی کرتے ہیں<br/> ہم بھی فریاد رسول عربی کرتے ہیں</p>                          | <p>دل میرا شاہ رسول عربی کرتے ہیں<br/> جن و انسان و ملائک کی مددگار ہیں وہ<br/> خانہ دل میں میرے لاتے ہیں جہدم تشریف<br/> میری عرضی جو حضور میں گذرتی ہے کبھی<br/> کرتے رہتے ہیں سرانگھوں سے ملائک منظور<br/> کیجئے جلد عمارت بھی مدد بہر خدا</p> |   |
|  | <p>اے تجمل ہو رواں باغ مدینہ کی طرف<br/> چل تجھے یاد رسول عربی کرتے ہیں</p>   |   |
| <p>جدائی میں رہتا ہے سیکل بہت دل<br/> بلا سر سے عالم کے نالو نبی جی<br/> تمنا یہ ہے دام کیسوں اپنے<br/> جو منظور ہو آزار مالو نبی جی<br/> مجھے فخر ہو بادشاہونہ حاصل<br/> مصیبت سے سب کو بچا لو نبی جی<br/> تجمل کو افتاد بنج و الم سے</p> | <p>بچاؤ نبی جی سنبھا لو نبی جی<br/> کرو نام نابود طاعون کا اب<br/> اسے اپنی منزل بنا لو نبی جی<br/> ہے سچا میرا جان نثاری کا ارہا<br/> گنہگار و نکو بخشا لو نبی جی<br/> گرفتار غم آستی ہیں تمھارے<br/> کرو میرا ورد کیجو بھلاؤ نبی جی</p>         | <p>مجھے بحر غم سے نکالو نبی جی<br/> مدینہ میں اپنے بلا لو نبی جی<br/> میرے لمبے تشریف لایا کرو تم<br/> میرے مرغ دل کو پھینسا لو نبی جی<br/> قیامت کے دن داؤد شر سے تم<br/> اگر اپنا خادم بنا لو نبی جی<br/> کہا حق نے معراج کی شب بھال کی</p> |
| مستزاد   | سنبھا لو نبی جی سنبھا لو نبی جی   |   |
| <p>اے پیارے محمد<br/> اے پیارے محمد<br/> کچھ میں نہیں بلبل<br/> اے پیارے محمد<br/> موتے ہیں جو سابل<br/> اے پیارے محمد</p>   |   | <p>میں روز ازل سے ہوں طلب گار تمھارا<br/> اشد دکھائے مجھے دیدار تمھارا<br/> دیکھوں میں نظر بھر کے جن میں طرف گل<br/> آنکھوں میں بسا ہے گل رخسار تمھارا<br/> مقصود غریبوں کے ہوا کرتے میں حاصل<br/> اللہ سلامت رکھے دربار تمھارا</p>           |

|  |  |
|--|--|
| <p>حوروں سے نہ مطلب ہے نہ فردوس بریں سے<br/>         دیوانہ تمھارا پہل طلب گار تمھارا<br/>         ملتا نہیں آرام وطن میں کبھی دم بھر<br/>         یاد آتا ہے روضہ مجھے ہر بار تمھارا<br/>         شادیہ پورا کرو ارمان تجھ<br/>         دکھلا دو ذرا حسن طر حصار تمھارا</p> | <p>ہے کام تمھیں سے<br/>         اے پیارے محمد<br/>         رہتا ہوں میں مضطر<br/>         اے پیارے محمد<br/>         اب کیا ہے مال<br/>         اے پیارے محمد</p>  |
| <p>خواب میں دیا سرور ہوتے رہ گیا<br/>         ذکر ابروئے پیروز ہوتے رہ گیا<br/>         جلتے جاتے زک گئے ہم کوئے حضرت کی طرف<br/>         اک جھلک کھلائے رخ پر ڈالی شہ نے نقاب<br/>         آتے آتے زک گئے شاہنشاہ معراج آج<br/>         آیکے آنے سے پہلے آگئی میری جہل</p>  | <p>ہائے بخت اپنا منور ہوتے ہوتے رہ گیا<br/>         دشمن دیں زیر خنجر ہوتے ہوتے رہ گیا<br/>         حیف ہے بید صفا مقدر ہوتے ہوتے رہ گیا<br/>         آفتاب چرخ ششدر ہوتے ہوتے رہ گیا<br/>         دل ہمارا عرش منظر ہوتے ہوتے رہ گیا<br/>         مرتے دم دیدار سرور ہوتے ہوتے رہ گیا</p> |
| <p>کیا تجھل گھل گیا ہجر رسول پاک میں<br/>         تار بہ تر جسم لاغر ہوتے ہوتے رہ گیا</p>  |  |
| <p>برائے روی محمد مصطفیٰ<br/>         ہر گدائی آستان شادیں<br/>         و کچھ روئے سید ابراہیم<br/>         آپ ہی کا عاصیوں کو بانی<br/>         المردیاد شاہ ام غم میں دل<br/>         مثل گوہر قطرہ شکر کا میر<br/>         شاعر و حکما کی تجھل کمترین</p>                 | <p>ہر ذاتی مید خیرہ اورا<br/>         اہل دنیا جس کا دنیا نام ہے<br/>         دھوم اٹھا رسول اللہ کی<br/>         ظلم کرنا ہمیں مظلوم پر<br/>         کو چہ محبوب خالق کی نسیم<br/>         بس کا محبوب خدائے ذوالجلال<br/>         خاکپا ہے خاکپا ہے خاکپا</p>                            |
| <p>ہمیشہ خلق کی حاجت روائی کرتے رہتے ہیں<br/>         در عالی حشم کی جہہ سائی کرتے رہتے ہیں</p>  | <p>خدا کے فضل سے حضرت خدائی کرتے رہتے ہیں<br/>         ملک انہار شان مصطفائی کرتے رہتے ہیں</p>   |

رہا کرتے ہیں نازاں اپنی اپنی خوش نصیبی پر  
جہاں میں مبتلائے رنج و غم رہتے نہیں دیتے  
رہا کرتے ہیں جو مصروف ذکرِ خالقِ اکبر  
ہمیں جس حال میں چاہیں رکھیں تختِ زمیں موٹی  
وہ بیلِ گلشنِ فردوس کے ہیں یا رسول اللہ  
دکھاتے رہتے ہیں اپنا جمال با صفا مولا

گداے شاہِ دینِ فخر گدائی کرتے رہتے ہیں  
میرے مشکلاشتِ مشکلاشتی کرتے رہتے ہیں  
وہ اچھے لوگ ہیں اچھی کمائی کرتے رہتے ہیں  
نہیں ہم شکوہ رنجِ جدائی کرتے رہتے ہیں  
گلی میں تیری جو نغمہ سرائی کرتے رہتے ہیں  
میں قرباں واہ کیا جلوہ ثنائی کرتے رہتے ہیں

یہی ہے شہدائے تجلِ باغِ عالم میں  
رسولِ پاک کی حیرت سرائی کرتے رہتے ہیں

کوچہ سید عالم سے ندا آتی ہے  
رو برو آئیے کیا آؤں تیرا آتی ہے  
آج گلشتِ گستاںِ مدینہ کر کے  
بیشمار آتے ہیں مولا کی قضا آتی ہے

جنتی وہ ہیں پہا جنتی قضا آتی ہے  
حسرت دیدیں بتیاب میں ہو جاتا ہوں  
عطر میں دینی ہوئی با دھبہ آتی ہے  
کیا گل باغِ نبوت نے بلایا ہے مجھے

میں یہ کار و گنہگار ہوں محبوبِ خدا  
یا وجہِ صورتِ محبوبِ خدا آتی ہے  
شوق دیدار بہت ہے دم آخر کھیں  
آج کس وجہ میں آؤں با دھبہ آتی ہے

کیا تجلِ کہوں فخرِ دلی کا باعث  
یا دورہ رہ کے مدینہ کی قضا آتی ہے

مرزعِ درخشن و لادتِ شہنشاہِ رسالتِ رسولِ کرم صلی اللہ علیہ وسلم

رونقِ بزمِ طرب دلخواہ ہے  
جشنِ میلادِ رسول اللہ ہے  
کہہ رہے ہیں شاد و مہر کردیندار  
جلوہ گر ہے وہ گلِ باغِ امید  
دھومِ عشرت کی مچی ہے باغ میں  
جشنِ میلادِ رسول اللہ ہے  
شوق سے تشریف لاؤ مومنو  
آسمان سے آئے ہیں بہرِ سلام

جلوہ گرِ قدیلِ ہرِ رومہا ہے  
ہے نزولِ رحمتِ پروردگار  
جشنِ میلادِ رسول اللہ ہے  
طالبانِ دید میں ہے آج عید  
کیا شگفتہ مرکلی ہے باغ میں  
شاد و مہر شادی مناؤ مومنو  
جشنِ میلادِ رسول اللہ ہے  
کرتے ہیں عشرت کا جریں نظام

سب کے لب پرورد صلی اللہ ہے  
بزم میں ہے باغِ جنت کی بہار  
اک زمانہ جس کا تھا متاق دید  
جشنِ میلادِ رسول اللہ ہے  
نغمہ بلبلیں بہی ہے باغ میں  
رونقِ جلسہ بڑھاؤ مومنو  
مثلِ انساں ہیں ملائک شاد کام  
جشنِ میلادِ رسول اللہ ہے

نیکو دل سے حرفِ غم بڑھتی جاتی ہے سرتِ دمدم  
مرجیا کیا با تجلِ باحشم جشنِ میلادِ رسول اللہ ہے

## قصیدہ زبانِ پری نازی

بشنو گئے فریادِ من گاہے نظرِ برینِ نگوں  
واروں نبی جی مالِ جہن گاہے نظرِ برینِ نگوں  
سلطانِ من سرِ تاجِ من گاہے نظرِ برینِ نگوں  
مورے پیامورِ سخن گاہے نظرِ برینِ نگوں  
کردم نثارِ جانِ تن گاہے نظرِ برینِ نگوں  
دیکھو نہیں مکھڑے کی بھین گاہے نظرِ برینِ نگوں  
بہرِ خدا شاہِ زمیں گاہے نظرِ برینِ نگوں  
لاگئی ہے آبِ تم سے لگن گاہے نظرِ برینِ نگوں  
جاری ستہرِ بربریں سخن گاہے نظرِ برینِ نگوں

بطحی اکے باشی گلبدن گاہے نظرِ برینِ نگوں  
بتما جمالِ با صفا بہرِ خدائے دوسرا  
دشمنِ پاؤت ہوں پیادینِ ترشہ ہوسا  
دردِ دلِ تم نصرتِ شود و گر گاہے دیدارتِ شود  
بطحی اکے بانگے سافورے دکھلاؤ صورتِ آوے  
بنیمِ رختِ شاہِ امم این ست اربانِ دم  
مانگتے ہوں من کا عجاہتِ نہیں تیری دیا  
بزارِ گشتِ از جہاں من آرسولِ انسِ جا  
مرا بجلِ خاکِ چوکھٹ یہ رُوئے ہے کھڑا

آپ کا چہرہ منور ہے  
سائے مغرور یا رسول اللہ  
کیوں بلاتے نہیں مدینے میں  
چشمِ بد دور یا رسول اللہ  
آپ کا خاکِ بازمانے میں  
کب ہے معذور یا رسول اللہ

کرد و سرور یا رسول اللہ  
آپ کے در پہ سر جھکاتے ہیں  
ہو یہ معذور یا رسول اللہ  
صورتِ پاک کتنی پیاری ہے  
آپ کا نور یا رسول اللہ  
آپ کی مدح کا بجلِ کو

میں ہوں رنجور یا رسول اللہ  
شعلہ طور یا رسول اللہ  
آپ کے نورِ عشق سے سینہ  
کیا ہے منظور یا رسول اللہ  
سیری قندیلِ دل میں دہا ہے  
میں ہوں شہور یا رسول اللہ

ایک اونی اخاکیا ہوں کفشِ بر دار و نہیں ہوں  
کون کہتا ہے مجھے غافل میں ہشیار و نہیں ہوں  
عابی بیچار گاہے ہو تم میں ناچار و نہیں ہوں  
کامل الامیان ہوں شامل میں عیدار و نہیں ہوں  
نازِ رحمت کو ہے جس پران سے کاروں میں ہوں  
یوسفِ بازارِ طیبہ کے خریداروں میں ہوں  
کون کہتا ہے میں جنت کے طلبگار و نہیں ہوں

عاشقوں میں ہوں مولا کے طلبگار و نہیں ہوں  
بیخودی ہے نشہ عشقِ رسول اللہ کی  
المدد لے سرورِ دیں رحمتہ للعالمین  
دولتِ دنیا نگاہ میں مری جینتی نہیں  
رات و دن رہتا ہوں حق سے مغفرت کا خورِ گناہ  
لے زینجا ماہِ کنعاں کی نہیں ہے مجھ کو چاہ  
عاشقِ باغِ مدینہ ہے بجلِ دل میرا

|   |   |   |
|---|---|---|
| مرے آقا محمد ہیں محمد<br>گل رعنا محمد ہیں محمد<br>یہ ہے نغمہ زباں پر بلبلوں کی<br>شرہ والا محمد ہیں محمد<br>شب اسری ہے جنت میں مچی دھوم<br>خداوند محمد ہیں محمد | مرے مولا محمد ہیں محمد<br>ہدایت کے لئے اہل جہاں کی<br>چمن آرا محمد ہیں محمد<br>ستارے کی طرح ہیں ان کے چہرے<br>بہار افروز ان محمد ہیں محمد<br>بجمل ہے یہی میرا وظیفہ | گلستانِ نبوت کے انوکھے<br>ہوئے پیدا محمد ہیں محمد<br>دیباہے حق نے جن کو تاجِ لولاک<br>مہرِ زیبا محمد ہیں محمد<br>تو ہے غفارِ نختِ رشاعت<br>مرے مولا محمد ہیں محمد |
|---|---|---|

## قصیدہ وارھی مندوں کی شان میں

لَعَنَ اللَّهُ الْمُشَقِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالنِّسَاءِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُشَقِّهَاتِ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ

لعنت ہے ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی وضع بنائیں

|   |   |
|---|---|
| <p>فراسی آج ہے منظرِ خدمتِ وارھی مندوں کی<br/>بچشمِ غور دیکھو آدمیتِ وارھی مندوں کی<br/>معاذ اللہ محنتِ بنتے ہیں وارھی کو مندوں کو<br/>خدا کا نور ہے وارھی نہیں کرتے ہیں قدر ان کی<br/>مندا کریش کو ہوتے ہیں بے ریشوئیں جو شامل<br/>حدیث میں نبی کی ریش رکھنے کے فضائل ہیں<br/>کوئی کہتا ہے کچھ ان کو کوئی کہتا ہے کچھ ان کو<br/>منداتے رہتے ہیں وارھی بڑھاتے رہتے ہیں چھپیں<br/>نہیں چلتے ہیں حکمِ مصطفیٰ پر مہر پھراتے ہیں<br/>جہاں ہیں جس قدر پرہیزگار اہلِ عبادت ہیں<br/>بجمل یہ نصیحت ہے بھلے کے واسطے ان کے</p> | <p>رقم کرتا ہوں تھوڑی سی حقیقت وارھی مندوں کی<br/>نظر آتی ہے کتنی بھونڈی صورت وارھی مندوں کی<br/>عجب ہے قابلِ نفرت طبیعت وارھی مندوں کی<br/>سرسہرے یہ عالم میں جہالت وارھی مندوں کی<br/>گوارا کرتی ہے کس طرح غیرت وارھی مندوں کی<br/>نہ مائیں تو یہ ہے کتنی حماقت وارھی مندوں کی<br/>نظر جس وقت پڑتی ہے جماعت وارھی مندوں کی<br/>زرا دیکھو یہ شوخی اور شرارت وارھی مندوں کی<br/>یقین ہے حشر میں ہوگی بُری گت وارھی مندوں کی<br/>پسند آتی نہیں ہے انکو صحبت وارھی مندوں کی<br/>بُرا چاہے کہے ہو جماعت وارھی مندوں کی</p> |
|---|---|

## مربع

حدیث شریف قَصُّوا الشُّوْرِبَ وَاعْفُوا الْحَيَّ مَوْجِبِیْنَ رَأْبُوْا وَارْهَبُوا بَرْهَافُوْا

پھر کرتا ہے تو وارھی منڈا کر  
ذرا تو پاس شرع مصطفیٰ کر  
ارے کیسی یہ ہے تیری جہالت  
رہا کرتا ہے دلیں شاد ماں تو  
منڈھا ناچھوڑے وارھی کو جاں  
ذرا تو پاس شرع مصطفیٰ کر  
بھلا ہم راہ پر لائیں کہاں تک  
بڑھاپے میں ذہن بوڑھا بھیند  
تجمل نے نصیحت ہے جو لکھی

مجھندر کی یہ کیوں صورت بنا کر  
ہے رکھنا ریش کا حضرت کی ہمت  
ذرا تو پاس شرع مصطفیٰ کر  
کہاں ہے عقل تیری اور کہاں تو  
موجھم ستید عالم یہ عامل  
بڑی یہ خوشے جتلا میں کہاں تک  
ذرا تو پاس شرع مصطفیٰ کر  
ذرا تو مان فرمان بے غیر  
عمل کر اس میں ہے تیری بھلائی  
ذرا تو پاس شرع مصطفیٰ کر

نہ ہو بے خوف خوف کبریا کر  
عمل کرتا نہیں تو کیا ہے عادت  
منڈا کر وارھی بنتا ہے جواں تو  
ذرا تو پاس شرع مصطفیٰ کر  
سرنگھوں سے ہوا ہل دیں مثال  
الے نادان سمجھائیں کہاں تک  
صفایا بول کر وارھی کا اکثر  
ذرا تو پاس شرع مصطفیٰ کر  
منڈا اب عمر بھر گزرتا وارھی

### قصیدہ در فضائل صحبت علمائے دین

اے دیندارو بھیجو صحبت میں عالموں کی  
ہاں پوچھ لو مسائل ایمان تا ہو کامل  
پاؤ گے دل کے مقصد یہ حدیث احمد  
احوال دل شاؤ پھل نیک اس کا پاؤ  
ہوتا ہے ایسا ماں رہتا ہے قلب شاداں  
ملتی ہے دین کی دولت ہوتا ہے جہل خست  
جو میں غریب عصیاں جاہل ذلیل ناداں  
کیا گفتگو بھلی ہے کیا شان برتری ہے

کیا ہے فیض دیکھو صحبت میں عالموں کی  
تم جلد ہو کے شال صحبت میں عالموں کی  
ملتا ہے اجر بے حد صحبت میں عالموں کی  
جل کر ادب سے آو صحبت میں عالموں کی  
بڑھتا ہے نور ایماں صحبت میں عالموں کی  
ہے کیا نزول رحمت صحبت میں عالموں کی  
ہوتے ہیں وہ پریشان صحبت میں عالموں کی  
کیا فضل ایروزی ہے صحبت میں عالموں کی

خدا کا فضل ہے کہ اس میں ہے صحبت میں عالموں کی

### قصیدہ بدلوں کی صحبت کی برائی میں

نہیں نشست ہے اچھی بروں کی صحبت میں  
نہ میل جول رکھ ان سے میری نصیحت مان  
خبر ہو کیا تجھے کیا میں نواید نیکی

خرابیاں ہیں بہت سی بروں کی صحبت میں  
نہو کہیں تیری خواری بروں کی صحبت میں  
ہوئی نصیب برائی بروں کی صحبت میں

|   |   |
|---|---|
| <p>نہیں امید کہ ہو غامۃ تر یا باخبر<br/>         کرے ادب تو بزرگوں کا کس طرح جاہل<br/>         ہمیشہ جمع رہا کرتے ہیں معاذ اللہ<br/>         بھلائیوں پہ ہے حایل برائیوں سے بچو<br/>         انھیں کے ساتھ ہو غرق نوح کا لڑکا<br/>         رقم کروں جو تجمل تو ہو بڑا دفتر</p>  | <p>بکاڑی عاقبت اپنی بڑوں کی صحبت میں<br/>         گمادی عقل کی پونجی بڑوں کی صحبت میں<br/>         تمام حالی موالی بڑوں کی صحبت میں<br/>         نہ بیٹھو تم مرے بھائی بڑوں کی صحبت میں<br/>         ہوئی ہے کسی تباہی بڑوں کی صحبت میں<br/>         ہے جیسی جیسی خرابی بڑوں کی صحبت میں</p>                                    |
| <p>جب ہوا احمد سنا تا جدار عرب<br/>         دیکھیں آنکھوں سے میں دیا عرب<br/>         ہے فضا خلد کی نگاہوں میں<br/>         اہل ایمان ہیں جان نثار عرب</p>  | <p>کیوں نہ بڑھ جائے افتار عرب<br/>         تجھ پہ افسردہ درود و سلام<br/>         دیکھ آئے ہیں ہم بہار عرب<br/>         اگلے ہمیشہ تو نبوت کا</p>   |
| <p>اے تجمل چلو دکھا لائیں</p>   | <p>لائق دید ہے بہار عرب</p>   |
| <p>انگتے ہیں اہل عصیاں جب دے مکے مغفرت<br/>         تیرا بندہ ہوں ثنا خواں ہوں تیرے محبوب کا<br/>         امتی شاہ ہدا کے فضل سے اللہ کے<br/>         واہ سے شفقت ہمارے واسطے خیر الامم<br/>         گو ہر حمد و ثنا میں شوق سے کودوں گا پیش<br/>         حشر میں کا فر نکلیں گے منہ عجب حشر کیساتھ<br/>         اے تجمل میں ہوں بیمار گنہ مولاسح</p> | <p>عالم بالا سے آتی ہے ندائے مغفرت<br/>         اے خدا بیکو عنایت ہو قبائے مغفرت<br/>         جمع ہوں گے حشر میں زیرِ رواے مغفرت<br/>         کرتے رہتے تھے ہمیشہ التجائے مغفرت<br/>         جب طلب ہوگی قیامت میں بہا مغفرت<br/>         اہل ایمان کو عطا ہوگی قبائے مغفرت<br/>         ہو کشف حاصل جو پایا جاؤں دوا مغفرت</p> |
| <p>جلتہ ذکر مصطفیٰ ہے آج<br/>         مقصود دل ہمیں ملا ہے آج<br/>         سن کے اوصاف سید عالم<br/>         مست ہو ہو کے جھومتا ہے آج<br/>         مستحق ہے ضرور جنت کا</p>  | <p>نغمہ مدحت و ثنا ہے آج<br/>         جمع ہیں واصف رسول اللہ<br/>         کس قدر شور و مہربا ہے آج<br/>         غم کا کوسوں نہیں تپا لگت<br/>         شامل بزم جو ہوا ہے آج</p>   |
|   | <p>غنیۃ مذعاب کا ہے آج<br/>         وہ کیا خوب جگمگا ہے آج<br/>         جس کو دیکھو وہ بزم اقدس میں<br/>         دل سے کافر ہو گیا ہے آج<br/>         طاہر با ادب یہاں بیٹھو</p>  |



|   |   |   |
|---|---|---|
| آمد سرور مبرا ہے آج<br>ذکر خیر و ثواب ہوتا ہے | دیکھئے انجن میں جلوہ نما<br>ہم یہ کیا فضل کبریا ہے آج | ہر طرف نور کبریا ہے آج<br>لے تجمل ہر ایک کے دل کا |
|---|---|---|

پورا جو نیکو مدعا ہے آج

|   |   |
|---|---|
| جانیوے جب مدینہ کی طرف جانے لگے<br>جب حضرت جلوہ دیدار دکھلانے لگے<br>آستانِ پاک سے زوار اٹھتے ہی نہیں<br>جنتی ہں جنتی واعظ ثنا خوان رسول<br>کس طرح تسکین پائے پھر دل شیدا<br>مخلصی کرے برائے کا کل خیر الوری<br>پھر دکھا دے اک جھلک چہرہ کی لے نور خدا<br>ہم نے جب نامے کئے ہجرت معراج میں<br>لے تجمل ہم کو شیوہ ہے قناعت کا پسند | ہم بہت ناکامی قسمت پہ بچپانے لگے<br>کس قدر ہم کو محبت کے مزے آنے لگے<br>پائی رامت کی جگہ تو پاؤں پھیلانے لگے<br>جائیں دشمن ان کے دوزخ میں یہ کیوں مانے لگے<br>یاد روئے سرور عالم جو تر پانے لگے<br>دل پہ یارب پھر مرے ابرام بھانے لگے<br>بیخودان دید پھر کچھ ہوش میں آنے لگے<br>ہو کے مضطر حاملانِ عرش تھرانے لگے<br>کیوں کسی کے آگے جا کر ہاتھ پھیلانے لگے |
|---|---|

## ثلاث در بیان معراج شریف

|                                       |                                    |
|---------------------------------------|------------------------------------|
| عرش حق پر پہنچی دھوم تھی آج کی رات    | میر فرخوس کو آتے ہیں بنی آج کی رات |
| اہل افلاک مناتے ہیں خوشی آج کی رات    |                                    |
| مرجا اترے ہیں افلاک سے جبریل امین     | کہتے ہیں سید لولاک سے جبریل امین   |
| عرش پر چلے رسول عربی آج کی رات        |                                    |
| آپ کی دید کا اشتاق خدا ہے سرور        | لے چلوں آپ کو یہ حکم ملا ہے سرور   |
| ہے یہ خدمت مجھے تقویٰ ہے آج کی رات    |                                    |
| آپ کے حال پہ یہ حد ہے عنایت رب کی     | ایسی آئی ہوئی ہے جوش پہ رحمت رب کی |
| آپ جو نکلیں گے پائیں گے وہی آج کی رات |                                    |
| جانب عرش ہوئے سید لولاک رواں          | ہیں ملک ساتھ سواری کے بعد شوق رواں |

|   |   |  |
|---|---|--|
|   | جنت آراستہ رضواں نے ہے کی آج کی رات   |  |
| جا کے معبود کو دیدار دکھا یا شہ نے  | جس کے طالب ہوگا اللہ سے پیا شہ نے   |  |
| باقی کوئی بھی تمنا نہ رہی آج کی رات   |   |  |
| شاد مال ہو کے پھرے سید بولاک لسا  | کیا تجھل کروں انھار عطائے مولیٰ   |  |
| گلشنِ خلد کی جاگیر ملی آج کی رات  |   |  |
| نا خدا جب احمد مختار ہو<br>پھر یہ بندہ حاضر دربار ہو<br>دلیں رہ جائے نہ پھر ارمان کی<br>تم مرے سرتاج ہو سردار ہو<br>انجا ہے حشر کے دن لے خدا<br>او کس کا طالب دیدار ہو  | عاصیوں کا کیوں نہ بیڑا بار ہو<br>دیکھ آؤ زائد و کوئے رسول<br>آپ کا دیدار اگر اک بار ہو<br>افت لے دل غیر کی اچھی نہیں<br>سیر یہ دامنِ شہ ابرار ہو<br>لے تجھل وصفِ طیبہ میں رقم   |  |
| درد و تم پر سلام تم پر رسولِ برحق شفیع مطلق<br>جگر سے داغِ الم ٹاؤ نقابِ رخسار سے اٹھا دو<br>کہاں تے آستان سے جائیں کہاں ملو اپنے دل کی پائیں<br>تمہیں ہو بیشک صیب باری تمہیں پتہ قربان جان ہماری<br>دکھاؤ اندازِ درباری نبون یہ ہے جانِ زار آئی<br>زمانہ حاجتِ طلبِ ہاں ہے جھکا تا ہر دم ہر سال ہے<br>تمھارا مدحت سرا تجھل تمھارا ہے خاک یا تجھل | نہیں ہے تم سا کوئی ہمیر رسولِ برحق شفیع مطلق<br>جمال اپنا زار دکھا دو رسولِ برحق شفیع مطلق<br>بھلا کے حال دلِ نائیں رسولِ برحق شفیع مطلق<br>تمہیں کو کہتی ہے خلق ساری رسولِ برحق شفیع مطلق<br>نہیں گوارا ہے اب جلائی رسولِ برحق شفیع مطلق<br>بلند وہ تیرا آستان ہے رسولِ برحق شفیع مطلق<br>نہ کیوں موت پر خدا تجھل رسولِ برحق شفیع مطلق |  |
|   | قصیدہ دریند سو و مند  |  |
| نام موٹے پہ جان و تن وارو<br>دین کی بات سیکھو دنیوارو<br>امرِ معبود پر رہو راضی<br>ہے خدا چارہ ساز ناچارو   | گر بسودائے آخرت یازو<br>دو کسی کو نہ خلق میں تکلیف<br>کچھ نہ مرضی میں اس کی دم مارو<br>بزمِ میلادِ مصطفیٰ ہو جہاں   |  |

|                            |                             |                            |
|----------------------------|-----------------------------|----------------------------|
| طاہرت کبریا کئے جب او      | ما تو انہ ہمتیں ہارو        | پیروی نفس کی جو کرتے ہو    |
| کام غفلت کے ہیں یہ ہشیارو  | الفبت مصطفیٰ رکھو دل میں    | لے مرے دوستو میرے یارو     |
| جو حبیب خدا محسوس ہیں      | جان و مال اون کے نام پروارو | میرے حق میں کرو دے غلے خیر |
| میرے سردار دو میرے غمخوارو | بیکسوں پر کرو نہ ظلم و ستم  | قہر حق سے ڈرو ستمگارو      |

پندرہ لکھی ہے جو جمل نے

اس یہ دل سے عمل کرو یارو

## قصیدہ شرابیوں کی تنبیہ میں

|                                      |                                    |
|--------------------------------------|------------------------------------|
| جس شخص کو جہانین شوق شراب ہے         | اس فاناں خراب کی مٹی خراب ہے       |
| آتم الخائث اس کو کہا ہے رسول نے      | جو ہے شرابی اس پہ خدا کا عتاب ہے   |
| کچھ خوف آخرت کا بھی ہے تجھ کو نہیں   | کیوں بے حیا تو مت شراب کیاب ہے     |
| اک روز میکشی کی طے کی سزا ضرور       | اک روز ہونے والا حساب و کتاب ہے    |
| تو یہ شراب پینے سے کرے نہ دیر کر     | گر تو مطیع حکم رسالت مآب ہے        |
| خنزیر کی طرح سے نجس چیز ہے شراب      | پھر کیوں تجھے پسند یہ خانہ خراب ہے |
| دنیا میں بھی شرابی کی رسوائی ہے بڑی  | بعد فنا بھی اس پہ نہایت عذاب ہے    |
| کہا کس دیندار میں ساغر شراب          | کیسا زمانہ آیا ہے کیا انقلاب ہے    |
| ان کے لئے جو عاید و پیر ہنیز گار ہیں | ہیں نعمتیں بہشت کی کوثر کا آب ہے   |
| اپنی ہی شامتوں کی جزا ہے یہ مومنو    | طاہون بن کے سر پہ جو نازل عذاب ہے  |
| دل سے انہیں کہی ہے جمل نے کوئی بات   | وہ لکھ دیا جو حکم رسالت مآب ہے     |

|  |  |
|--|--|
| میرترم مولد احمد میں شامل جس کا جی چاہے  | سنے محبوب خالق کے فضائل جس کا جی چاہے    |
| ادائے سرور دیں پر ہوا مل جس کا جی چاہے   | کرے تیغ نگہ سے دل کو بل جس کا جی چاہے    |
| کمال ذکر مونی کرے حال جس کا جی چاہے      | مٹا کر نقص ہوا انسان کا مل جس کا جی چاہے |
| نے حقدار گلزارِ جنان اس باغ عالم میں     | کرے مولود پیغمبر کی محض جس کا جی چاہے    |
| کیا کرتے ہیں ہم ہر دم صفت اُن کی شائستگی | سنے ہم سے شہ دین کے فضائل جس کا جی چاہے  |
| جسے کہتے ہیں رستا سرور دیں کی شریعت کا   | بہت آسان ہے پھر سمجھے شکل جس کا جی چاہے  |

ثوابِ آخرت کرے وہ حاصل جس کا جی چاہے  
درِ محبوبِ زیواں پر ہوسائل جس کا جی چاہے  
بجملِ باغِ جنت میں ہواصل جس کا جی چاہے

یہ بزمِ مولد حضرت ہے چل کر سر کے بل آئے  
ہیں اس آستانے سے کوئی ناکام پھر سکتا  
کرے گلشنِ جل کر گلشن کوئے محمدی

دیکھنے کو بہارِ روضہ کی  
نگہسار و چلو مدینے کو  
کیا تڑپتے ہو صورتِ سہل  
وہ گذار و چلو مدینے کو  
تازگی ہوگی اور ایمان کی  
یوں ابھار و چلو مدینے کو

جانِ نثار و چلو مدینے کو  
وردِ دل کی دوا ملے گی وہاں  
جلد یار و چلو مدینے کو  
زندگی کے جو باقی ہیں ایام  
یار و وار و چلو مدینے کو  
چلنے والوں کو ملے تجملِ تم

بمقرر و چلو مدینے کو  
حق کے پیار و چلو مدینے کو  
زندگانی رہے رہے نہ رہے  
دلفگار و چلو مدینے کو  
جانِ ودل اور مال و حق اپنا  
دیندار و چلو مدینے کو

### قصیدہ پرہیز کی تائید اور توصیف میں

پردہ اچھی چیز ہے عزت بڑی پرہیز میں ہے  
دیکھو چشمِ غور سے اللہ بھی پرہیز میں ہے  
جس کو شوقِ پارسائی ہے وہی پرہیز میں ہے  
چین بھی پرہیز میں ہے آرام بھی پرہیز میں ہے  
پاک دامن بی بیوہ سب اسی پرہیز میں ہے  
واقفی اُن کے لئے وقت بڑی پرہیز میں ہے  
سر بسر خوشنودی روبرو بنی پرہیز میں ہے  
پردہ داروں کے جو سر پر اوڑھنی پرہیز میں ہے  
جو کہ حاصلِ شادمانی اور خوشی پرہیز میں ہے  
سزا و شادابِ عفت کی کلی پرہیز میں ہے  
واسطے اُن کے ہدایت پرہیز میں ہے

بی بیو خوبی بہارِ حسن کی پرہیز میں ہے  
وہ بھی دکھلاتا نہیں ہر ایک کو اپنا جمال  
جو ہے بزاری نکلتی رہتی ہے بازار میں  
بی بیاں جو صاحبِ عفت ہیں اُن کے واسطے  
پارسائی اور ہے عفت شعاری جس کا نام  
جو دکھاتی پھرتی ہیں نامحرموں کو اپنا منہ  
ہے حدیثوں میں بہت تاکید گوشت کے لئے  
چاک کرنا چاہتے ہیں اُس کو دشمنِ دین کے  
لطف اُس کا تم دل پر وہ نیش سے پوچھ لو  
گر پرہیز اس پر نگاہِ خلقِ مَر جھانے لگے  
ولیں جن کے ہے تجملِ خواہش بے پردگی

### قصیدہ در بیانِ فرقیہِ بخاری

نئے طرح طرح کے جگاتے ہیں بخاری

کیا قہر اس زمانے میں ڈھاتے ہیں بخاری

کہتے ہیں کہ دُعا عیش کہ دنیا ہے عیش  
 بنتے ہیں ظاہر تو بڑے خیر خواہ قوم  
 مسجد میں بھول کر بھی نہیں آتے ہیں کبھی  
 کوئی کرسے بیان اگر حشر و نشر کا  
 قرآن اور حدیث سے رکھتے نہیں غرض  
 احکام پر جو دین کے کرتے نہیں عمل  
 پھیلاتے ہیں ہمیشہ نیا جلال اک نہ اک  
 تو ان جس سے دین کی محفل ہو سرسبز

عقبیٰ کی فکر دل سے مٹاتے ہیں نیچری  
 درپردہ اپنا رنگ جماتے ہیں نیچری  
 لیکن کلب میں دوڑ کے جاتے ہیں نیچری  
 ہنس ہنس کے چٹکیوں میں اڑاتے ہیں نیچری  
 لکچر زلے اپنے سناتے ہیں نیچری  
 کیوں خود کو دیندار بناتے ہیں نیچری  
 دنیا طرح طرح سے کھاتے ہیں نیچری  
 افسوس وہ رواج برھاتے ہیں نیچری

### قصیدہ در بیان بے تیاری و نیائے فانی

اہل دنیا ہے یہ دنیا بے ثبات  
 سرسبز ہے سارا جھگڑا بے ثبات  
 وہ عمل کہ کام جو آئیں وہاں  
 منجمو ہیں قصرِ علابے ثبات  
 دولت دنیا کا ہر جانی ہے نا  
 اپنی ہستی کا ہے نقشہ بے ثبات

سب سے اس کا کارخانہ بے ثبات  
 جانتا ہے کون کب آجائے موت  
 میں زرو جاگیر دنیا بے ثبات  
 لگدڑ ہے دیندار و حل چلاؤ  
 پھر یہ ہے ڈرنا جھگڑنا بے ثبات  
 اے تجھل فکر عقبے کی رکھو

کس کی دولت مال کس کا کس کا گھر  
 ہے بھر و سازندگی کا بے ثبات  
 ہے محل بنوانا عبرت کا محل  
 ہے قیام و ہر کتنا بے ثبات  
 بلیکے پانی کے ہیں اہل جہاں  
 ہے یہاں کا کارخانہ بے ثبات

### قصیدہ در مناقب حضرت شیخ محمد الدین عبدالقادر جیلانی و حضرت خواجہ حسن الدین چشتی دہلوی

مرے آقا و سرور ہیں محمد الدین معین الدین  
 مری چشمِ تمنا میں مرے قلبِ مصفا میں  
 بہاروں پر انہیں کے دم سے گلزارِ ولایت ہے  
 ستارے بکیوں کو کیا ہے طاقت آسمان تیری  
 نگاہِ شوق کو ڈھرسے مرے ہیں دید کے حاصل  
 جنابِ خضرے طالبِ نبی میں رہنمائی کا

مہ و ہر مند ہیں محمد الدین معین الدین  
 ہمیشہ جلوہ گستر ہیں محمد الدین معین الدین  
 گل گلزارِ حیدر ہیں محمد الدین معین الدین  
 غریبوں کی مدد پر ہیں محمد الدین معین الدین  
 دکھاتے رونے انور ہیں محمد الدین معین الدین  
 برے ہادی و زہر ہیں محمد الدین معین الدین

کسی کی سرپرستی کی نہیں مجھکو ذرا پروا

جمل میرے سر پر ہیں محی الدین مبین الدین

مسدس و تہنیت آمادہ رسول کریم علیہ النجیۃ والتسلیم

|                                     |                                      |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| طالب جہ جہانیں پاتے ہیں مصطفیٰ      | خود ملتے ہیں خدا سے ملائے ہیں مصطفیٰ |
| رحمت کا شروہ سب کو سناتے ہیں مصطفیٰ | دینداروں کو بہشت دلاتے ہیں مصطفیٰ    |
| یا رو پڑھو درود کہ آتے ہیں مصطفیٰ   | مشتاقوں کو جمال دکھاتے ہیں مصطفیٰ    |
| آنے کو ہے ریاض جہانیں نئی بہار      | گلزار کے یہ صحن میں ہے نغمہ ہزار     |
| ہے ہونے والا جلد ہمایاں گلزار       | جس پر کریں گے اہل چین اپنی جاں نثار  |
| یا رو پڑھو درود کہ آتے ہیں مصطفیٰ   | مشتاقوں کو جمال دکھاتے ہیں مصطفیٰ    |
| نور خدا کے ذکر سے محفل ہے نور کی    | کیوں اہل دید دیکھیں تجھ کی نہ طور کی |
| مازل ملک سے ہوتی ہے رحمت غفور کی    | مژدہ ہو دیندارو ہے آمد حضور کی       |
| یا رو پڑھو درود کہ آتے ہیں مصطفیٰ   | مشتاقوں کو جمال دکھاتے ہیں مصطفیٰ    |
| دل کی تمام اپنی تمنا بر آئے گی      | تقدیر جلد ہو نور خدا کا دکھائے گی    |
| روح رواں نہ جسم میں پھولی سائے گی   | ہر ایک کی زباں سے یہ شروہ سائے گی    |
| یا رو پڑھو درود کہ آتے ہیں مصطفیٰ   | مشتاقوں کو جمال دکھاتے ہیں مصطفیٰ    |
| اللہ نے دکھایا یہ دن ہم کو رحبا     | ہونے کو ہے ظہور شہنشاہ دوسرا         |
| کس بات کا خیال ہے اب سوچتے ہو کیا   | خوش ہو کا پنا نقد دل و جاں کو فدا    |
| یا رو پڑھو درود کہ آتے ہیں مصطفیٰ   | مشتاقوں کو جمال دکھاتے ہیں مصطفیٰ    |
| ہے چار سمت آمد خیر الورا کی دھوم    | کس انتہا کا شور ہے کس انتہا کی دھوم  |
| ہو انجن میں ایک طرف رحبا کی دھوم    | تو دوسری طرف سے موصول علی کی دھوم    |
| یا رو پڑھو درود کہ آتے ہیں مصطفیٰ   | مشتاقوں کو جمال دکھاتے ہیں مصطفیٰ    |
| درون فزا ہے ہونے کو وہ گل خوشی کرو  | نغمہ سرا ہو صدریت لبس خوشی کرو       |
| عیش و طرب کا خوب کرو غل خوشی کرو    | ہو شاد کام مثل مجمل خوشی کرو         |
| یا رو پڑھو درود کہ آتے ہیں مصطفیٰ   | مشتاقوں کو جمال دکھاتے ہیں مصطفیٰ    |

## محسن بر غزل شمیم

طالب احمد محنت رہا خوب ہوا  
میل حسن طر حصار ہوا خوب ہوا  
اُس میجا کا میں بیمار ہوا خوب ہوا  
دل کو عشق شہ ابرار ہوا خوب ہوا

نور خالق کا طبع کار ہوا خوب ہوا

کارِ عصیاں یہ جو مال نہ طبیعت ہوتی  
عرصہ حشر میں کیا محکوم نہ امت ہوتی  
مجھ پہ پھرا ایسی نہ اللہ کی رحمت ہوتی  
بے گنہ ہوتا تو میری نہ شفاعت ہوتی

لہذا محمد گنہگار ہوا خوب ہوا

اہل عصیاں کے رہا کرتے یونہی دل رنجور  
کم کسی طرح سے ہوتا نہ غم روز نشور  
شکر درگاہ میں تیری ہے خداوند غفور  
امتِ عاصی کی ہے جس کو شفاعت منظور

وہ نبی حشر کا محنت رہا خوب ہوا

مرض الفت احمد سے ہوں میں زار و زار  
بچھ بھی اچھا ہے مے دل کے لئے یہ آزار  
یہی حسرت ہے عطا ہو مجھے جام دیدار  
مجھ کو صحت نہ نہیں ہے حضرت عیسیٰ درکار

عشق احمد کا جو بیمار ہوا خوب ہوا

جس کو ناچار و تکی راحت ہے مجھ کو منظور  
جس کو ہر حال میں شفقت ہے مجھ کو منظور  
جس کو محشر میں شفاعت ہے مجھ کو منظور  
جس کو ولداری امت ہے مجھ کو منظور

وہ ہی اللہ کا دلدار ہوا خوب ہوا

کیوں رہیں ہم نہ کہو تالیع فرمانِ کریم  
جائیں کس طرح دل جان سے نہ قربانِ کریم  
شکر کیا ہو سکے اللہ سے احسانِ کریم  
شان ہے جس کی عیاں موشوئے شانِ کریم

وہ نبی خلق کا محنت رہا خوب ہوا

عاشق جلوہ زار نبی ہوں میں قدیم  
کرتے وحشی ہیں برسے جوشِ جنوں کو تسلیم  
دی ہے دیوانگی نے خوب تجھ سے تعلیم  
پُرزے کتا ہوں میں ہر وقت گریبانِ شمیم

محض بیکار تھا با کام ہوا خوب ہوا



# ترجمہ بندہ شرمناک در بیان ولادت شہنشاہ سالک رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و صحابہ وسلم

|   |  |
|---|--|
| دھوم ہے عالم میں شاہ مرلاں پیدا ہوئے      | دھوم ہے عالم میں گردوں آستان پیدا ہوئے |
| دھوم ہے عالم میں فخر خاندان پیدا ہوئے     | دھوم ہے عالم میں خضر گمراہ پیدا ہوئے   |
| دھوم ہے عالم میں شاہ انس جاں پیدا ہوئے    | شاہ شاہاں جان جان جان جہاں پیدا ہوئے   |
| گلشن اسلام میں طرفہ تر آئے گی بہار        | غینچہ ماٹے طالبان دین کھلائے گی بہار   |
| ایسی آئے گی کہ پھر ہرگز نہ جائے گی بہار   | چشم عالم کونیسا عالم دکھائے گی بہار    |
| دھوم ہے عالم میں شاہ انس جاں پیدا ہوئے    | شاہ شاہاں جان جان جان جہاں پیدا ہوئے   |
| ہو رہی ہے اس جہاں میں شادمانی کس قدر      | ہو رہے ہیں محو عشرت کیا دل و جان و جگر |
| جسودہ محبوب الہی کا ہوا پیش نظر           | یہ نسیم فضل خالق دیتی ہے سب کو خبر     |
| دھوم ہے عالم میں شاہ انس جاں پیدا ہوئے    | شاہ شاہاں جان جان جان جہاں پیدا ہوئے   |
| ہو گیا اہل جہاں پر فضل خلاق زمان          | جسٹ مولود نبی میں صرف ہیں پیرو جاں     |
| دین احمد کا ہوا ہر اک طرف سکتہ رواں       | مٹ گیا یک لخت یار و بیت پرستی کا نشان  |
| دھوم ہے عالم میں شاہ انس جاں پیدا ہوئے    | شاہ شاہاں جان جان جان جہاں پیدا ہوئے   |
| بندہ گئی اُمید ہم ایمان کی دولت پائیں گے  | فضل سے اللہ کے دامن حضرت پائیں گے      |
| یاں خطاب اُمت شاہ رسالت پائیں گے          | ہو گی بخشش حشر میں گلزار جنت پائیں گے  |
| دھوم ہے عالم میں شاہ انس جاں پیدا ہوئے    | شاہ شاہاں جان جان جان جہاں پیدا ہوئے   |
| آمنہ نبی بی کے در پر جمع ہیں سب خاص و عام | کہتے ہیں پیدا ہوئے ختم رسل شاہ اہام    |
| ایک جانب با ادب ہے قدسیوں کا ازدحام       | اک طرف کہتے ہیں انسان الصلوٰۃ والسلام  |
| دھوم ہے عالم میں شاہ انس جاں پیدا ہوئے    | شاہ شاہاں جان جان جان جہاں پیدا ہوئے   |
| رنج و غم سب بھول جاوے تجھ شاد ہو          | سر کے بل چل کر شریک محفل میلاد ہو      |



اور سناؤ نعت کی اپنی غزل جو یاد ہو | انجن میں ہر طرف شہر مبارک باد ہو

دھو ہے عالم میں شاہ انس و جان پیدا ہوئے  
شاہ شاہاں جان جان جان جہاں پیدا ہوئے

## ترجیع بند

کر میر صحن باغ اگر ذی شعور ہے | جسلوہ نبی کا صاف نظر کے حضور ہے  
اخبار رنگ قدرت رب غفور ہے | گلگشت میں درود کا پڑھنا ضرور ہے

کیا شان احمد کا چین میں ٹھوہر ہے | ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

بیل میں بیچ زلف پیمر ہے لاکھام | بھول نہیں رنگ عارض شاہ منشیہ انام  
ذکر بے بنی سے ہے ہر غنچہ شاد کام | بیل کا شاخ گل پہ یہ ہے زمرہ مدام

کیا شان احمد کا چین میں ٹھوہر ہے | ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

کیا کیا گلوں کا دیکھے نقش و نگار ہے | گو یا ٹھوہر صنعت پروردگار ہے  
اتراقی صحن باغ میں باد بہار ہے | گر سنے گوش دل سے تو ہر سو پکار ہے

کیا شان احمد کا چین میں ٹھوہر ہے | ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

صحن ریاض و ہر جگہ ہے ہر گھڑی | غنچہ صدائے خوش سے چمکتا ہے ہر گھڑی  
زکس کا دیدہ شوق سے تکتا ہے ہر گھڑی | جلوہ رخ نبی کا چمکتا ہے ہر گھڑی

کیا شان احمد کا چین میں ٹھوہر ہے | ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

باغ جہاں کی سیر کب جس وقت جاؤ تم | صلوا علی النبی کی مدالب پہ لاؤ تم  
رنگت گلوں کی شوق سے دیکھو کھاؤ تم | اہل نگاہ کو یہ تحسین سناؤ تم

کیا شان احمد کا چین میں ٹھوہر ہے  
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

## مرثیہ شہادت حضرت امام قاسم

|  |  |
|--|--|
| آفتاب فلک حُسن جناب قاسم               | بادہ ساغر توحید شباب قاسم              |
| آتش جان عدو برق عتاب قاسم              | فوج شامی نہ ہو کیوں جل کے کیاب قاسم    |
| یہ وہ نوشہ ہے جسے ابن حُسن کہتے ہیں    | خلف شیر کا شیر ازل زمین کہتے ہیں       |
| اس کے قبضے میں ہے شمشیر یہ اشد کا زور  | دیکھئے بہرام تو اک آن میں پہنچے لب گور |
| ردم کو قلب دکھا کر یہ کہ صورت مور      | شاہ خاور جو مقابل ہو تو ہو مشک کور     |
| شام کو شوم کہ دم میں نظار اُس کا       | حشر پامال ہو دیکھئے جو طارہ اُس کا     |
| مختصر حال کچھ اُس مہ کا لکھا جاتا ہے   | اس طرح ازل روایت سے سنا جاتا ہے        |
| رؤز عاشورہ جو کچھ سوگ کیا جاتا ہے      | مجلد اُس کا بیاں کہتے میں آجاتا ہے     |
| ماریہ میں جو زول شبہ مظلوم ہوا         | پسر فاطمہ پانی سے بھی محروم ہوا        |
| سلخ ذالحجہ کو لب نہر جو پہنچے سنوڑ     | حکم تھا نصب ہو یاں خیمہ شاہ اظہر       |
| لیکے بے طرح جو آیا تھا زیدی لشکر       | عمر سعد کا یہ حکم ہوا تھا نیکم         |
| خیمہ حضرت کا لب نہر سے اٹھوا دینا      | سر بچے یا نہ بچے زور تو دکھلا دینا     |
| شاہ کتا کے جو لوگوں نے سنائی یہ خبر    | شامی کہتے ہیں یہاں خیمہ شہ ہوگا اگر    |
| حکم ہے ہم کو اٹھا دینے کا اس کے یکسر   | حکم حضرت کا جو کچھ ہو وہ عیاں ہو سرور  |
| حکم اگر موصف دشمن کو اٹھ دیں دم میں    | لقطہ ظلم نہ رہ جائے خط عالم میں        |
| سن کے حضرت متبسم ہوئے اور فرمایا       | مہر میں فاطمہ کے نہر کا پانی آیا       |
| پسر فاطمہ سے روک میں اُس کو لایا       | کب سے یہ شکر مقہور تے رتبہ پایا        |
| چاہیے فوج حینی کو اٹھالیں خیمہ         | ریت میں میل بھراں جاسے لگائیں خیمہ     |
| آخر الامراء خیمہ اور آیا اس جا         | جس جگہ حکم شہ دین تھا ہواں سرا         |
| تا بہ ہفتم ہے اس خیمہ میں کل کے مولا   | اور ایک چادہ بھی اس خیمہ کے اندر کھوا  |
| صبح ہفتم سے غور اس میں بھی پانی نہ رہا | کوئی بہرہ نہ دے یوسف شامی نہ رہا       |

|   |   |
|---|---|
| دل میں یہ قاسم نوشاہ کے آیا ناگاہ       | یہ بڑا وقت مصیبت ہے چچا پر واشد         |
| ایک تعویذ جو بابا نے ہے لکھا ہے گواہ    | اور کہا مجھ سے ہے شدت میں نہ بچو اگر اہ |
| دیکھنا کھول کر اس کو جو ہے مرقوم ہوا    | بس اسے کھولتہ مول میں بھی یہی معلوم ہوا |
| اس کو دیکھا تو یہ مضمون تھا اس میں لکھا | پسر نیک کا ایمان ہے رضائے بایا          |
| ہے اجازت میرے بیٹے کو اگر چاہے خدا      | جان کو اپنے یہ چچا بد وہ کرے دل سے خدا  |
| اور چچا کو یہ ہے لازم کہ وہ دختر اپنی   | عقا رہیں نے اس میں اس کے برابر اپنی     |
| جب یہ مضمون شہ دیں کے ہوا گوش گزار      | دفعاً آپ نے کچھ بھی نہ کی اس میں تکرار  |
| عقد کبریٰ پر اس وقت ہوئے سب تیار        | دیکھئے طرفنگی چرخ اثر لیل و نہار        |
| کیسے صابر تھے ادھر جنگ کا سامان ہوا     | اس طرف خبیثہ سرور میں یہ عنوان ہوا      |
| شام ہفتم کو ہوا عقد ہے مشہور خبر        | تین راتیں رہا نوشاہ بجان مضطر           |
| ساتھ نمبری کے بنا عہد طلب و ہم بستر     | خیر کا کام تھا یہ حکم نبی خالی ز شتر    |
| شب عاشورہ فلک پر جو نمودار ہوئی         | صبح حشر تھی جو یہ دین دہاں ہوا          |
| آئی تائیخ دہم ماہ محرم کی وہاں          | خندہ صبح سے پیدا تھا کہ روئیکا جہاں     |
| کیا تعجب ہے زمین شق ہے ملے کوہ تباں     | کیا تعجب ہے پھٹے گنبد چرخ گرداں         |
| یہ وہ دن ہے کہ شہید بن علی اسیں ہوا     | لے فلک خانمہ آل نبی اس میں ہوا          |
| صبح سے لشکر اسلام ہوا صف آرا            | اور وہاں فوج یزیدی میں ہوا شور بیا      |
| بوق و قرنا کی لگی جانے فلک پر جو صدا    | چوٹ و ننگ کی کہیں اور کہیں بچتا باجا    |
| کر بلا شور و زل سن کے بلالانے لگی       | ہر طرف قتل حسینی کی صدا آنے لگی         |
| جنگ کا قصد جو انان حسینی نے کیا         | اسیں ہر ایک تھا جرات میں شجاعت میں سوا  |
| روح مورتم و ستاں کی بھی دیکھے تھے ہوا   | گور میں خانہ بہرام کرے ان کی دعا        |
| چھین لے نہر کو اک فرد جو منظور ہو یہ    | پر یہ تھا حکم شہ دیں کہ نہ دستور ہو یہ  |
| آخر کار رفیقان شہنشاہ احم               | ایک اک قتل ہوئے پاکے لعینوں کا تم       |
| راہ تسلیم و رضا میں تھا رکھا سبے قدم    | دم بجز صبر نہ مارا ہوئے سب جوالم        |

